نواب عزیز جنگ بہادر مؤلف



آصف اللغات

جامع الفاظ مفردہ و مرکبۂ اصطلاحی و استعمال و امثال فارسی زبان و مقولہ ہاے

عجم۔ ملتزم باسناد متقدمین و متاخرین مسلمۃ الاستناد و برائے ہر یک

لفظ ترجمہ با محاورۂ زبان اردو و مع اسناد کلام نامداران ہند

جلد اول

مولفۂ نواب عزیز جنگ بہادر اول تعلقدار وظیفہ یاب سرکار آصفیہ

الف ممدودہ

سنہ ۱۳۲۳ ہجری

عزیز المطابع حیدرآباد دکن

اعزاز و شکریۂ اعزاز

(الف) ہز اکسلنسی ویسراے ہند کا شکریہ

ڈڈیکیشن کی نسبت | (۱) مین نہایت ادب کے ساتھ ہز اکسلنسی لارڈ منٹو بالقابہم نائب الریاست قیصر ہند گورنر جنرل۔ ویسراے بہادر ادام اللہ اقبالہما کا شکریہ ادا کرتا ہون کہ آپ نے بکمال مہربانی اور خوشی سے یہ منظوری عطا فرمائی کہ مین اپنی اس تالیف کو آپ کے نام نامی سے معنون کرون۔

صاحب رزیڈنٹ بہادر حیدرآباد نے بذریعۂ مراسلہ نشان (۴۲۵۸) ۲۴۔جون سنہ ۱۹۰۹ء مجھکو اطلاع دی ہے کہ ہز اکسلنسی آپکا شکریہ ادا کرتے ہین کہ آپ نے اون کو ایسی عالمانہ تصنیف مین اون کی یادگار قائم ہونے کا موقع دیا۔

میری یہ تالیف بہت بڑی خوش قسمت ہے کہ اس کا آغاز میرے آقائے نعمت فرمان رواے دکن سرکار نظام ادام اللہ اقبالہم کی چہل سالہ جوبلی مین ہوا جس کا اشارہ بضمن شکریۂ آقاے ولی نعمت جلد اوّل کے صفحہ (۱۷) مین ہے اور اوسکا

ڈڈیکیشن نائب الریاست شہنشاہ ہند دام اللہ اقبالہم کے نام نامی پر قرار پایا جو ہر طرح پر موزون و مناسب ہے۔

صلۂ تالیف کی نسبت

(۲) میرے پاس گورنمنٹ آف انڈیا کی اس گران بہا قدردانی کی شکر گزاری کے لئے الفاظ نہین ہین کہ ہز اکسلنسی ویسرائے ممدوح الشان نے باجلاس کونسل یہ حکم فرمایا کہ مؤلف کو اس کتاب کی ہر ایک جلد پر جس جس طرح وہ شائع ہوتی جائے پانسو روپیہ کا آنریریم (صلۂ تالیف) عطا کیا جاوے جسکی اطلاع مجھکو بذریعہ رزیڈنسی حیدرآباد دل افزا لفظون مین دی گئی ہے اور ارشاد ہوا ہے کہ نواب ویسرائے بہادر نے میری اس محنت کو بہت وقعت کی نگاہ سے ملاحظہ فرمایا اور وہ قابل قدر قرار پائی۔

عملی شکریہ

(۳) مین نے اس نعمت عظمی کے شکریہ مین پبلک کے لئے اس کتاب کی قیمت حقیقی مصارف یعنی اصلی لاگت سے بھی کم کر دی ہے یعنی (۶۰۰) صفحہ کی ہر ایک جلد کے لئے جو مجلد ہے صرف عہ قیمت قرار دی ہے اور اس بے بہا امداد کی وجہ سے اپنے اسٹاف مین اسقدر توسیع کی ہے کہ اگر حیات مستعار وفا کرے اور نعمت صحت قائم رہے تو مین امید کرتا ہون کہ ہر ششماہی سال فصلی پر اسکی ایک جلد شائع کر سکون گا۔ انشاءاللہ المستعان۔

خاکسار

عزیز جنگ مؤلف

آصف اللغات

جامع الفاظ مفردہ و مرکبہ اصطلاحی و استعمال و امثال فارسی زبان و مقولہ ہاے عجم

ملتزم باسناد متقدمین و متاخرین مسلمۃ الاستناد و برائے ہر یک لفظ

ترجمہ بامحاورۂ زبان اُردو معہ اسناد کلام زباندانان ہند

جلد اوّل

مولفہ نواب عزیز جنگ بہادر اوّل تعلقدار وظیفہ یاب و رکن مجلس صفائی و طبابت

الف ممدودہ

سنہ ۱۳۲۵ ہجری

عزیز المطابع حیدرآباد دکن

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

آنانکہ بحمدِ تو کشا وند زبان را — از قلّتِ الفاظ بہ بستند دہان را
ہرگہ بہ تلفظ نتوان حرف کشیدن — حیف است کہ معنائے حقیقت طلبیدن

قاصر ہے زبان حمدِ الٰہی کے بیانمین — الفاظ کی قلّت ہے مولّف کی زبانمین
جب لفظ کے پانے مین مرا ذہن غبی ہے — معنائے حقیقت کی طلب بے ادبی ہے

نعت

اے کنزِ حقیقت دُرِ قاموسِ معانی — وے منتخبِ فضل و صراحِ ہمہ دانی
برہانِ تو شد حامی اثباتِ رسالت — ذاتِ تو چراغے بشبستانِ ہدایت
فرہنگِ تو گنجینۂ اسرارِ رب آمد — نعتِ تو ضیا بخش لسان العرب آمد

صلّوا علیہ و علےٰ آلہ الکرام و اصحابہ العظام۔ اجمعین۔

امّا بعد بر سخنورانِ ارجمند و دانشورانِ تحقیق پسند مخفی مباد کہ درین روزہا کتب لغات زبان فارسی و اُردو کہ بحلیۂ اشاعت آراستہ اند اکثرے از آنہا بحذف زوائد مفروضہ پیراستہ خال

خال ازانند کہ فی الجملہ کسوتِ جامعیت را در بر کشیدہ اند باقی حال ہر گلے را رنگ و بوے دیگر است

مولف گوید کہ اگرچہ اکثرے را ازین کتب من وجہ در معرض اعتراض آوردن آسان است

ولیکن انصاف بالاے طاعت است ۔ نتیجۂ جانکاہی و عرق ریزی ہاے ہمین بزرگان است

کہ الآن در فن لغت ذخیرہ ہاے کافی پیش پا فتادہ و حوصلۂ کہ برین گونہ کارہا مستقبلان را

پیدا شود ۔ و ولولۂ کہ جاگزین خاطرِ مولف است حصہ ازان بر اتکا و امداد ہمین کارہاے شان آ

وبس جزاہم اللہ فی الدارین خیراً کثیراً ۔

فہرستے کہ باعتبارِ ردیف اسماے کتب پیش میکشم کیفیت و کمیّت ہر یکے را شامل است تا

ناظرین باتمکین را ملاحظہ اش مذاقے در مابہ الامتیاز تالیف محقّر پیدا کند ۔ بو کہ عرض حقیقت

بہ خردہ گیری محمول نہ شود کہ ہیچگاہ مقصودم بدان سو سر نمی کشد ۔ خطاے بزرگان گرفتن خطاست ۔

(۱) **ارمغان آصفی** ۔ مولوی محمد عبد الغنی خان غنیؔ تخلص مولف این کتاب است این

کتاب را مفید الشعرا توان گفت کہ فرزانہ مولف اکثر الفاظ بہار عجم را بلزوم صلہ و مصادر استعمال

بطرزے بیان کردہ است کہ ہر یک لفظ را سلسلہ حروف ہجاے مصادر بآئین بہین ہدیۂ ناظرین

می کند و بسیارے از اسناد متاخرین وراے بہار عجم ۔ ازین شیرازہ بدست می آید ۔ اما تحقیق

مولفش وابستۂ بہار است ۔ بقول مولفش در سنہ ہزار و دو صد و نود ہجری اتفاق بیاضش

افتاد و سنہ ہزار و سہ صد و بست و دو در مطبع قادری آگرہ انطباعش صورت گرفت ۔ کتابے

است خیلے مفید و بقیمت معتدل بدست می آید ۔

(۲) **ارمغان احباب** ۔ شیرازہ مختصریست از تالیف لطیف منشی محمد قادر علی صفی پوری کہ

در سنہ ہزار و سہ صد و شش ہجری بہ تحقیق تانیث و تذکیر استعمال زبان اُردو نوشتہ است و مطبع شاہ جہانی بھوپال چاپ شدہ حالا کمیاب است۔

(۳) **افسر اللغات**۔ این لغتے است مختصر جامع لغات عربی و فارسی و ترکی۔ راجہ راجیسر راو مولف اوست کہ در سنہ ہزار و سہ صد و بست چار ہجری تالیفش کردہ از سند و حوالہ کار نگرفتہ تعریف ہر یک لفظ را در اُردو زبان بیان میفرماید در نظام المطابع حیدرآباد حلۂ طبع در برگرفتہ است و از مولف بقیمت معتدل گیر می آید۔

(۴) **امیر اللغات**۔ این لغتے است جامع و مانع در زبان اُردو۔ و مخصوص از برائے لغات و محاورات و استعمالات این زبان کہ نتیجۂ جانکاہی مولانا منشی امیر احمد مینائیست کہ ہمدرین روزہا دار فانی را گذاشت گویند کہ مسودہ اش مکمل است ولیکن دو تا جلدش کہ چاپ شدہ است الف ممدودہ و مقصورہ راست و بس رع۔ روے گل سیر ندیدیم و بہار آخر شد ۞ خدایش بیامرزد کہ خوب کارے کردہ است۔ حصۂ مطبوعہ از مطبع مفید عام آگرہ بدست می آید کہ خیلے خوش خط و بر کاغذ کلان قد شش صد و چہل و دو صفحہ دارد۔ بعضے گویند کہ قیمتش بسیار گران است چرا نباشد کہ گران بہاست و آبش نیاوردہ۔

(۵) **بحر الجواہر فی لغۃ الطب**۔ از تالیف محمد بن یوسف الطبیب الہروی کہ زبان عربی و فارسی را شامل است الفاظ عربی را بزبان عربی تعریف می کند و فارسی را در فارسی زبان۔ کتابے است مختصر ولیکن بسیار معتبر اگرچہ در کلکتہ چاپ شدہ است ولیکن کمیاب است۔

(۶) **بحر عجم**۔ این بحریست زخار و دریاے ناپیدا کنار کہ استادی مولانا محمد حسین قادری مغفور راقم تخلص المخاطب بہ افضل الشعرا شیرین سخن خان میر مجلس مشاعرۂ اعظم دربار کرناٹک تالیفش فرمودہ

ع۔ عجوبہ ایست کہ دریا مگر بکوزہ دراست ؛ مصادر مفردہ و اصطلاحات مرکبۂ زبان فارسی را در فارسی زبان بآئینے رقم کردہ کہ دیدنی دارد۔ مؤلف محترمش الفاظ مفردہ را درخور این شیرازہ نہ پنداشت کہ طرزے خاص مقصود داشت در بعض اصطلاحات از نظائر کلام متقدمین ہم سند آوردہ است و در بیان استعمالات کہ حدے و نہایتے ندارد۔ پے نبردہ۔ طرز بیانش خیلے دلپسند و تحقیقش را پایہ ایست بلند۔ جویندگان دریابند کہ این ہندنژاد با کمال۔ زباندانان عجم را دست بر دل گذارد۔ این ذخیرۂ بے بہا در سنہ ہزار و دو صد و ہفتاد و ہفت ہجری بدار السلطنت کرناٹک حلیۂ انطباع پوشیدہ الآن نایاب است۔

(۷) **برہان جامع**۔ زبان فارسی را لغتے است جامع و اسم بامسمیٰ۔ مفردات و مرکبات را شامل۔ مولوی محمد کریم تبریزی مصنف اوست۔ قدرے قلیل از کلام متقدمین ہم سند گرفتہ خصاً بیانش باختصار الفاظ یکرنگی دارد۔ زبانش فارسی است و در سنہ ہزار و دو صد و شصت ہجری بدار السلطنت تبریز چاپ شدہ کمیاب است۔ و سنہ تالیفش ہم ہمان است ۱۲

(۸) **برہان قاطع**۔ مستند لغتے است در زبان فارسی کہ از مؤلف محترمش مولانا محمد حسین تبریزی خجستہ یادگار است الفاظ مفردہ و مرکبہ را جامع۔ از اسناد و تمثیلات کنارہ کردہ است زبان دری دارد و اعتبار بسند دیگران نمی کند جامعیت مفرداتش بر مرکبات فائق۔ در عرض مطلب بسلاست کار می گیرد۔ در اکثر مطابع ہند چاپ شدہ ازان بدست می آید۔

(۹) **بہار عجم**۔ نتیجۂ محنت شاقۂ لالہ ٹیک چند بہار است مفردات چند و مرکبات بسیار را شامل در اکثر الفاظ از نظائر متعددۂ متقدمین و متاخرین سند گرفتہ کہ اکثر آن مرکبات تازہ را نشان می دہد

طرفہ ترتیبے دارد کہ اصطلاحات بسیار در شیرازۂ این کتاب مضمر باشند وبیان اکثر استعمالات بیرون از بیان و درخفاے نظائر پنہان است۔ اکثر تمثیلات برخلاف اصطلاح بینۂ بنظر آمدہ۔ من وجہٍ جامعیتش پیداست کہ بسیارے از کلام اساتذہ دریک شیرازہ جمع فرمودہ است مولّف حقیر دراکثر الفاظ مرکبّہ از تحقیقش بحث کردہ۔ بیانش در فارسی است واز مطبع نولکشور لکھنؤ بقیمت ارزان بہم میرسد۔

(۱۰) **تحقیق الاصطلاحات**۔ مختصریست مفید وخیلے دلچسپ۔ میر امیر حیدر حسینی واسطی بلگرامی درسنہ یازدہ صد وہشتاد وپنج مفردات ومرکّبات فارسی راخال خال جمع فرمودہ بعض الفاظش فروگذاشت ہاے لغات قدیمہ وجدیدہ رابخصوص است۔ بسیار خوب کارے کردہ است حیف است کہ چاپ نشد حالا نایاب است۔

(۱۱) **جامع اللغات**۔ از تالیفات منشی غلام سرور لاہوریست در ہریک ردیف اوّل مفردات ومرکبات فارسی رابہ زبان اردو ذکر میکند وپس ازان الفاظ زبان اُردو رامینویسد۔ دراکثر الفاظ فارسی از اشعار اساتذہ ہم نظیر میدہد۔ حصّہ فارسی۔ بہتر ومبسوط تر از حصّہ اُردو وارد۔ در مطبع منشی نولکشور بقیمت ارزان گیر می آید۔

(۱۲) **جواہر المصادر**۔ مختصر تالیفے است از مولوی محمد مہدی واصف کہ مرد باکمال بود۔ مصادر مفردہ فارسی رادریک شیرازہ جمع کردہ است اگرچہ دراکثر مطابع مدراس طبع شدہ ولیکن کم یاب است۔

(۱۳) **چراغ ہدایت**۔ مختصر رسالہ ایست در زبان فارسی۔ اصطلاحات رابخصوص۔ مولّفش مولوی سراج الدین علی است کہ با خان آرزو شہرت دارد۔ سراج اللغات از تالیفات اوست۔ واین مختصر مفید دفتر دوم آنست خال خال از مفردات ہم درین کتاب ذکر کردہ در دیباچۂ کتاب

می فرماید کہ لغات و اصطلاحات شعراے متاخرین کہ داخل ہیچ کتاب مثل فرہنگ جہانگیری و سروری و برہان قاطع وغیرہ نیست درین کتاب نوشتہ شدہ و این تخصیص و انتخاب اختصارش را منزلتے می بخشد۔ عجب است کہ بعض از اصطلاحات و لغات این نسخہ منتخب در کتب متذکرہ عنوان یافتہ میشود الانسان مرکب من الخطاء والنسیان۔ در اکثر بلاد ہند چاپ شدہ بقیمت مناسب ممکن الحصول۔

(۱۴) **خزینۃ الامثال**۔ مختصر رسالہ ایست از سید محسن علی مغفور خلف الرشید مولانا سید حسین شاہ حقیقت تخلّص کہ اکثر امثال فارسی و عربی و اُردو را شامل۔ و درین فن خاص از مغتنمات است اگرچہ ہر یک مَثَل را تعریف خاص بیان نفرمودہ است ولیکن ذخیرۂ خاص را در یک شیرازہ جمع کردن ہم خالی از افادت نیست بقیمت ارزان از مطبع نولکشور بدست می آید۔

(۱۵) **دری کشا**۔ اگرچہ بسیار مختصر است ولیکن خیلے مفید و معتبر مولوی نجف علی خان جھجری در سنہ ہزار و دو صد و ہشتاد ہجری تالیفش فرمودہ اگرچہ در اکمل المطابع دہلی طبع شدہ ولیکن بسیار کم یاب است۔

(۱۶) **زبدۃ اللغات المعروف بہ لغات سروری**۔ مولفۂ مفتی غلام سرور لاہوری۔ این نعمتی است مر زبان فارسی و عربی را کہ سخنوران را بکار آید۔ ترتیبش طرز نوی گرفتہ بتلاش قوافی ذخیرہ ایست جامع بیانش مختصر است و سندے از کلام اساتذہ نمی جوید معنی ہر یک لفظ را بزبان اُردو می نگارد۔ و لطائف اعراب لفظی و حوالۂ لغات ماضیہ سرے ندارد۔ اکثر مرکبات را گذاشتہ و در مفردات ہم اختصار را مقصود داشتہ۔ از مطبع نولکشور ارزان بدست می آید۔

(۱۷) **سراج اللغات**۔ نتیجۂ جگر کاوی خان آرزو ست کہ الفاظ مفردہ زبان فارسی اشامل است

نسخہ مطبوعہ اش بنظر موتف نیامد بسیار کمیاب است گویند کہ در زمانہ نوابی کرناٹک چاپ شد حالا
در کتب خانہ شمس العلما قاضی عبید اللہ نایطی واقع رای پیٹہ مدراس وہم بکتب خانہ نواب سرور الملک
بہادر واقع حیدرآباد نسخہ قلمی یافتہ میشود۔

(۱۸) **شمس اللغات** - کتابے است متوسّط۔ محتوی بر لغات عربیہ و فارسیہ و ترکیہ کہ جماعتے از
علماء ہند بسرپرستی مسٹر جوزف بسنہ دوازدہ صد و بست تالیفش فرمودہ الفاظ مفردہ و مرکبہ را شامل است
و بمقابلۂ دیگر لغات زبان فارسی مثل برہان قاطع و بحر عجم وغیرہ حصہ فارسیش منزلتے ندارد کہ
بسیارے از مفردات و مرکبات درین کتاب یافتہ نمیشود۔ در بعض الفاظ از کلام اساتذہ سندہم
می گیرد۔ از مطابع بمبئی بقیمت ارزان بہم میرسد۔

(۱۹) **غیاث اللغات** - مولفۂ مولوی محمد غیاث الدین رامپوری بازبان فارسی خصوصیتے
ندارد۔ اکثر مرکبات فارسی را ترک کردہ و سندے کہ از اسماے لغات میدہد قابل غور است در
ممالک ہند مقبولیتے خاص پیدا کردہ است۔ کثیر الاشاعت و بقیمت نازل بدست می آید۔

(۲۰) **فرہنگ آصفیہ** - لغتے است مبسوط و زبان اُردو را مخصوص۔ مولوی سید احمد دہلوی
مولف اوست۔ اکثر الفاظ زبان عربی و فارسی کہ در اُردو مستعمل است اندرین مجموعہ یافتہ می شود۔
استعمالات و محاورات اُردو را کم ذکر می کند و از کلام زباندانان اُردو خال خال سند گیرد۔ ہمین
یک لغت است کہ حالا در ہندوستان زبان اُردو را جامع و مانع است باستثناے ردیف الف
ممدودہ و مقصورہ کہ تالیف امیر از ین ہم گوے سبقت ربودہ۔ طبع اولینش تازگی وارد و بقیمت
مناسب ارزِ بازار۔

(۲۱) **فرہنگ انجمن آرائے ناصری** - از تالیف رضا قلیخان ہدایت وخیلے گران قیمت است مفرداتش از حیطۂ برہان بیرون نیست ومرکباتش مختصر از اکثر کتب اوّل الذکر۔ سندے کہ از کلام خود وبعض متقدمین می گیرد ہم رنگ بہار عجم۔ کنایات واستعارات را در آخر کتاب جا دادہ ودر حصۂ اولین کہ مخصوص از مفردات نیست۔ بعض مرکبات را ہم ذکر کردہ۔ اہتمام طبعش باعتبار خوش قلمی وکاغذ بہتر از ہمہ لغات اوّل وآخر الذکر۔

(۲۲) **فرہنگ انندراج** - مولفۂ محمد بادشاہ۔ شاد تخلص جامع الفاظ مفردہ ومرکبہ زبان عربی فارسی۔ ترکی۔ یونانی۔ ہندی۔ رومی وسنسکرت۔ از ہمہ لغات موجودہ کثیر الحجم ودر اکثر الفاظ پابند سند استعمال است۔ نقل عبارت را بر تحقیق ترجیح می دہد ودر انتخاب سند تعمقے بکار نمی برد۔ از مطبع منشی نولکشور لکھنؤ بقیمت معتدل بدست می آید۔

(۲۳) **فرہنگ جہانگیری** - مولفۂ جمال الدین حسین انجو الملقب بعضد الدولہ در سنہ ہزار و ہفتدہ ہجری بعہد نور الدین جہانگیر شائع شدہ مفردات ومرکبات زبان فارسی را شامل مصادر مرکبہ بسیار کم می نویسد۔ در اکثر الفاظ از کلام متاخرین سند گیرد۔ تعدد معانی یک لفظ را انحصارے می کند کہ از بیان دیگر لغات باقی نمی ماند۔ بای حال ذخیرۂ کار آمد است واز مطبع منشی نولکشور ارزان بدست می آید۔

(۲۴) **فرہنگ رشیدی** - این کتابیست جامع اکثر الفاظ مفردہ ومرکبۂ زبان فارسی کہ نتیجۂ خون گرمی مولوی رشید الدین مغفور است از کلام اساتذہ تمثیل ہم می دہد۔ طرز بیانش اگرچہ مختصر است ولیکن مفید در ایشیاٹک سوسائٹی کلکتہ در سنہ ہزار وہشت صد وہفت دو وعیسوی چاپ شدہ

درسنہ تالیف رشیدی ۶ بادفرہنگ رشیدی مقبول + است

حالا کم یاب است۔

(۲۵) **فرہنگ فرخی**۔ خجستہ یادگار شاہ محی الدین نایطی پتّور لقب کہ در سرکار ونگول گذشتہ است اکثر مفردات وبعض مرکبات زبان فارسی وعربی را بر سبیل اختصار می نویسد وسندے از کلام اساتذہ نمی آرد۔ سال تالیفش از دیباچہ کتاب سنہ ہزار و دوصد وچہل وپنج ہجری یافتہ میشود نوبت بطبعش نرسیدہ۔ نایاب است۔

(۲۶) **کشف اللغات والاصطلاحات**۔ از مولوی عبدالرحیم ابن احمد سور است کتابے است جامع لغات واصطلاحات فارسی وعربی۔ ہر یکے را در زبان فارسی بترک سند بسلاست می نگارد۔ وطرز بیانش اعتبارے بدل نشاند۔ کثیر الاشاعت ومطبوع عام وارزان است۔

(۲۷) **گلشن فیض**۔ مختصر تالیفے است از برائے لغات اُردو۔ مولانا سید ضامن علی جلال در سنہ ہزار و دوصد و نود ہجری بزبان اُردو تالیفش کردہ۔ ترجمۂ فارسی وعربی را ہم مقابل ہر یک لفظ مینویسد مگر التزام ندارد۔ در اکثر مقامات از کلام زباندانان ہند سند می گیرد۔ باوجود طبع کم یاب است۔

(۲۸) **لغات فیروزی**۔ لغتے است جامع الفاظ مفردہ ومرکبۂ زبان فارسی وعربی و ترکی ویونانی وہندی وسریانی وانگریزی وپرتگالی وفرانسیسی وعبرانی وغیرہ۔ مولوی محمد فیروزالدین مولف اوست کہ در اُردو زبان نوشتہ۔ خوب کارے کردہ است کہ دریا را بکوزہ آوردہ۔ از تمثیل وسند واعراب لفظی کنارہ می کند۔ بقیمت نازل از مطبع مفید عام آگرہ بدست می آید۔

(۲۹) لغات کشوری ۔ مختصر مفید و لغات فارسی و عربی و ترکی و یونانی را جامع۔ مفردات و مرکبات چندرا ہم در زبان اُردو ذکر می کند۔ طرز ترتیبش فہرستے را ماند۔ بغایت اجمال۔ مولوی سید تصدق حسین رضوی بیادگار منشی نولکشور تالیفش کردہ وہمدران مطبع بقیمت ارزان بفروش میرود۔

(۳۰) لغت دری و پہلوی ۔ از علی یوسف شروانی است کہ در سنہ ہزار و ہجدہ ہجری تالیفش فرمودہ۔ از دری و پہلوی خصوصیت دارد و از اشعار اکابر قدما سند ہم می آرد۔ بسیار خوب ذخیرہ ایست کہ نادر الوجود است حیف است کہ چاپ نشد۔ و نایاب۔

(۳۱) مجمع الفرس سروری ۔ لغتے است نہایت معتبر از حاجی محمد قاسم کاشانی کہ سروری تخلص داشت۔ مفردات و مرکبات را جامع۔ طرز بیانش خیلے دلپذیر در اکثر الفاظ از کلام قدما سند می گیرد۔ استعارات و کنایات را در آخر کتاب می نویسد۔ نسخہ مطبوعہ اش بنظر مولف نرسیدہ و قلمی نسخہ اش نادر الوجود است۔

(۳۲) محاورات ہند ۔ از خجستہ یادگار مولوی سبحان بخش دہلویست کہ در زبان اُردو بسلک رقم کشیدہ است و محاورات اُردو را مخصوص و خال خال از امثال فارسی ہم ذکر میکند کہ در محاورۂ اُردو استعمال آنست۔ اگرچہ مختصر است ولیکن خیلے مفید۔ از مطبع مجتبائی دہلی ارزان بدست می آید۔

(۳۳) محیط اعظم ۔ لغتے است جامع و مانع ۔ مخصوص بہ فن طب ۔ ناظم جہان محمد اعظم خان رامپوری مولف اوست در سنہ ہزار و سہ صد و سیزدہ ہجری باین ہمین بمطبع نظامی چاپ شدہ ارزان بدست می آید۔

(۳۴) **مخزن المحاورات** ۔ این کتابے است جامع محاورات زبان اُردو ۔ منشی چرنجی لال دہلوی مولّف اوست ۔ در سنہ ہزار و ہشت صد و نود و ہشت عیسوی بمقام دہلی چاپ گردیدہ ۔ ارزِ بازار است ۔ داغ دہلوی کہ از مشاہیر متاخرین بود خیلے پسندش میکرد ۔ والحق مختصر مفید است ۔

(۳۵) **مصطلحات الشعرا** ۔ از تصنیفات وارستہ کہ ہمین قدر از دیباچہ اش می کشاید ۔ کتابے است مختصر و مفید ۔ در تعریف مصطلحات فارسی پابند سند است و خال خال مفردات را ہم ذکر می کند ۔ ترتیب الفاظش مسلسل نیست کہ اکثر پیشینیان اعتنا باین نمی فرمودند ۔ وارستہ بہ تحقیق الفاظ مذاق خاص دارد ۔ تالیفش اگرچہ مختصر است ولیکن خیلے معتبر ۔ تواتر طبعش قیمتش را بہ ارزانی رسانده ۔

(۳۶) **موید الفضلا** ۔ کہنہ تالیفے است در فن لغت و بسیارے از اہل لغت سندش میگیرند ۔ لغات عربیہ و فارسیہ و ترکیہ را شامل است ۔ مولف فاضل (مولوی محمد لاد) در تعریف الفاظ خیلے مختصر نگار و از سند استعمال سروکارے ندارد ۔ از مطبع منشی نولکشور لکھنؤ آسان و ارزان بدست می آید و کثرت اغلاط طبعش اسم بامسمیٰ میکند کہ غیر از فضلا دیگر کسے نتواند کہ بصورت حالش بہرہ گیرد ۔

(۳۷) **نصیر اللغات** ۔ مولوی محمد نصیر الدین احمد خان مالوی غیاث اللغات را بہ ترجمۂ اُردو آراستہ ہندیان کم فارسی دان را بسیار مفید است از مطبع منشی نولکشور ارزان بدست می آید ۔

(۳۸) **نفائس اللغات** ۔ زبان اُردو را لغتے است کہ نظیر ندارد ۔ در فارسی زبان مقابل ہر یک لغظ اُردو ۔ ترجمۂ زبان فارسی و عربی را لزوماً نشان دہد و از کلام شعرائے عجم سند ہم پیش میکند ۔ مولوی اوحد الدین بلگرامی بغایت تدقیق و تحقیق تالیفش کردہ ۔ اگرچہ باعتبار

تعداد الفاظ بسیار مختصر است ولیکن پیش دانشوران با علم و کمال خیلے معتبر۔ در اکثر بلاد ہند اشاعت دارد و ارزان بہم میرسد۔

(۳۹) **نوادر المصادر** ۔ مختصر رسالہ مخصوص از مصادر زبان فارسی است کہ از تالیف لالہ ٹیک چند بہار است بذیل ہر یک مصدر بعض الفاظ مفردہ و مرکبہ را بتعریف اشتقاق ذکر می کند و از کلام شعرا ہم سند گیرد۔ اگرچہ مطبوع است ولیکن کمیاب۔

(۴۰) **ہفت قلزم** ۔ نتیجۂ جانکاہی مولوی قبول محمد ہندیست۔ فارسی زبان را مخصوص تعریف الفاظ بزبان فارسی میکند و در اعراب ملفوظی آنمایہ احتیاط بکار می برد کہ نصف بیانش بحصۂ اعراب در آمدہ۔ اجمال بیان را پسندیدہ و از کلام قدما نظیرے و سندے نچیدہ۔ پایۂ اعتبارش را تعریف لفظ اولینش کافی است۔ کثیر الحجم و قلیل القیمت است۔

(۱) ہمین چہلتا کتابست کہ بندہ ازان امدادے درین تالیف گرفتہ ام و ترتیبے کہ درین کتاب ملحوظ داشتہ ام باعتبار حروف تہجیست کہ ہر یک لفظ را از اوّل حرف تا حرف آخرینش سلسلۂ ترتیب لازم کردہ ام۔

(۲) الفاظے را کہ درین کتاب بیان کردہ ام بر دو قسم است (۱) مفردہ (۲) مرکّبہ۔ مفردہ ہم بر دو نوع است (۱) مصادر۔ (۲) غیر مصادر۔ امّا مرکبہ نیز دو قسم دارد (۱) مصادر مرکّبہ۔ (۲) غیر مصادر مرکّبہ۔ و این ہر دو قسم مرکّبہ را باعتبار معنی چار قسم است (۱) اصطلاح کہ اتفاق نمودن قومے برائے معیّن داشتن معنی لفظ ورائے معنی لغوی آن لفظ باشد۔ چون آب آتش بودن بمعنی حلم و غضب داشتن و آب برندہ بمعنی آب گوارا کہ طعام را زود ہضم کند۔ (۲) استعمال

که در معنی لغوی آن فرقے نباید و در محاوره مخصوص باشد۔ چنانکه آب خوردن بمعنی نوشیدن آب۔ اگرچه خوردن و نوشیدن و آشامیدن مرادف یکدیگر است ولیکن فارسیان لفظ آب را بیشتر با مصدر خوردن میگویند و این استعمال است و علی ہذا القیاس۔ آرزو وارنده را آرزومند گفتن استعمال است که باوجود اتحاد معنی با لفظے خاص مخصوص شد۔ (۳) مثل۔ یعنی قصهٔ و حکایتے که برائے ایضاح مطالب آرند چون۔ آب آمد تیمم برخاست۔ (۴) مقولهٔ عجم که اگرچه اشتقاق آن از مصادر مرکبه باشد ولیکن با الفاظ معین مخصوص است چنانکه آب در جگر ندارد۔ و آب در جوے تست

پس این ہمه اقسام الفاظ را باعتبار ترتیب بجاے خودش بیان کرده ام۔ و مہما امکن سندے از کلام متقدمین و متاخرین مسلمة الاستناد پیش کشیده ام۔

(۳) الفاظے که معانی متعدده دارند۔ ہر یک معنی آنرا به نشان سلسله آن بیان کرده ام۔ و بر سند اشعار ہم نشان سلسله قائم است تا تعلق سند با معانی متعلقه ظاہر شود۔ دیگر اہل لغت این طریقه را اختیار نکرده اند که خالی از وقت نبود۔

(۴) نظائر و اسناد پیش کشیده را با لفظ مبحوث عنه اتحاد لفظی درین کتاب ملحوظ است و چرا نباشد که دلیل غیر مطابق اثبات دعوے را نشاید۔ اکثرے از اہل لغت این را فرو گذاشته اند مثلاً صاحب فرہنگ انجمن آراے ناصری در سند مصدر مرکب "آسمان از ریسمان ندانستن" کلام نظامی را نظیر و ہد که گفته است ؎ ملک از مستی آن ساعت چنان بود ٭ که در چشمش آسمانش ریسمان بود ٭ و ظاہر است که این تمثیل در سند این مصدر مرکب بکار نمی خورد۔ که مطابقت لفظی ندارد۔

(۵) الفاظے کہ مشتمل بر معنی اصطلاحی و معنی لغوی بودہ اند و استعمال آن بہر دو معنی آید اکثر اہل لغت معنی دوم را بیان نکردہ اند۔ و مولف التزام آن درین کتاب دارد۔ چون آہن سرد کوفتن کہ معنی اصطلاحی این کار بیفائدہ کردن است ولیکن استعمال این در معنی لغوی ہم بنظر آمدہ۔

(۶) بسیارے از اہل لغت مصادر مرکبہ را در الفاظ مرکبہ شامل کردہ اند مثلاً صاحب بہار عجم گوید کہ "آہن کہنہ را بہ حلوا دہند" اصطلاحے است وظاہر است کہ این اصطلاح را بترکیب مضارع مخصوص کردہ و این تخصیص تعمیم استعمال را مانع میشود و بتحقیق مولف این کتاب این مصدر مرکبہ اصطلاحی است۔ یعنی "آہن کہنہ را بحلوا دادن" محاورہ فارسیان است و ازین تعمیم محاورہ۔ استعمال آن در ہر یک زمانہ و ہر یک صیغہ جائز باشد۔

(۷) در معانی الفاظ اختلافے کہ فیما بین صاحبان لغت واقع است طرفہ مذاقے دارد بعضے از اہل لغت اینگونہ اختلاف را ذکر می کنند و اکثرے بریک معنی قناعت کردہ معنی مختلف فیہ را ترک کردہ اند بندہ درین کتاب از اختلاف فیما بینی بحثے کافی کردہ ام و بالآخر نتیجۂ از تحقیق خود برآوردہ ام۔

(۸) از برائے ہر یک لفظ زبان فارسی پس از انکہ بیانش در زبان فارسی نوشتہ ام بہ تبدیل زبان ترجمہ اش را در محاورۂ اُردو ہم عرضہ میدہم و سندے از کلام زباندانان ہند ہم مہما امکن پیدا کردہ ام تا اہل ہند را بتحقیق زبان فارسی سہولتے بدست آید و فارسی دانان بیرون از ہند را از محاورۂ اُردو خبر شود۔

(۹) الفاظ اُردو را کہ بذیل ترجمۂ فارسی در آمدہ بر ختم این کتاب فہرستے جداگانہ بترتیب حروف

باشد تا اہل ہند را بلحاظ الفاظ اُردو محاورۂ فارسی ملاحظہ کردن آسان شود۔

(۱۰) ناظرین تحقیق پسند از ملاحظۂ این کتاب دریابند کہ این تالیف محقّر بر جامعیت الفاظ چہل تا کتب مندرجۂ عنوان قناعت نمی کند بل بسیارے از معانی تازہ اکثر الفاظ ہدیۂ ناظرین میشود کہ از استعمال متقدمین سند آن بدست رسیدہ و بسیارے از الفاظ جدیدہ کہ بیرون از چہل کتاب مذکوراست از انتخاب دواوین و قصاید شعرا رسلف درین شیرازہ بسلک بیان کشیدہ شدہ و باشد کہ بسیارے از الفاظ زبان فارسی ازین ذخیرہ ہم بیرون باشد کہ انحصار زبانے بسیار مشکل است۔ بالجملہ الفاظ جدیدہ راہمین یک اشارہ کافی پنداشتہ ام کہ حوالۂ تالیفے از تالیفات ماسبق با او نباشد۔ و نشان سلسلہ برحاشیہ این کتاب شمار الفاظ مجدّدہ رانماید۔ من اللہ التوفیق و بیدہ ازمۃ التحقیق۔

(۱۱) این ذخیرۂ عرقریزی و نتیجۂ جانکاہی را (**آصف اللغات**) نام نہادہ ام کہ اشارۂ بخطاب و تخلص آقاے نعمت است

ازمن مسکین درین مشکین سواد گر خطاے رفتہ است آہو مگیر

شکریۂ ولی نعمت و دعاے دولتش

سرآمد متاخرین و یادگار متقدمین۔ سخنور نکتہ دان۔ آصف دوران قدر قدرت۔ قوی شوکت گردون منزلت۔ اعلیحضرت تاجدار گردون پناہ۔ نظام الدولہ نظام الملک آصفجاہ۔ فرمانرواے باہوش و ہنگ نواب میر محبوب علیخان بہادر فتح جنگ۔ جی۔ سی۔ یس۔ آئی۔ جی۔ سی۔ بی۔ بندگانعالی متعالی مدظلہ العالی والی ریاست فرخندہ بنیاد حیدرآباد دکن صانہ اللہ عن الشرور

ولغتِ ادام الله اقبالہم وضاعف اجلالہم را حلقه بگوشم و بادای شکر نعماتش چرا نکوشم که نمک پروردهٔ این دربار و وظیفه خوار حسن خدمت این سرکار ابد قرار ام و این تالیف محقر بیادگار جشن چہل ساله عمر مبارک است و

نشان ترتیب	نام لغت	اختصار ترتیب	نشان ترتیب	نام لغت	اختصار ترتیب
۱	۲	۳	۱	۲	۳
۱	ارمغان آصفی۔	آصفی	۱۴	خزینۃ الامثال	خزینه
۲	ارمغان احباب	ارمغان	۱۵	دری کشا	دری
۳	افسر اللغات	افسر	۱۶	زبدة اللغات	زبده
۴	امیر اللغات۔	امیر	۱۷	سراج اللغات	سراج
۵	بحر الجواهر	جواهر	۱۸	شمس اللغات	شمس
۶	بحر عجم	بحر	۱۹	غیاث اللغات	غیاث
۷	برہان جامع	جامع	۲۰	فرہنگ آصفیه	آصفیه
۸	برہان قاطع	برہان	۲۱	فرہنگ انجمن آرای ناصری	ناصری
۹	بهار عجم	بهار	۲۲	فرہنگ انند راج	انند
۱۰	تحقیق الاصطلاحات	تحقیق	۲۳	فرہنگ جهانگیری	جهانگیری
۱۱	جامع اللغات	مع	۲۴	فرہنگ رشیدی	رشیدی
۱۲	جواهر المصادر	مصادر	۲۵	فرہنگ فرخی	فرخی
۱۳	چراغ ہدایت	چراغ	۲۶	کشف اللغات	کشف

۲۷	گلشن جعفری	جعفری	۳۴	مخزن المحاورات	مخزن
۲۸	لغات فیروزی	فیروزی	۳۵	مصطلحات الشعرا	وارستہ
۲۹	لغات کشوری	کشوری	۳۶	موید الفضلا۔	موید
۳۰	لغت دردری وپہلوی	پہلوی	۳۷	نصیر اللغات	نصیر
۳۱	مجمع الفرس سروری	سروری	۳۸	نفائس اللغات	نفائس
۳۲	محاورات ہند	محاورات	۳۹	نوادر المصادر	نوادر
۳۳	محیط اعظم	محیط	۴۰	ہفت قُلزم	قُلزم

الف ممدودہ باب عربی

سلسلۂ اوّل

آ | امر از مصدر آمدن (برہان) (سلمان ساوجی۔ رباعی) اے آنکہ تو طالب خدائی بخود آ ؛ از خود بطلب کز تو جدا نیست خدا ؛ اوّل بخود آ چون بخود آئی بخدا ؛ کا قرار نمائی بخدائی خدا ؛ (اُردو) آ۔ آنا کا امر (ناسخ ؏) آ مجھ سے ہو ہمکنار قاصد ؛ کر لون مین تجھکو پیار قاصد ؛ تعظیماً آئیے بھی کہا جاتا ہے۔ (ذوق ؏) آئیے اے بندہ پرور آئیے۔ بقول امیر آ۔ مین تحقیر ہے لیکن جب کبھی محبت اور پیار سے بُلایا جاتا ہے تو۔ آ۔ ہی کا استعمال ہوتا ہے۔ اگر مخاطب کی خاطر ملحوظ ہو تو صیغۂ جمع سے بُلاتے ہین یعنی آؤ۔ (نسیم ؏) دیکھا تو کہا خضر ملے آؤ ؛ مُنہ کھولو عدم کی راہ بتلاؤ ؛ کبھی واو پر ہمزہ بڑھا کر آؤُ بھی کہتے ہین (اسیر ؏) کرکے یہ پُکاری آؤ آؤ ؛ گھر آپ کا ہے قدم بڑھاؤ ؛۔

آب | بقول صاحب برہان قاطع بسکون بائے ابجد۔

(۱) یکے از جملۂ چار عنصر است کہ آب و آتش و باد و خاک باشد (میر معزی ؎) بشب و روز کنون بادہ کشد مالا مال ؛ آنکہ در شام و سحر آب کشیدے قدرے ؛ (اُردو) پانی۔ (مذکر) آب بھی اُردو مین مذکر مستعمل ہے (ناسخ ؎) خاک پر جو لوٹتے ہین اُنکو کم رتبہ نہ جان ؛ کی ہے ہر شے کی خدا نے زندگانی آب سے ؛۔

(۲) آب بمعنی رونق (حکیم سوزنی ؎) اے ہمہ کارِ تو برونق و آب ؛ وے ہمہ رائے تو درست و صواب ؛ (اُردو) رونق (عربی) اُردو مین مستعمل ہے (مونث) (غالب ؎) اُنکے دیکھے سے جو آجاتی ہے مُنہ پر رونق ؛ وہ سمجھتے ہین کہ بیمار کا حال اچھا ہے ؛۔ لفظ آب بھی چمک و نمک کے معنون مین مستعمل ہے (مونث) (وزیر ؎) اُٹھی جو موج دمِ خندہ آب دندان سے ؛ بنی ہے چادرِ گُل اُس رُخِ منوّر پر ؛۔

(۳) آب بمعنی عزّت۔ آبرو۔ (مولوی معنوی مثنوی) چون بصحرائے سلیمانی رسید ؛ خاک آن رہ جملہ زرِّ پختہ دید ؛ بر سرِ زر تا چہل فرسنگ راند ؛ تاکہ زر را در نظر آبے نماند ؛ (اُردو) عزّت (عربی) آبرو (فارسی) اُردو مین یہ دونون لفظ مستعمل ہین۔ (مونث) (عارف ؎) سَو بار جسے عشق مین ذلّت نہین ہوتی ؛ اربابِ وفا مین اُسے عزّت نہین ہوتی ؛ (غالب ؎) آبرو کیا خاک اُس گل کی جو گلشن مین نہین ؛ ہے گریبان ننگ پیراہن جو دامن مین نہین ؛۔

(۴) آب بمعنی رسم و رواج۔ طرز و روش۔ قاعدہ و قانون (خسرو ؎) زغزنین تالب

دریا درین باب ؛ ہمہ اسلام بینی بر یکے آب ؛ (اُردو) یہی الفاظ اُردو مین مستعمل
ہین۔ رسم (عربی) مونث) رواج (عربی) مذکر) طرز (عربی) مذکر و مونث)۔ روش
(فارسی۔ مونث) قاعدہ (عربی۔ مذکر) قانون (عربی۔ مذکر) (ناسخ ؎) ہے معطل
اب زبانِ خامہ اور اپنی زبان ؛ رسم کی موقوف اُسنے نامہ و پیغام کی ؛ (اختر ؎)
حکمرانی ہے حُسن کی اے عشق ؛ سکّہ داغ کا رواج نہین ؛ (داغ ؎) نہین ملتا
کسی مضمون سے ہمارا مضمون ؛ طرز اپنا ہے جدا سب سے جدا لکھتے ہین ؛ (امیر ؎)
زلف کے مانند کنگھی نے تری بیداد کی ؛ طرز ہے شاگرد مین بھی ٹھیک ٹھیک اُستاد
کی ؛ (نسیم دہلوی ؎) مآل کارِ جہان فانی کبھی نہین ایک قاعدے پر ؛ جو چار دن
ہے وفور راحت تو بعد اُسکے غم و الم ہے ؛ (اسیر ؎ کسی کو حکم خدا و رسُول یاد نہین ؛
زبان خلق پہ قانون ہے فرنگی کا ؛۔

(۵) آب بمعنی قدرت (سلمان ساوجی ؎) اے چو دریا خشک لب لب تشنگانِ رحمتیم ؛ آبروے
دہ بما کاب ہمہ عالم تراست ؛ (اُردو) قدرت (عربی) اُردو مین مستعمل ہے۔ مونث (نصیر ؎)
عالم ہے نصیر ایسا اپنے بُتِ کافر کا ؛ اللہ کی قدرت ہے اللہ کی قدرت ہے ؛۔

(۶) آب بمعنی لطافت۔ طراوت (عبد الرزاق صفاہانی ؎) نماند قوتِ آذر زصولتِ
آذر ؛ برفت آب ریاحین زصدمت آبان ؛ (اُردو) لطافت۔ طراوت (عربی) اُردو
مین مستعمل ہے (مونث) (غالب ؎) لطافت بے کثافت جلوہ پیدا کر نہین سکتی ؛
چمن زنگار ہے آئینۂ بادِ بہاری کا ؛ (عارف ؎) سر سے پا تک ہوگیا ہون خشک لاغر

ہو کے مین ⁂ اشک سے آنکھون مین باقی کچھ طراوت ہو تو ہو۔

(۷) آب بمعنی رحمت۔ فیض۔ عطا۔ (اُردو) رحمت (عربی۔ مونث) فیض (عربی۔ مذکر) عطا (عربی۔ مونث) اُردو مین مستعمل ہے۔ (ذوق ؔ) نام منظور ہے توفیض کے اسباب بنا ⁂ پُل بنا چاہ بنا مسجد و تالاب بنا ⁂ (آتش ؔ) عفو ہو جائین گے ہر چند کہ لاکھون ہین گناہ ⁂ یہ عطا ہے تری رحمت کے قرین تھوڑی سی ⁂

(۸) آب بمعنی دولت (انوری ؔ) گر براے او نباشد تو نخواہی صدر و قدر ⁂ ور براے تو نباشد او نخواہد جاہ و آب ⁂ (اُردو) دولت (عربی۔ مونث) (رند ؔ) مُہر آب کو یلون پہ ہونے لگی ⁂ دولتِ حسن جب لُٹا بیٹھے۔

(۹) آب بمعنی ترقی جاہ و عزت (اُردو) مرتبہ اور عزت کی ترقی۔

(۱۰) آب بمعنی قدر و قیمت و منزلت (کمال اصفہانی ؔ) در حضرتِ تو گرچہ بر آن آب نیستم ⁂ بیگانہ چون شوم کہ دلم آشناے تست ⁂ (اُردو) قدر و قیمت (عربی مونث) رتبہ (عربی۔ مذکر) (نصیر ؔ) قدر اُس کی چشمِ اہل نظر مین زیادہ ہے ⁂ جو آپ کو نصیر سمجھتا ہے سب سے کم ⁂ (آصفیہ ؔ) اُن کے ہاتھون بکے ہین جا کر مفت ⁂ اپنی قیمت کو دیکھتے ہین ہم ⁂ (شرف ؔ) ذکر میرا مجھسے بہتر ہے کہ اُس محفل مین ہے ⁂ رُتبہ گیندے کا مِرے دیکھو کہ اُنکے دل مین ہے ⁂

(۱۱) آب بمعنی دوش۔ (اردو) کندھا۔ مذکر۔ (غالب ؔ) جنس مین گزرتے ہین جو کوچہ سے ہمارے ⁂ کندھا بھی کہارونکو بدلنے نہین دیتے ⁂۔

(۱۲) آب - یکے از نام ہاے سیماب (اُردو) سیماب (فارسی - مذکر) اردو مین مستعمل ہے (ظفر سہ) دلین ہے سیماب انکو بھیجدون نامہ کی جا ؛ حال دل اے نامہ لائق نہین تحریر کے ؛ -

(۱۳) آب کنایہ از عرق ندامت (تاثیر سہ) شکر کہ بردد دل زجہانے بجلادت ؛ آب ارنشود پیش لبت از سرخابیست ؛ (اُردو) آب آب (ناسخ سہ) نرگس مست یار کے آگے ؛ ہوئی غیرت سے آب آب شراب ؛ -

(۱۴) آب بمعنی تاب و درخشندگی و صفا چون آب گوہر و آب لولو (صائب سہ) باد در لعل لب یار نماید خود را ؛ آب در گوہر شہوار نماید خود را ؛ (اُردو) چمک دمک مونث - لفظ آب بھی ان معنون مین مونث مستعمل ہے - (رشک سہ) آب و تاب ایسی ہے تم مین کہ نہین دوسرے مین ؛ آتشِ لعل ہو آبِ دریکتائی ہو ؛ -

(۱۵) کنایہ از تیزی شمشیر (صائب سہ) ممکن بے بہرہ یارب از قبولِ دل بیانم را ؛ بزہرِ چشمِ خوبان آب دہ تیغِ زبانم را ؛ (اُردو) آب - مونث (ذوق سہ) یکیہی جائیواے دل شکایت تشنہ کامی کی ؛ رہے آب اُس کی جب تک تیغ مین خنجر مین پیکان مین ؛ -

(۱۶) آب بزبان رومی نام ماہ یازدہم از سال ایشان و آن بودن آفتاب است در برج اسد (اسفرنگی سہ) بسوزد شب خرمنِ ماہ را ؛ سمومِ نہیب تو در ماہ آب ؛ (اُردو) رومیونکے سال کا گیارہوان مہینہ جو بقول صاحب غیاث اللغات تھوڑے سے

فرق کے ساتھ ماہ بھادون سے مطابق ہوتا ہے۔

(۱۷) آب بمعنی ہموارہ براہ روندہ (بیدل ؒ) محمل ما عاشقان بر دوش لغزش بستہ اند٭ صد قدم زاید اگر پیدا کند لنگ است آب٭ (اُردو) رات دن چلنے والا زمین کا گز۔ مذکر (آصفیہ)

(۱۸) آب بمعنی نفس کامل و عقل کل واورا نفس مُلہمہ گویند وبقول صاحب فرہنگ انندراج روح۔(اُردو) نفس ملہمہ (مذکر) وہ نفس جسکے ذریعہ سے الہام ہو۔ اور دل مین مختلف ارادے پیدا ہون (آصفیہ) جان۔ مونث

(۱۹) آب بمعنی شراب خالص (فرح اللہ شوستری ؒ) مغان کہ دانۂ انگور آب می سازد٭ ستارہ می شکند آفتاب می سازد٭ (اردو) آب = شراب ناب (مونث) (ناسخ ؒ) آبِ حیات بنگئی ناسخ شرابِ ناب٭ جو اُس نے جامِ آب سے اپنے لگائے ہونٹھ٭

(۲۰) بقول صاحب فرہنگ انجمن آرائے ناصری آب بمعنی مطلق رود وجیحون (انوری ؒ) سواد نظم مرا گر بود بر آب گذر٭ کنند فخر رشیدی و صابر و عمعق٭ (اردو) ندی (مونث) (آصفیہ) ندی کنارے مورا بولے٭ مین جانون پیا مورا بولے۔

(۲۱) آب بمعنی نُطفہ و منی (سلمان ساوجی ؒ) تعالی خالقے کز قطرۂ آب٭ چنین صورت تواند آفریدن۔ (اُردو) مَنی (عربی۔ مونث)۔ نُطفہ (عربی۔ مذکر) (سودا ؒ) تاریخ تولد کی رہی آٹھ پہر فکر٭ گر رحم مین بیگم کے سُنے نُطفۂ خان سے٭۔

(۲۲) بقول صاحب فرہنگ اندراج آب کلمہ نسبت است چون سرداب کہ بمعنی تہ خانہ باشد (اُردو) نسبت کا کلمہ جیسے سرداب جسکو تہ خانہ بھی کہتے ہین۔ اور اُردو مین سردابہ بھی مستعمل ہے (مذکر) (دیکھو فرہنگ آصفیہ کا لفظ تہ خانہ)

آب آبستن (اصطلاح) بلا اضافت ثالث بقول صاحب شمس اللغات (۱) اشک عاشقان (۲) مے سرخ (۳) خون (اردو) (۱) عاشقون کے آنسو۔ مذکر (۲) شراب سرخ مونث (۳) خون۔ مذکر۔

آب آبستنی (اصطلاح) بلا اضافت ثالث بقول صاحب ناصری کنایہ از دو چیز است (۱) آب منی کہ زن بآن آبستن شود (۲) باران یا آبے کہ سبب رویانیدن نباتات زمین شود۔ (اردو) (۱) نطفہ مذکر (تمثیل دیکھو آب کا ذیلی نمبر (۲۱) (۲) مینہ مذکر۔ بارش۔ مونث۔ یا وہ پانی جو نباتات کو اُگاتا ہے۔

آب آبستنی دہ (مقولہ) بلا اضافت بقول صاحب بحر عجم۔ زمین را حامل نامیہ گرداند۔ (اردو) یہ مقولہ عجم ہے جس کا مرادی ترجمہ یہ ہے کہ پانی زمین سے نباتات کو اُگاتا ہے۔

آب آتش بودن (مصدر اصطلاحی)۔ بلا اضافت بقول بہار۔ حلم و غضب داشتن و حرارت و برودت در مزاج (اُردو) آگ پانی کا سنجوگ ہونا۔ بقول آمیر جہان اجتماع ضدین یا دو مخالف چیزون کا میل ملاپ ہوتا ہے تو وہان کہتے ہین کہ آگ پانی کا سنجوگ ہے۔ حلم و غضب رکھنا۔ حرارت و برودت کا مزاج مین جمع ہونا۔

آبِ آتش رنگ (اصطلاح) باضافت ثالث۔ بقول صاحب بحر عجم (۱) شراب سرخ

(۲) اشک خونین و بقول بہار و وارستہ صرف معنی اول راست۔ صاحبان برہان و ناصری گویند کہ کنایہ از مے لعل فام و اشک خونین باشد (صائب ؎) زخاک افسردہ تر از باد سرد گردون ترم صائب * علاج دردمن از آب آتش رنگ می آید *۔ (اُردو) (۱) آب آتش رنگ۔ بمعنی شراب سُرخ اُردو مین مستعمل ہے (مُذکّر) (مومن ؎) ساقیا دے چک آب آتش رنگ * گرم و سرد زمانہ سے ہون تنگ * (۲) اشک خونین بھی اُردو مین بولا جاتا ہے۔ بعض شعرا نے اشک خون آلود بھی باندھا ہے (ذوق ؎) ذوق اس پائے نگارین کا جو ہے وصف نگار اشک خونین سے ہے کاغذ کو حنائی کرتا * (امیر ؎) عجب کیا ہے جو نکلین اشکِ خون آلودہ ماتم مین * کہ گلگون دانۂ تسبیح ہوتے ہین محرّم مین *۔

آبِ آتش رنگ دادن (استعمال) باضافت ثالث شراب سُرخ دادن چنانکہ سلمان ساوجی گوید (ع) آب آتش رنگ دہ ساقی کہ می بخشد صفا * (اُردو) آب آتش رنگ دینا (دیکھو اصطلاح ماضیہ مین مومن کا کلام

آبِ آتش زلے (اصطلاح) باضافت ثالث بقول صاحب بحر عجم (۱) شراب سُرخ (۲) اشک گلگون (اُردو) بقول امیر (۱) آب سُرخ بمعنی شراب سُرخ اردو مین مستعمل ہے (۲) اشک گلگون بھی اردو مین کہا جاتا ہے (ناسخ ؎) بھر لیے انگارے مین نے عشق کے اعجاز سے * داغہائے اشک گلگون میرے دامن مین نہین *۔

آبِ آتش زدہ (اصطلاح) باضافت ثالث بقول صاحب بحر عجم (۱) اشک چشم غمزدگان و بقول صاحب برہان قاطع مطلق اشک صاحبان بہار عجم و ناصری گویند کہ کنایہ

از اشک گرم است و بقول صاحب ہفت قلزم
اشک چشم عاشقان و غمزدگان۔ (حکیم خاقانی
ع) آب آتش زدہ کز دیدہ رود سوے دہانش
تنگنائے نفس از موج شرر بربندیم (اردو)۔
اشک۔ مذکر۔ غمزدوں اور عاشقوں کے آنسو۔
مذکر۔ (آتش ع) اُس ماہ کی فرقت مین تارے
نکل آئے ؛ تاروں سے سوا اشک ہمارے نکل آئے
اشک گرم بھی اُردو مین مستعمل ہے (مذکر) (ناسخ
ع) ایک اشک گرم ناسخ گر خزانے مین گرے
طعنہ زن فوارہ ہو منقار موسیقار پر ؛

آب آتش زدہ از دیدہ رفتن

(مصدر اصطلاحی) اشک گرم از دیدہ برآمدن
وجاری شدن۔ سند این در اصطلاح ماضیہ
گذشت (اُردو) آنکھوں سے گرم آنسو بہنا۔

آبِ آتش سا (اصطلاح) باضافت ثالث
بقول صاحب ناصری مرادف آب آتش رنگ

آب آتش شدن (مصدر اصطلاحی) بلا اضافت
بقول صاحبان بحر عجم و ناصری آشوب بعد
امن مؤلف گوید کہ ادعائے بحر و ناصری بطور
تمثیل باشد۔ نزول بعد عروج را ہم توان گفت
وچون آب بسیار گرم شود فارسیان گویند کہ
آب آتش شد (ظہوری ع) آبم شدہ آتش
از تف داغ ؛ خاکم برہ سراغ باد است ؛
(صائب ع) اگر باید کہ آب آتش شود اول
ہوا گردد ؛ بہار این مصدر را ذکر نمی کند و بہ
آب آتش شد اکتفا می فرماید بمعنی آشوب
وغوغا برخاست بعد امنیت و سندے برین
تخصیص زمانی پیش نمیکند (اُردو) امن اُٹھ جانا
آشوب اُٹھنا۔ (میر ع) اُس غصیلے کی سرخ
آنکھیں دیکھ ؛ اُٹھے آشوب خانقاہ کے
بیچ (۲) پانی بہت گرم ہو جانا پانی آگ
ہو جانا بھی کہہ سکتے ہین اسلئے کہ اُردو مین
آگ ہو جانے سے نہایت گرم ہو جانا مراد ہے
(ناسخ ع) سوز غم سے ہو گیا ہے آگ سب

میرا بدن ٭ پھینکدی قاتل نے ایسی ہوگئی تلوار گرم ٭ ۔

(۱) آب آتش فرونشاند (مقولۂ عجم) بلا اضافت ثالث ۔ از آب غصہ و فساد فرو نشیند چنانکہ ظہوری گوید (سہ) آب مرگ آتشم فرو نشاند ٭ رفت خاکم اگر بباد چہ غم ٭ (اُردو) پانی لگی ہوی اگ کو بجھاتا ہے یعنی غصہ اور فساد کو مٹاتا ہے ۔

آب آتش گشتن (مصدر اصطلاحی) بلا اضافت ثالث بقول صاحب ناصری مرادف آب آتش شدن (ناصری ع) آب آتش گشت و جاروبم بسوخت ٭ ۔

آبِ آتش لباس (اصطلاح) باضافت ثالث بقول صاحب فرہنگ انند رلج مرادف آب آتش رنگ (اردو) بقول امیر یہی لفظ اردو مین شراب کے لیے مستعمل ہے

(۲) آب آتش مزاج (اصطلاح) باضافت ثالث کنایہ از مے سرخ ۔ (اُردو) بقول امیر اُردو مین آب آتش مزاج شراب کے لیے کہا جاتا ہے ۔

آبِ آتش ناک (اصطلاح) باضافت ثالث بقول صاحب بحر عجم (۱) شراب سُرخ (۲) اشک خونین و بقول وارستہ و بہار کنایہ از معنی اول (صائب سلہ) دست ولب در چشمۂ آتش بشو چون آفتاب ٭ بعد ازان خون القلب آب آتش ناک زن ٭ ازین تمثیل می کشاید کہ (قلب آب آتش ناک زدن) کنایہ از شراب خوردن است (اُردو) اُردو مین شراب کو آب آتشناک کہتے ہین (دیکھو آب ۔ امیر اللغات)

آب آتش نماے (اصطلاح) باضافت ثالث بقول صاحبان بحر عجم و برہان (۱) شراب لعل (۲) اشک خونین ۔ (رضا قلیخان ہدایت سہ) آب آتش نماے خرمن سوز ٭ مخور آتش

بحر عجم مفرد ز .: (اُردو) بقول امیر شراب کے لیے آب آتش نما کہا جاتا ہے (مُذکر) دیکھو آب (امیر اللغات)

آبِ آتشین (اصطلاح) باضافت ثالث بقول وارستہ (۱) کنایہ از شراب تند وبقول صاحب شمس (۲) شراب ارغوانی (۳) اشک غمزدگان (۴) خون (مرزا جلال اسیرؒ) از عشق مرتبہ حسن دلنشین پیدا ہے ٭ زشیشہ جوہر این آب آتشین پیدا است ٭ صاحب ناصری گوید کہ کنایہ از اشک گرم وجوہر شراب است کہ از اعرق گویند و سنداز کلام خودمی دہد (ع) بآب آتشین آن آتش چون آب ہمزانو ٭ شگفتہ آب آتش رنگ وآتش آب رنگستی ٭ مولف گوید کہ از سند اول الذکر پیدا است کہ آب آتشین شراب است نہ جوہر شراب (اُردو) (۱) آب آتشین (مُذکر) شراب کے معنون مین مستعمل ہے (آتش ع) کیا شکرانہ آب بقا پکڑا اُسے ہمنے ٭ جو اس ظُلمت سرا مین لب تک آب آتشین آیا ٭ (۲) شراب ارغوانی بھی اردو مین کہا جاتا ہے (مونث) (ناسخ ع) نظر آتا ہے شیشہ سر بریدہ ہجر ساقی مین ٭ شراب ارغوانی کم نہین ہے خون جاری سے ٭ (۳) اشک غمزدگان غمزدون کے آنسو (مُذکر) (۴) خون (فارسی مُذکر) اردو مین مستعمل ہے ۔

آبِ آذر (اصطلاح) باضافت ثالث بقول صاحبان بحر عجم وشمس مرادف آب احمر (اُردو) آب آذر نما ۔ اور آب سُرخ (فارسی ۔ مُذکر) اردو مین مستعمل (دیکھو امیر اللغات مین لفظ آب کے صفات)

آبِ آذر آسا (اصطلاح) باضافت ثالث بقول صاحب بحر عجم مرادف آب آتش نماے صاحب برہان این را ہمین معنی بحذف

الف سوم آب آذر سامی نویسد و صاحب فرہنگ اندراج بمعنی شراب سرخ و اشک غم واندوہ۔ (خاقانی قطعہ) گر بادہ می نگیرم بر من مگیر جانا ❊ من خون خورم نہ بادہ من غم کشم نہ ساغر ❊ زان آب آذر آسا زانسان ہمی ہراسم ❊ کز آب سگ گزیدہ۔ شیر سیہ ز آذر ❊ (اردو) بقول امیر شراب کے لیے آب آذرگون کہا جاتا ہے (دیکھو لفظ آب کے صفات (امیر اللغات)

آبِ آسیا (اصطلاح) باضافت ثالث بقول بہار (۱) آبے کہ آسیا بزور آن بگردد (ملا طاہر غنی ؎) کسے کز چرخ لطفے دیدہ جورسے ورقفا دارد ❊ چو آن خوشہ کہ سر سبزی ز آبِ آسیا دارد ❊ (خاقانی ؎) چون آب آسیا ہر من ورنشیب باد ❊ گر میش کس وہان شود م آسیاے نان، ❊ بقول صاحب شمس اللغات (۲) بلا اضافت آن آسیا کہ بزور آب گردد (اردو) بقول صاحب جامع اللغات (۱) وہ پانی جس پر چکّی چلتی ہو۔ (۲) پن چکّی مُونّث (آصفیہ)

آب آمد تیمّم برخاست این مثل است۔ صاحب خزینۃ الامثال ذکر این می کند و بیان گوید کہ ہر گاہ صاحب مدار و صاحب معاملہ متوجہ کارسے شد پس بگماشتہ و نائب او احتیاج نماند۔ (اردو) یہی مثل اردو مین بھی مستعمل ہے۔ امیر فرماتے ہین کہ اصل آیا تو فرع کی کیا حاجت رہی اعلے آیا تو ادنے کی کیا ضرورت رہی اور کبھی مذاق مین بغیر لحاظ اصلیت کے بھی بولتے ہین۔

آب آورد (اصطلاح) بلا اضافت مرادف آب آوردہ (جامی ؎) تنم از سیل اشک آورد سویت ❊ خس و خاشاک آب آورد من بین ❊

آب آوردنِ چشم (مصدر اصطلاحی) نزول

ماے بد کہ از امراض معروفۂ چشم است (بحر عجم)
(صائب ع) چشم پل از انتظار شاہ آب آوردہ
بود * شد منوّر ہمچو چشم پیر کنعان در زمان (اُردو)
آنکھ میں پانی اترنا (مینر ع) چشم جوہر چونڈھیائی
نور دندان دیکھ کر * پانی اترا آنکھ میں آئینہ اندھا
ہوگیا * موتیا بند ہونا (معروف ع) موتیا بند
اپنی جب سے ہوگیا اک آنکھ میں * جون صدف
روتے ہیں روز و شب گہر اک آنکھ سے *

آب آوردنِ چیزے (مصدر اصطلاحی)

بقول صاحب فرہنگ انند راج (۱) مرادف
آب رسیدن بچیزے و آب رسیدن بچیزے
بمعنی سیراب و تازہ شدن و رونق گرفتن
آن چیز باشد مولف گوید کہ این معنی در انوقت
درست باشد کہ چیز را فاعل گیریم (۲) اگر
چیز مفعول واقع شود - یعنی چیزے را آب
آوردن درینحالت کنایہ از مفت بدست
آمدن آن چیز باشد چون کسے خواہد کہ جنس
گران قیمت را بہ بہاے نازل خرید کند فروشندہ
گوید کہ این را آب نیاوردہ است یعنی مفتم
بدست نیامد صاحب بحر عجم و وارستہ ہمین
معنی را بذیل آوردن آب چیزے را می نویسند
(مخلص کاشی ع) چون درین بحر پر آشوب
نظر باز کنم * چشم من آب نیاوردہ بانند
حباب * (اردو) (۱) کسی چیز کا رونق پانا -
ترو تازہ ہونا (۲) کسی چیز کا مفت ہاتھ آنا
(غالب ع) میں نے مانا کہ کچھ نہیں غالبؔ
مفت ہاتھ آئے تو بُرا کیا ہے

آب آوردن در چیزے (استعمال) بقول
بہار آب در ظرفے آوردن - (اردو) کسی
ظرف میں پانی لانا -

آب آوردنِ متاع (مصدر اصطلاحی)

باضافت نون - بقول بہار کنایہ از قیمت
سہل و رائیگان یافتن و کالا آب کردن
نیز - کالا آب کردن بقولش قیمت زیادہ از

ارزش گفتن۔ مولّف گوید کہ آب آوردن متاع مرادف معنی دوم آب آوردن چیزے است کہ گذشت و این اصطلاح را غیر از بہار دیگر کسے نہ نوشتہ در رائے مولّف تخصیص این از متاع درست نباشد

آب آوردہ (استعمال) بلا اضافت بقول بہار کہ بذیل آوردن آب چیزے رامی نوسید چیزیست کہ بر سر آب آمدہ یعنی آلبش آوردۂ مولّف گوید کہ این مشتق است از مصدر آب آوردن چیزے۔ سندش بضمن ہمان مصدر گذشت۔ (اردو) پانی کی بہا لائی ہوئی چیز

آبِ آہن (اصطلاح) باضافت ثالث بقول بہار آبے کہ جوہر آہن است۔ (ابوطالب کلیم ؎) آب آہن ہمہ از دیدۂ زنجیر چکید ۞ بسکہ چون سلسلہ در بند تو شیون کردم ۞ (اُردو) یہی اصطلاح اُردو مین مستعمل ہے (مذکّر) بقول امیروہ آبداری جو بجھاؤ سے لوہے پر آجاتی ہے (آتش ؎) نعرہ زن گنجِ شہیدان مین ہون بُلبُل کیطرح ۞ آب آہن نے کیا ہے یہ گلستان پیدا ۞

آبِ آہن تاب (اصطلاح) باضافت ثالث بقول صاحب بحر عجم آبیکہ آہن را تاب دادہ بار بار دران غوطہ دہند تا مزاجش بر گردد۔ (ملا ذکی ندیم ؎) شور زگریۂ ظالم تسلّی مظلوم ۞ بزخم دار گوار است آب آہن تاب ۞ (غنی ع) کہ ہمچون آب آہن تاب خون من بجوش آمد ۞ (اردو) یہی اصطلاح اردو مین مستعمل ہے (مذکر) بقول امیروہ پانی جسے اصلاح کے لیے لوہا گرم کرکے بجھاتے ہین۔ اطبّاء کی تحریر اور تقریر مین آب آہن تاب زیادہ مستعمل ہے

آبِ آینہ و آبِ آیینہ (اصطلاح) باضافت ثالث جلائے آینہ باشد و صفائے آن چنانکہ بیدل گوید (؎) طلسم حیرتیم در نفس

قرارم نیست ؛ باب آئینہ دل سرشتہ اند ازل
(صائب ؎) آب آئینہ زعکس رخ من نیلی
شد ؛ اینقدر سیلی ایام نخوردہ است کسے ؛ (اردو)
یہی اصطلاح اردو مین مستعمل ہے۔ (مونث)
بقول امیر آئینہ کی جلا اور صفائی (اسیر ؎)
مر گئے دیکھکے قاتل ترے رخسار کی آب ؛
آب آئینہ ہمین ہو گئی تلوار کی آب ؛

آبِ احمر (اصطلاح) باضافت ثالث بقول
صاحب بحر عجم (۱) شراب سرخ و بقول
صاحب شمس اللغات (۲) مے انگور (۳)
مے خرما و بقول صاحب فرہنگ انندراج
(۴) بحر احمر (اردو) امیر نے آب احمر کا
استعمال زبان اردو مین بمعنی شراب فرمایا ہے
(دیکھو لفظ آب کے صفات۔ امیر اللغات)
(۲) انگور کی شراب شراب انگوری مونث (۳)
خرمے کی شراب مونث (۴) بحر احمر (عربی)
مذکر)

آبِ ارغوانی (اصطلاح) باضافت ثالث
بقول صاحب بحر عجم (۱) شراب سرخ
(۲) اشک خونین۔ بقول صاحب فرہنگ
انندراج معنی دوم را اسرشک غم (اردو)
بقول امیر آب ارغوان۔ آب ارغوان رنگ
آب ارغوان فام۔ آب ارغوان گون
بترکیب فارسی (مذکر) شراب کے لیئے
اردو مین مستعمل ہے (دیکھو امیر اللغات
بضمن لفظ آب۔ صفات آب بمعنی شراب)
(۲) اشک خونین (مذکر) (ذوق ؎) ذوق
اس پاے نگارین کا جو ہے وصف نگارش
اشک خونین سے ہے کاغذ کو حنائی کرتا ؛

آب از آتش بر آوردن (مصدر
اصطلاحی) امر غیر ممکن بظہور آوردن چنانکہ
والہ ہروی گوید (؎) ز آتش آب بر آوردہ
عشق و آتش از آب ؛ ز دل بدید نیاوردہ
ایم نہم بعبث ؛ (اردو) آسمان پھاڑ کے

تھگلی لگانا۔ یعنی دشوار کام کرنا۔ غیرممکن کام کرنا۔ محال کام کرنا۔ (امیر اللغات) (رند ؎) کیا آسمان پھاڑ کے تھگلی لگا گئی ؀ صاحب اُٹھ چلی ہے بہت گات آپ کی ؀ آسمان سے تارے اُتار لانا بھی کہا جاتا ہے۔ (نسیم ؎) وہ بولی جو تو کہے زبان سے ؀ تارے تو اتاروں آسمان سے ؀

آب از آتش برکشیدن (مصدر اصطلاحی)

بقول صاحب بحرعجم مرادف آب از آتش برآوردن است (میرمعزی ؎) من چو خواہم کرد فریاد آب ز آتش برکشم ؀ او چو خواہد خورد تشویر آتش افروز ز آب ؀۔

آب از آتش برون آوردن

(مصدر اصطلاحی) بقول صاحب بحرعجم مرادف آب از آتش برآوردن (مُلا وحشی ؎) در نمی گیرد با دنیرنگ سازیہاے ما ؀ گرباافسون آب از آتش برون آوردہ ایم ؀

آب از آہن جدا کردن (مصدر اصطلاحی)

بقول بہار مرادف آب از آتش برآوردن (صائب ؎) آب از آہن توان کردن بآسانی جدا ؀ از دلِ خون گرم ماہیکان کشیدن مشکل است ؀ (اُردو) لوہے کے چنے چبانا یعنی نہایت سخت اور کٹھن کام کرنا۔ (آصفیہ) (آتش ؎) یاس و حرمان نہو لوہے کے چنے بھی تو چباوں ؀ نعمت عشق کے قابل لب و دندان مانگوں ؀۔

آب از آہن کشیدن (مصدر اصطلاحی)

مرادف آب از آہن جدا کردن (بحرعجم) (صائب ؎) منشین فسردہ کز پئے سامانِ اشک و آہ ؀ آتش ز سنگ و آب از آہن کشیدہ اند ؀۔

آب از آئینہ خوردن (مصدر اصطلاحی)

بقول بہار زندگانی کردن بآب آئینہ نہ بہ آب حیات۔ مولّف گوید کہ کنایہ از زندگانی

جاوید یافتن است چنانکہ صائب گوید (ص)
داغ است داغ خضر کہ در عہد او چرا ؛ نام
سکندر آب از آئینہ می خورد ؛ (اُردو) زندگی
جاوید پانا۔ قیامت تک زندہ رہنا۔

آب از بالا بستن (مصدر اصطلاحی) بقول
صاحب بحر عجم سرچشمہ بند کردن تا آب جاری
نہ شود (طغرا ص) تعیش کہ بماسرے ندارد ؛
آبے است کہ بستہ شد ز بالا ؛ (اُردو) سوت
بند کرنا۔ پانی کو اوپر سے روکنا۔

آب از پس خوردن (مصدر اصطلاحی)
بقول بہار کنایہ از گان دادن (خاقانی ص)
پیش بزرگان ما آب کسے روشن است ؛
کاب ز پس می خورد بر صفت آسیا ؛ صاحب
لغت سروری کہ از اہل زبان است ہمین
شعر را در سند آب روشن آوردہ و آب روشن را
کنایہ از رونق و رواج نوشتہ پس بمعنی مصرع
ثانی قابل غور است اگر آب از پس خوردن را
برادعاے بہار گرفتہ شود ہجو بزرگان باشد
از اہل لغت دیگر کسے این مصدر اصطلاحی را
نہ نوشتہ است و معلوم میشود کہ بہار بسند ہمین یک
شعر مصدر اصطلاحی پیدا کردہ است و معنی شعر متقاضی
آن۔ بہ تحقیق **مولف** آب از پس خوردن (در
غیاب نیک نام بودن ہم باشد گویند کہ ستایش کسے
پیش او کردن اعتبارے ندارد ہر کہ از پس او یعنی
در قفاے او نامش بہ نیکی برند ہمان مستحق بزرگی است
(اُردو) بقول بہار مفعول بنا۔ گانڈ مرانا (آصفیہ)
و بقول مولف غیبت مین نیک نام رہنا۔ پیچھے
بھلائی سے یاد کیا جانا۔ بعد از مرگ نیکنام رہنا
جیسا کہ چکی کی نیک نامی اوسکی غیبت مین ہے
یعنی چکی کی تعریف اُسکے روبرو اسلئے نہین
ہوتی کہ اوسکا فعل ظالمانہ ہے یعنی ہر چیز کو
وہ پیس ڈالتی ہے۔ لیکن جب دسترخوان
پر روٹی موجود ہوتی ہے تو اوسوقت چکی
کے اعمال قابل ستائش قرار پاتے ہین یعنے

اسی کا صدقہ ہے کہ روٹی نصیب ہوئی۔ وہ دانے کو پیسکر آٹا نہ کرتی تو ہمکو روٹی کہان سے نصیب ہوتی۔

آب از پنبہ ریختن (مصدر اصطلاحی)

بحالت نزع یا بیہوشی آب در گلو ریختن از کلام غنی استعمال این بنظر آمدہ (س) بسکہ بر لب جانش از رنجِ خمار مے رسید ؛ در گلوے شیشہ آب از پنبہ میریزیم ما ؛ (اُردو) پانی چوانا (آصفیہ)

آب از پے ریختن (مصدر اصطلاحی)

بقول بہار در ایران رسم است کہ قفاے کسے کہ بسفر می رود چند برگ سبز بر آئینہ گذاشتہ آب بران می ریزند و این را شگون زود رسیدن و بسلامت آمدن می شمارند۔ سند بہار از کلام ملا طغرا است (س) کوے تو منزل گہ است در سفر آشنا ؛ بر رخ آئینہ آب از پئے بیگانہ ریز ؛ **مولف** گوید کہ این سند آب بر آئینہ ریختن باشد کہ اصطلاحے است خاص و بہار ہمین سند را براے آن ہم می آرد والفاظ از پے اندرین شعر داخل اصطلاح نیست چنانکہ او میشمارد۔ سند دیگر کہ بہار از کلام ملا یحییٰ کاشی گیرد متعلق از اصطلاح آب در پے ریختن است کہ می آید الحاصل آب از پے ریختن بنظر م نیامدہ عجب است کہ وارستہ ہم بضمن آب بر آئینہ زدن ذکر این می کند و غور بر سند خود نمی فرماید (اُردو) ایران مین رسم ہے کہ جب کوئی سفر کو جاتا ہے تو اسکی روانگی کے وقت سبز پتے آئینہ پر رکھکر اُن پر پانی چھڑکتے ہین اور اوسکو بسلامت روی و باز آئی کا مصداق خیال کرتے ہین یہ رسم ہند مین جاری نہین ہے بلکہ اوسکی جگہ امام ضامن کو سونپنے کی رسم ہے بعض ممالک ہند مین امام ضامن کے نام سے ایک پیسہ یا روپیہ یا اشرفی مسافر کے بازو پر باندھنے کا رواج ہے جسکو وہ سفر سے واپس ہونے پر

فقرا کو بطور خیرات دیا کرتا ہے۔ (ذوق ؎) کہتی تھی رو کے اک بُت خوشخو ۔ مین نے سونپا امام ضامن کو ۔

آب از جگر بخشیدن (مصدر اصطلاحی)

بقول صاحب بحر عجم عطا کردن و چیزے بمردم دادن۔ صاحب فرہنگ اندراج گوید کہ کنایہ از بخشش کردن بطوع و رغبت (اُردو) عطا کرنا۔ دینا۔ بخشش کرنا۔ (آصفیہ)۔

(۹) ## آب از جگر گرفتن (مصدر اصطلاحی)

گریہ وزاری کردن چنانکہ آقا رضی دانش گوید (؎) شبہاے ہجر بے او داد از سحر گرفتم ۔ آتش زدل کشودم آب از جگر گرفتم ۔ (اُردو) رونا۔ گریہ وزاری کرنا۔ (جرأت ؎) ترستے آستانِ یار پر ہین جبہہ سائی کو ۔ کہان تک روئین ہم طالع کی اپنے نارسائی کو ۔

(۱۰) ## آب از چشم باز افتادن (مصدر اصطلاحی)

خوش زدن اشک از چشم چنانکہ سلمان ساوجی گوید (؎) برلب جوے علی تا آب دلجوے فرات ۔ بستہ شد زانروز باز افتادہ آب از چشمہاست ۔ (اُردو) اشکون کا امنڈنا۔ (داغ ؎) اشک اُمڈے برس پڑین آنکھین ۔ دیکھنے کو ترس گئین آنکھین ۔

اب از چشم برون گردیدن (مصادر اصطلاحی) (۱۰، ۱۱)
آب از چشم برون گشتن

جاری شدن اشک و برآمدن اشک از چشم چنانکہ بیدل گوید (؎) ہر کجا برویت از چشم برون می گردد آب ۔ گر ہمہ در پردۂ خارست خون می گردد آب ۔ (اُردو) آنسو بہنا۔ آنسو روان ہونا۔ آنکھ سے آنسو ٹپک پڑنا (بحر ؎) تری یاد مین مُنھ پہ آنسو روان ہین ۔ تجھے سجدہ کرنے کو ہر دم وضو ہے ۔ (مسرور ؎) اُسکی نظر پڑی جو مرے حال زار پر ۔ بے اختیار آنکھ سے آنسو ٹپک پڑے ۔

آب از چشم ریختن (مصدر اصطلاحی)

(۱) کنایہ از گریہ کردن (۲) بکثرت خندہ آب از چشم برآمدن چنانکہ سلمان ساوجی گوید (سلہ) دوش حرف از ساقی و نقل و مے و ساغر گذشت ٭ ریخت چندان آب از چشم کہ آب از سر گذشت ٭ آہی (سلہ) کجا در ماتمم از دیدہ اشک تند خونریزد ٭ اگر از خندۂ بسیار آب از چشم او ریزد ٭ (اُردو) (۱) آنکھ سے ٹپ ٹپ آنسو گرنا (داغ سلہ) قطرہ افشان ابر نیسان کب میری تربت پہ ہے ٭ ٹپ ٹپ آنسو گر رہے ہین آسمان کی آنکھ سے (۲) اشک شادی سے چشم کو تر کرنا (مومن سہ) آبرو رہ گئی مرنکی کہ روتے تو ہین وہ ٭ اشک شادی ہی سے گو چشم کو تر کرتے ہین ٭۔

آب از چشم کسے گرفتن (مصدر اصطلاحی) بقول صاحب بحر عجم ترسانیدنش (اُردو) ڈرانا۔ آنکھین نکال کے ڈرانا۔ آنکھین نکالنا (ناسخ سہ) چھپتا ہون جا کے کنج لحد مین شبِ فراق ٭ تارے مجھے ڈراتے ہین آنکھین نکالکر ٭ (ولہ سہ) دیکھا آنکھونکو مین نے کس دن ٭ مجھپر نہ عبث نکال آنکھین ٭۔

آب از چشم کشادن (مصدر اصطلاحی)

(۱) برآوردن ما، بد از چشم (۲) در گریہ آوردن و آب از چشم جاری کردن چنانکہ حکیم ازرقی در تعریف لشکریان گوید (سلہ) بزخم تیر بستانند نور از دیدۂ روشن ٭ بنوک تیر بکشایند آب از چشم نابینا ٭ (صائب سہ) ز آہ ما نشود نرم دل کواکب را ٭ کہ دود آب ز چشم شرار نکشاید (اردو) (۱) موتیابن اچھا کرنا (۲) رُلانا۔ آنکھون سے پانی گرانا۔ فی البدیۂ نظم طباطبائی (سہ) تیرا یہ احسان نہ بھولونگا کبھی اے ضبط اشک ٭ موتیابن آنکھ مین تھا

تو نے اچھا کر دیا ٭۔

آب از چیزے بردن (مصدر اصطلاحی)

بقول صاحب فرہنگ انند راج کنایہ از
خوار و بے اعتبار کردن آن (اُردو) آب
مٹا دینا۔ بقول امیر آب و تاب اور رونق
کھو دینا (بجر ؎) مٹالی موتیون کی آب
او سکے دانتون نے ٭ اڑا دیا لب رنگین نے
رنگ لالونکا ٭ آبرو لینا بھی کہا جاتا ہے
(ولہ ؎) جو آب آینہ کی جاے ہم مکدّر
ہون ٭ وہ کون ہین جو کسیکی ہین آبرو لیتے

آب از چیزے بستن (مصدر اصطلاحی)

بقول صاحب بحر عجم باز داشتن آب (اُردو)
پانی روکنا پانی بند کرنا۔

آب از چیزے چکیدن (مصدر اصطلاحی)

بقول صاحب بحر عجم کمال لطافت و تازگی
آن (نظامی ؎) بحر غنغبش کاب ازوی
چکید ٭ باتش بر آب معلّق کہ دید ٭ (اُردو)
طراوت ٹپکنا۔ تازگی ظاہر ہونا۔

آب از چیزے خوردن (مصدر اصطلاحی)

مرادف آب خوردن از چیزے۔

آب از چیزے گرفتن (مصدر اصطلاحی)

بقول صاحب بحر عجم (۱) مرادف آب از
چیزے بستن (محسن تاثیر ؎) رخ زعشاق
گرفتار گرفتن ستم است ٭ آب از تشنۂ دیدار
گرفتن ستم است ٭ (۲) تحقیق مولّف
بمعنی سیراب شدن ہم آمدہ (ابوطالب کلیم ؎)
در باغ دہر جز بر پژمردگی نماند ٭ گوئی
نہال بخت من آب از تبر گرفت ٭ (اُردو)
(۱) پانی بند کرنا۔ پانی روکنا (۲) سیراب ہونا

آب از دریا می بخشد این مثلے است
کہ فارسیان می زنند بقول بہار از مال دیگرے
بے اجازت او بخشش می کند (اردو) حلوائی
کی دکان اور دادا جی کی فاتحہ۔ پرائے
بر دے آزاد کرتا ہے۔ غیر کے مال پر سخی

یا فیاضی کرتا ہے - صاحب فرہنگ آصفیہ نے اسکے مصدر اصطلاحی کا ذکر کیا ہے -

آب از دستش نمی چکد (مقولۂ عجم بقول صاحب فرہنگ انندراج کنایہ از کمال خست و فرومایگی و نہایت بخل و امساک (اُردو) کنجوس اور مکھی چوس ہے (نصیر ؎) لیا اُس خال لب کا جون ہی بوسہ شیخ صاحب نے ٭ تو رندون نے کہا حضرت بھی مکھی چوس ہین گویا ٭ اہل دکن کہتے ہین کہ وہ ایسا بخیل ہے کہ اوسکے ہاتھ سے پانی بھی نہین ملتا

آب از دہان رفتن (مصدر اصطلاحی) بقول صاحب بحر عجم آب حسرت بدہان آمدن (طغرا ؎) قدح را در مقام لب چشیدن مے ٭ زیاد بوسہ ات آب از دہان رفت ٭ (بیدل ؎) ہر کجا حرف شراب ارغوانی می رود ٭ از دہان خضر آب زندگانی می رود ٭ (اُردو) منھ مین پانی بھر آنا (داغ ؎) خشک ہوتی ہے زبان زاہد کی استغفار سے ٭ منھ مین بھر آتا ہے پانی دامنِ تر دیکھ کر ٭ منھ مین آب آجانا (ظفر ؎) دیکھیو دست ستم مین تیرے تیغِ آبدار تھا میرے ہر زخم جگر کے منھ مین آب آجائیگا ٭ رال ٹپکے پڑنا

آب از دہنِ گل چکیدن (مصدر اصطلاحی) باضافت دہن - بقول صاحب بحر عجم (۱) سخن کردن محبوب (۲) شبنم از گل ریختن (اُردو) محبوب کا باتین کرنا (۲) پھول سے شبنم ٹپکنا -

آب از دیدہ آمدن (مصدر اصطلاحی) آب از دیدہ جاری شدن یعنی گریستن چنانکہ واہب اصفہانی گوید (؎) درین زمانہ کہ کشتی بخشک بستہ محیط ٭ غنیمت است کہ از دیدہ آب مے آید ٭ (اُردو) آنکھ سے آنسو ٹپکنا (مسرور ؎) اُسکی نظر پڑی جو میرے حالِ زار پر ٭ بے اختیار آنکھ سے آنسو ٹپک پڑے ٭

آب از دیدہ باریدن (مصدر اصطلاحی)

بسیار گریستن چنانکہ خسرو گوید (ع) بچشم نرگس
اینک آب مروارید می بینم ÷ زبس کز دیدہ آب
از عشق گل بسیار می بارد ÷ (اردو) آنسو
برسنا- برسانا- زار زار رونا (داغ ع) روتا
ہے تجھ بغیر دل زار زار زار ÷ اور کھینچتا ہے
آہ شرر بار بار بار ÷ آنکھ سے طوفان بپا
ہونا- بقول امیر بہت رونے کے لیے کہا
جاتا ہے (وزیر ع) آنکھوں سے طوفان
بپا ہو گیا ÷ دیکھتے ہی دیکھتے کیا ہو گیا ÷

(۱۶) **آب از دیدہ بردن** (مصدر اصطلاحی)

بمعنی آب برآوردن وصاف و پاک کردن
دیدہ چنانکہ میرزا محمد اشرف گوید (ع)
گر برم آب سیاہ از دیدہ می گردد سپید ÷
کے توان گردن بلاے تیرہ روزان را
علاج ÷ (اردو) آنکھوں سے پانی پونچھنا
دیدہ کو صاف و پاک کرنا۔

(۱۷) **آب از دیدہ پاشیدن** (مصدر اصطلاحی)

مرادف معناے اول- آب از چشم ریختن و از دیدہ
آب پاشی کردن است چنانکہ جامی گوید (ع)
تا نشانم گرد راہش ہر طرف تا بدعنان پیش پیش
خیل او پاشیم زابر دیدہ آب ÷ (اردو) آنکھوں
سے پانی چھڑکنا-

آب از دیدہ پاک کردن (مصدر اصطلاحی)

بقول صاحب بحر عجم اشک چیدن (سعدی ع)
برحمت بکن آلبش از دیدہ پاک ÷ زشفقت
بیفشانش از چہرہ خاک (اردو) آنسو پونچھنا
(اسیر ع) دامن کو موتیوں سے وہ بھر لیگا
روز حشر ÷ پونچھیگا آستین سے جو آنسو یتیم کے ÷
آنسو پاک کرنا بھی محاورہ ہے (اختر ع)
صورت جان لیا بغل مین اُسے ÷ چہرہ سے آنسو
اُسکے پاک کیے ÷

(۱۸) **آب از دیدہ رفتن** (مصدر اصطلاحی)

بفتح راے مہملہ بیرون شدن آب از دیدہ
چنانکہ جامی گوید (ع) آن رخ نازک چو آب

دیدہ رفت امّا ہنوز ٭ نقش خالش چون سیاہی
ماندہ در چشم منست ٭ (اُردو) آنکھ سے پانی
روان ہونا۔ آنکھ سے پانی بہنا۔ آنکھ سے
پانی جانا۔

آب از دیدہ طلبیدن (مصدر اصطلاحی)
کنایہ از گریہ کردن چنانکہ بیدل گوید (ص)
برفع کلفت ہر آفت است تدبیرے ٭ گر
آتشے بدل افتد ز دیدہ آب طلب ٭ (اُردو)
رونا۔ آنکھ سے آنسو نکالنا۔

آب از دیدہ فروریختن (مصدر اصطلاحی)
بمعنی گریستن است چنانکہ فردوسی گوید (ص)
فروریخت از دیدگان آب زرد ٭ بآب و دیدہ
ہمین چارہ کرد ٭ (اُردو) آنسو بہانا (وزیر ص)
ہوں وہ غم دیدہ ہنسے کوئی تو میں رونے لگوں ٭
کچھ بہانہ چاہیے آنسو بہانے کے لیے ٭

آب از دیدہ کشادن (مصدر اصطلاحی)
مرادف آب از چشم کشادن چنانکہ صائب گوید
(ص) آب از دیدۂ خورشید کشاید صائب ٭
در دل آیینہ عذارے کہ نہانست ترا ٭

آب از سر جوے عشوہ بستن (مصدر
اصطلاحی) بقول صاحب سروری کنایہ از
ترک فریب کردن (انوری ص) از سر جوے
عشوہ آب بہ بند ٭ بیش ازین گرد پاے حوض
مگرد ٭ (اُردو) فریب سے باز آنا۔

آب از سر گذشتن (مصدر اصطلاحی) (۱)
غرق شدن (۲) بقول بہار کنایہ از کمال نزول
حوادث و آفات (سلمان ساوجی گوید ص)
دوش حرف از ساقی و نقل و مے و ساغر
گذشت ٭ ریخت چندان آب از چشمم کہ آب
از سر گذشت ٭ (ولہ ص) غرقۂ دریاے
بے پایان ہجران را اگر ٭ دستگیری می کنی
دریاب کآب از سر گذشت ٭ (اُردو)
(۱) ڈوب جانا۔ آب سر سے بلند ہونا۔ (آصفیہ)
ع) رسم الفت ہی آلہی ڈوب جائے ٭

(آتش رہ) رُلاتا شام وسحر کس طرح نہ طالع
پست ÷ بلند سر سے مرے آبدیدہ ہونا تھا ÷
(۲) سر سے پانی گذر جانا۔ (عارف رہ)
رو رو ہی کے مر جاؤنگا مین دیدہ تر سے ÷
اک روز گذر جاے گا پانی مرے سر سے ÷

آب از عرق ریختن (مصدر اصطلاحی)

سعی بلیغ کردن در کارے چنانکہ بیدل گوید
(رہ) سعی آبے از عرق می ریزم اما سود
نیست ÷ چون نفس در سوختن با آتش
ما ببہم است ÷ (اُردو) عرق ریزی کرنا
(آصفیہ)

آب از غربال بخش می کند (مثل اصحاب)

خزینۃ الامثال ذکر این می کند و این مرادف
مثلے است کہ بعد ازین می آید۔

آب از غربال می بخشد (مثل بقول بہار)

نفعے از پہلوے او بکسی می رسد۔ صاحب فرہنگ
انندراج ہمین معنی را در نفی می نویسد و ہمین

درست است (اُردو) خالی مٹھی بھر بھر دیتا ہے
یہ دکن کا محاورہ ہے دلی مین۔ سو گز وارے
ایک گز نہ پھاڑے کہتے ہین (آصفیہ)

آب از قلم خوردن (مصدر اصطلاحی)

بقول بہار بحالت بیماری ہاے داخلِ
دہن آب از نے بگلو رسانیدن (محسن تاثیر رہ)
نرگس از چشم تو دم زد بر دہانش زد صبا ÷ رنج
دندان دارد اکنون منخورد آب از قلم ÷ (اُردو)
ٹوٹی دار ظرف سے پانی پینا منہ کی بیماریون
مین ٹوٹی دار ظرف سے پانی پیا جاتا ہے
تاکہ پانی مقام مرض پر سے نہ گزر سکے اور
سیدھا حلق مین اُتر جاے۔

آب از کسے گرفتن (مصدر اصطلاحی)

(۱) بقول صاحب بحر عجم ترسانیدن ÷ بہ
تحقیق مولف (۲) بمعنی حاصل کردن
آب (۳) باز داشتن از آب ہم (علی
خراسانی رہ) ہر کس کہ سوز عشق ز افغان

من گرفت ؛ آتش بجاے آب ز چشمان
من گرفت ؛ درد وادی فراق تو ہر کس کہ
او فتاد ؛ آب بقا ز دیدہ گریبان من گرفت
(وحید قزوینی ۵۳) رُخ ز عشاق طلبگار گرفتن
ستم است ؛ آب از تشنۂ دیدار گرفتن ستم
است ؛ (اُردو) ڈرانا (آصفیہ) (۲) کسی
سے پانی لینا (۳) پانی روکنا۔

آب از کون خوردن (مصدر اصطلاحی)
بقول بہار مرادف آب از پس خوردن
(محمد سعید اشرف ۵) ز اختلاط بوالہوس
رعنائیش گردد زیاد ؛ چون نہان آن
سرو قامت آب از کون می خورد ؛

آب از گردن گذشتن (مصدر اصطلاحی)
انقدر آب خوردن کہ معدہ را پر کردہ تا لحلق
در آید (۲) کنایہ از تیغ خوردن ہم باشد
چنانکہ جامی گوید (۵) ز گردن آب گذشتہ
و تشنہ می میرد ؛ بلے چنین بود آنرا کہ علت
استسقاست ؛ (اُردو) پانی مُنھ تک آنا
تلوار کا زخم کھانا ؛

آب از گلو بریدن (مصدر اصطلاحی)
بقول بہار فرو ماندن از آب (محمد قلی سلیم
۵) ہمین بریدن آب از گلو قناعت نیست
گلو بریدہ درین بحر ہمچو ماہی باش ؛ (اُردو)
پانی پی نہ سکنا۔

آب از لب بستن (مصدر اصطلاحی) بند (۲۵)
کردن آب و مزاحم شدن ازان چنانکہ محتشم
کاشی گوید (۵) گر از خمار دہم جان عجب
مدار اے دل ؛ کہ ساقی از لب من آب
زندگانی بست ؛ (اُردو) پانی روکنا۔پانی
بند کرنا۔

آب از مژہ آمدن (مصدر اصطلاحی۔) (۲۶)
کنایہ از اشک جاری شدن چنانکہ ظہوری گوید
(۵) زمانہ چشمۂ از بیستون نکردہ روان ؛
کہ آبش از مژۂ کوہکن نمی آید ؛ (اُردو)

آنسو آنا (ناسخ ع) کس کے دانتون کی
چمک کا دھیان ہے جو رات دن متصل
آتے ہین آنسو سبحۂ بلور سے ۞ (امیر اللغات)

آب از منزل برون ریختن (استعمال)
بقول بہار۔ خانہ از آب خالی کردن (کلیم ع)
شب کلیم از دیدہ می بارد سرشک ۞ روز
از منزل برون می ریزد آب ۞ (اُردو)
گھر سے پانی نکالنا۔

آب از یک پیمانہ نوشیدن (مصدر اصطلاحی) (۲۶)
حکم مساوات داشتن است چنانکہ صائب گوید
(ع) خمار و خواب و بیماری و شوخی نسیہ و
مستی ۞ زیک پیمانہ می نوشند آب از چشم
شہلایش ۞ صاحب فرہنگ انند راج ہین
اصطلاح را آب از پیمانہ خوردن نوشتہ واز
ہمین تمثیل سند گرفتہ محتاج غور است ودر
بعض نسخ مصرع ثانی باختلاف جزئی یافتہ شد
(ع) زیک پیمانہ می نوشندے از چشم شہلایش
اندرین صورت این مصرع سند باشد براے
از یک پیمانہ نوشیدن (اُردو) دیکھو آب
از یک چشمہ خوردن۔

آب از یک چشمہ خوردن (مصدر اصطلاحی)
بقول بہار کنایہ از حکم مساوات داشتن در
کارے (محسن تاثیر ع) کرم ونسیہ وبخل
آب زیک چشمہ خورند ۞ یک در رتبہ ندیدیم
کہ دیوار نبود ۞ (اُردو) ایک گھاٹ پر پانی
پینا۔ ایک ترکش کے تیر ہونا (ظفر ع) چشم
کے دنبالہ سے کہتے ہین مژگان ونگاہ ۞
قتل کو عاشق کے تم دونون ہوا اِک
ترکش کے تیر ۞

آب استادہ (استعمال) بقول صاحب
بحر عجم آب ساکن کہ ضدِّ آب روان است
ونزد اطبّا در منافع وخوبی مرتبۂ این بعد آب
نہرہاے جاریست کذا فی المحیط الاعظم (مرزا
معز فطرت ع) شد عاجز از رفاقت ماراہنوردپا

استادہ آب تیغ روانست خون ما ۔ صاحب فرہنگ انندراج آب ستادن بمعنی ساکن شدن آب نوشتہ (اردو) کھڑا پانی ۔ بند پانی ۔ امیر نے آب بستہ کا ذکر فرمایا ہے دیکھو لفظ آب ۔

آبِ عنبارہ (اصطلاح) باضافت ثالث بقول صاحب فرہنگ انندراج کہ بذیل آب بروے می نویسد مرادف آب برد باشد

آب افتادن در چیزے (مصدر اصطلاحی) روشن شدن و رونق پذیرفتن آنچیز باشد چنانکہ ابوطالب کلیم گوید (س) چون آفتاب بہر زدہ آید بجا نہا ۔ مانند فرش در ہمہ منزل فتادہ آب ۔ (اردو) چمکنا ۔ رونق دار ہونا کسی چیز کا جرأت سے گرد سے آئینہ پاتا ہے جلا دیکھو تو تم ۔ حسن یہ آپکا مجھ خاک بسر سے چمکا ۔

آب افزودن (مصدر اصطلاحی) مرادف آبرو افزودن و رونق دو بالا کردن چنانکہ کلیم ہمدانی گوید (س) اے گوشۂ عزلت زتو آب قمر افزود ۔ نشناسم اگر قدر ترا در بدر افتم ۔

آبِ افسردہ (اصطلاح) بفتح الف ثانی مقصورہ و اضافت ثالث بقول صاحب بحر عجم (۱) پیالۂ بلور (۲) آلات قتل مثل شمشیر و خنجر وغیرہ و بقول صاحب فرہنگ انندراج (۳) شیشہ (۴) برف (اردو) (۱) بلور کا پیالہ (مذکر) (۲) آلات قتل آلات حرب (عربی بہر فارسی) (مذکر) (۳) شیشہ فارسی ۔ مذکر (۴) برف (فارسی مونث) (آصفیہ) (امیر) ہمارے دور پہ ساقی نے دست بستہ کہا ۔ کہ اب تو کچھ نہیں باقی جناب شیشہ میں ۔ (۵) لگ گئے برف میں ساقی صراحی مے لا ۔ جگر کی آگ بجھے جس سے جلد وہ شے لا ۔

آب افشاندن بر چیزے (استعمال) گرد و غبار نشاندن و ترو تازہ کردن چیزے چنانکہ شفائے اصفہانی گوید (س) آب گلہائے شوقم گریۂ خونین فشاند ۔ روغنے بر آتش شوقم بجائے آب زد ۔ (اردو) پانی چھڑکنا ۔ ترو تازہ کرنا

آب افگندن بر چیزے (مصدر اصطلاحی) بقول بہار (۱) آب دادن و سیراب کردن آن و بقول صاحب فرہنگ انندراج (۲) دریغ داشتن مخصوص بصلۂ از حیاتی

گیلانی ۵) برگ رویداز محبت خوشه بند دازوفا ٭
بجاے آب رخون ما برتاک انگور افگنند ٭ مؤلف گوید
که آب فگندن از مصرع ثانی پیدا نیست - هردو صاحبان
لغت که سند از همین یک شعر آورده اند مقصود شان
جزین نباشد که اگر بجاے افگندن آب خون ما بیفگنند
نتیجه ظاهر شود که در مصرع اول گذشت - صاحب فرهنگ انندراج
که این را مخصوص بصله از کرده است قابل غور است بیچاره
مصرع ثانی لفظ آر را از خوانده است (اُردو) سیراب کرنا
(۲) دریغ کرنا (رنگین ۲) وه جو آوے میرے گھر میں تو مجھے
جاوے لوٹ ٭ جاؤں گھر اُسکے تو وه مجھسے کرے پانی دریغ

آب فگندن در چیزے (مصدر اصطلاحی) جلا دادن
و رونق بخشیدن دران چنانکه - نظامی گوید (۵)
اگر سایه بر آفتاب افگند ٭ دران چشمهٔ آتش آب
افگند ٭ (اُردو) جلا دینا رونق بخشنا - آب دینا (ظفر ۲)
دانهٔ اشک کو دی عشق نے میرے وه آب ٭ جو
اُسے دیکھتا ہے صاف گہر پاتا ہے ٭ -

آبِ نار (اصطلاح) باضافت ثالث بقول صاحب
بحر عجم (۱) شراب سرخ و بقول صاحب فرهنگ انندراج
(۲) کنایه از اشک خونین - نظامی ۵) ازان نار روشن (?)
تا بوقت بہار ٭ گہے نار خواهد گہے آب نار ٭ (اُردو)
دیکھو آب آتش رنگ -

آبِ نبار (اصطلاح) بلا اضافت ثالث بفتح رابع
بقول صاحب بحر عجم (۱) حوض (۲) تالاب کلانے
که براے ذخیرهٔ آب در قلعه سازند و آن از آب باران
پر شود (اشرف ۵) بسکه می گریم بعشق آتشین بُتحسان را (?)
گشته آتش خانه ها از اشکم آب انبار ها ٭ (اُردو)
حوض (عربی مذکر) (۲) تالاب - (فارسی مذکر) (آتش ۱)
صیاد نے تسلّی بلبل کیواسطے ٭ کنج قفس میں حوض
بھر اہے گلاب کا ٭ (اسند تالاب کیلیے دیکھو لفظ آب کا نمبر)

آب ندا ختن (مصدر اصطلاحی) بقول صاحب بحر عجم
بیرون دادن آب (اشرف ۵) اشکم بدل حزین
نمی گرود بند ٭ این حوض شکسته آب می
اندازد ٭ (اُردو) پانی بہا دینا -

آب ندام (اصطلاح) بے اضافت بقول صاحب

بحر عجم (۱) آدم سفید پوست (۲) تر و تازه اندام (۳)
صاف اندام و باضافت (۴) روشنی و تازگی اندام
(انوری ؎) مجمعے از مخدرات درو * همه آتش لباس
و آب اندام * (اُردو) (۱) گورا چمڑا (مذکّر) (۲)
تنومند (فارسی مُذکّر) موٹا تازه (مذکّر) (۳) بلیغ بدن
(مُذکّر) (۴) جسم کی تازگی اور فربہی تنومندی (مونث)
(رنگین ؎) گورے چمڑے پہ نہیں موقوف خوبی حسن کی *
چاہتے اُسکو نہیں ہم جسمین رعنائی نہو *

آب اندر دہن گردیدن (مصادر اصطلاحی) (ام)
آب اندر دہن گشتن مرادف آب بدہان (ام)
گردیدن باشد (کلیم رباعی) با آنکه پیاله گیر این
بزم منم * ممتاز بلطف ساقی از انجمنم * گیر دہر کس
ز دست ساقی جامے * گردد چو پیاله آب اندر دہنم *

آب اندر سر آمدن (مصدر اصطلاحی) مرادف (ام)
آب در سر آمدن یعنی سر وقت کسے رسیدن
چنانکه صائب گوید (؎) ناگهان آمد چو آبِ
زندگانی بر سرم * زنده ام امروز کاب اندر
سر آمد مرا * بعضے این شعر را مال خسرو
گویند (اُردو) وقت پر پہنچنا بر وقت پہنچنا
(ظفر ؎) نه پہنچا کوئی اپنے پاس پہنچا جب
که وقت اپنا * اجل کو آفرین ہے وقت پر پہنچی
تو یه پہنچی * -

آب اندر شیشه (اصطلاح) بقول صاحب
بحر عجم رنگیست نیم سبز نباتی - خان آرزو
هم ذکر این می کند (اُردو) ہلکا دھانی رنگ -

آبِ انفعال (اصطلاح) باضافت بقول
بہار عرق انفعال - (مرزا جلال اسیر ؎)
به گلشنے که در آمد بجلوه نخل قدش * چو ابر از سر او
آب انفعال گذشت * (اُردو) آب خجلت - آب
ندامت (فارسی - مذکّر) (امیر اللغات) (قلق ؎)
کٹ گیا دل مین فرط غیرت سے * تر ہوا جسم آبِ
خجلت سے * -

آبِ انگور (اصطلاح) باضافت - بقول صاحب
بحر عجم شراب انگوری - (اُردو) آب انگور (فارسی

مذکر) انگوری شراب (مونث) (آتش سے) نشۂ مے مین کُھلی دشمنیِ دوست مجھے ؛ آبِ انگور نے کی آتش پنہان پیدا ؛

آبِ اوبرد (مقولۂ عجم) باضافت ثالث بقول صاحب جامع اللغات آور ابے آبرو کرد و آبروے او ریخت ۔ **مولف** ۔ گوید کہ آب کسے بُردن مصدر اصطلاحی است و این مشتق از ہمان (صفدر سے) برنگ و بوے خود گل بود نازان ؛ مگر حسن عذارت آب او برد ؛ (اردو) عزت لے لی ۔ بے آبرو کر دیا ۔ آبرو اُتاری (رشک سے) ہجر مین برسات جب آئی تو مین نے لاکھ بار ؛ آبروے ابر اتاری چشم دریا بار سے ؛

آبِ اوبریز (مقولۂ عجم) باضافت ثالث بقول صاحب ہفت ۔ رونق و جاہ او ببرو شرمندہ و سیہ رو و بے نور بکن ۔ **مولف** گوید کہ آب کسے ریختن مصدر اصطلاحی است و این مشتق از ہمان است ؛

آب اور ابرد (مقولۂ) باضافت ثالث مرادف آب اوبرد ۔

آبِ ایّام (اصطلاح) باضافت ۔ بقول صاحبان ہفت قلزم و بحر عجم (۱) آفتاب (۲) ماہتاب (اردو) آفتاب اور ماہتاب (فارسی ۔ مذکر) اردو مین مستعمل ہے (میر سے) اک روز بے نقاب ہوا تھا وہ صُبح کو ؛ ابتک ہے آفتاب جہانتاب پر زوال ؛ (صبا سے) یہ وہ فلک ہے کہ جسکے سبب سے عالم مین ؛ نہ ایک چال پہ دورِ روز ماہتاب رہا ؛ ۔

آبِ ایستادہ (استعمال) باضافت ثالث

آبِ ایستدہ بقول صاحب بحر عجم مرادف آب استادہ ۔ و آب ایستدہ مخفف آن (صائب سے) آئینہ کے بچہرہ شبنم فشان سد ؛ چون آب ایستادہ بآب روان سد ؛

آب بآب رساندن (مصدر اصطلاحی) بقول صاحب بحر عجم متصل دادن آب (اردو) پے در پے پانی دینا ۔ لگاتار پانی دینا ۔

بلا فصل پانی دینا

آب باختن (مصدر اصطلاحی) بقول صاحب فرہنگ جہانگیری پیشاب کردن (استاد رودکی ؎) زقلب آنچنان سوے دشمن بتاخت ٭ کہ از ہیبتش شیر نر آب باخت ٭ (اُردو) موت لینا یعنے پیشاب خطا ہونا۔

آبِ بادرنگ (اصطلاح) باضافت ثالث بقول صاحب شمس اللغات مخفّف و مرادف آب بادہ رنگ۔

آبِ بادہ رنگ (اصطلاح) باضافت بقول صاحبان برہان و بحر عجم (۱) اشک خونین و بقول صاحب فرہنگ انند راج (۲) کنایہ از خون (اُردو) اشک خونین (فارسی مذکّر) (۲) خون (فارسی۔ مذکر) (ذوق ؎) ذوق اس پاے نگارین کا جو ہے وصف نگار ٭ اشکِ خونین سے ہے کاغذ کو حنائی کرتا ٭ (رند ؎) یاد کرکے لبِ پان خوردہ کی تیرے سُرخی ٭ خون دل آج پیا ہے کئی چُلّو بھر کر ٭

آب باران (اصطلاح) بقول صاحب بحر عجم۔ موقوف (۱) نام سیرگاہے است از مضافات کابل ۂ باضافت (۲) ماء المطر و بقول صاحب محیط اعظم آبے کہ لطافت خِفّت۔ صفا۔ سرعتِ نفوذ۔ انحدار۔ دارد آب باران است (ناصری ؎) اگرچہ جاے خوش کابل آب باران است ٭ بہشت روے زمین خواجہ سہ باران است ٭ (اُردو) بقول صاحب جامع اللغات (۱) کابل کی ایک سیرگاہ کا نام (۲) مینھ کا پانی مُذکّر۔

آب باری از مژگان کردن (مصدر اصطلاحی) کنایہ از گریستن چنانکہ ظہوری گوید (؎) عمرہا از خوے مژگان آب باری کردہ ام ٭ از نہالِ نخلِ تمنّا نو برے می یابدم ٭ (اُردو)

روتا۔ آنکھون سے اشک برسنا۔ برسانا (داغ) آنکھون سے برستے ہین دُر اشک تمنا ؎ سینہ ہے میرا مخزن آلام جدائی ؎۔

آب باریدن (استعمال) بلا اضافت۔ بقول بہار باریدن باران باشد (مُلّا طاہر غنی ؎) بسکہ بارد بر سر خصم تو آب زندگی ؎ شد زرہ بر پیکر او عاقبت چون آبشار ؎ (اُردو) پانی برسنا۔ مینھ برسنا۔ بارش ہونا۔ پانی پڑنا۔ مینھ پڑنا۔ (آصفیہ ؎) آج گلشن مین کیا فرا گلو مینھ برستا ہے گل کھلا ہوگا ؎۔

آب باریک (اصطلاح) باضافت ثالث بقول صاحب بحر عجم (۱) آب کم (۲) مجازاً بر اندک مایہ توکل و قناعت نیز اطلاق کنند صاحب فرہنگ انندراج گوید کہ بکاف تازی آب کم و کم عمق (سلیم ؎) ہر قدم ضعفم براہ وصل می گردد زیادہ ؎ آب باریکم کہ می آید بجوے تازہ ؎ (دانش ؎) ابر نیسان مایہ دار از آب باریک من است ؎ تہمتم دانش زدریا بے نیاز افتادہ است ؎ (اُردو) (۱) کم پانی تھوڑا پانی۔ (۲) تھوڑے پہ قناعت۔

آب بازہ (اصطلاح) بلا اضافت بقول صاحب بحر عجم شناور (طغرا ؎) طفل اشک از بحر چشمم خود بخود گیرد فرار ؎ آب بازان را تلاش دست و پا تا معبر است ؎ (اردو) تیراک پیراک (مذکر۔ آصفیہ)

آب بازی (اصطلاح) بلا اضافت بقول صاحب بحر عجم شناوری۔ (اردو) بقول صاحب لغات کشوری۔ پانی مین تیرنا۔

آب بالاے سنگ (اصطلاح) بلا اضافت بقول صاحب بحر عجم رنگیست سفید مائل بہ سیاہی (اُردو) سیاہی مائل سفید رنگ (مذکر)

آب بباد دادن (مصدر اصطلاحی) آبرو بر باد کردن چنانکہ ظہوری گوید (؎) داد بباد آب خویش گوہر تاجش ؎ شہ کہ زخاک رہت کلاہ ندارد ؎ (اُردو) آبرو بگاڑنا۔ آبرو

خاک مین ملانا (رشک سے) نظرِ مے کشان سے گرِ گرِ جاے ٭ آبرو خاک مین ملاے شراب ٭ ۔

آب بپاے چیزے بستن (مصدر اصطلاحی)

بقول وارستہ آب دادن و سیراب کردنش (قدسی سے) آن نہالے کہ بنود آب گہر لائق او بست دہقان اجل آب بپا ازتبرش ٭ (اُردو) سینچنا ۔ سیراب کرنا ۔

آب بپاے کسے ریختن (مصدر اصطلاحی)

بقول بہار کنایہ از نوکری و خدمتگاری کردن (مخلص کاشی سے) باغبان انیجانی ریزد بپاسے تاک آب ٭ دخترے دارد کہ عقل و ہوش از سر می برند (باقر کاشی رباعی) در حمّامش بطبیب خاطر دیدم ٭ صد لطف نہان از نگہش فہمیدم ٭ چون طاس ز دیدہ ریختم آب بپاش ٭ چون فوطہ بگرد کمرش گردیدم ٭ (اُردو) نوکری کرنا خدمتگاری کرنا ۔

آب بیہودہ بیختن (مصدر اصطلاحی)

بقول صاحب بحر عجم ارتکاب امر بیہودہ و بے فائدہ کردن (جمال الدین عبد الرزاق سے) عمر کان وقف مدح شان کردم ٭ آب بیہودہ ام بپرویزن ٭ (اُردو) اوقات ضائع کرنا لغو حرکت کرنا (منیر سے) منیر اوقات ضائع کی عبث غزلون کے کہنے مین ٭ ارے نادان مدّاح شہ لولاک ہونا تھا ٭ ۔

آب بپوست افگندن (مصدر اصطلاحی)

نزد اکثرے بالیدنست مطلقاً و ماخذ آن بالیدن دلو و مشک پرآب و بعضے گویند کہ چون میوہ بہ پُختگی رسد آب از جوہر میوہ بپوست آید و پوست از خشکی بہ تری گراید انیہا اطلاق آن بر میوہ دانند والا دل ہو الاقوی طفلے کہ بالغ شود رندان گویند کہ آب بپوست افگند ۔ (بحر عجم) (محمد قلی سلیم سے) آب ہرگہ بپوست افگندہ ٭ شدہ زمزم ز

دلو شرمندہ ۞ (ظہوری - رباعی) این انبہ حلاوت آب در پوست فگند ۞ خشک است زتازہ مغزیش لذّت قند ۞ در دفع گزند تلخکامے حرزے ۞ از ریشۂ او بباز و ذائقہ بند ۞ (اُردو) شگفتہ ہونا - پھولنا - رس ٹپکنا بقول صاحب آصفیہ منی پڑنا - بلوغ کو پہونچنا

آب بپوست انداختن (مصدر اصطلاحی)

بقول صاحب بحر عجم مرادف آب بپوست افگندن (اشرف ۵) میوہ شیرین تر شود چون آب اندازد بپوست ۞ میزند جوش حلاوت آن لب تبخالہ دار ۞ -

آب بجو از کوفتن (مصدر اصطلاحی) بقول

بہار مرادف آب پیرویز پیمودن -

آب بجو بستن (مصدر اصطلاحی) بقول

صاحب بحر عجم آب در جو آوردن (اُردو) ندی مین پانی لانا - (دیکھو پانی بھرنا) (آصفیہ)

(۴۶) آب بجوے تست (مقولہ عجم) بخت

و دولت وحلّ وعقد امور خلائق بدست تست مرادف آب در جوے تست - چنانکہ میر معزی گوید (۵) بجوے تو ہمہ آب روانست ۞ سبز دگر من ہوا جوے تو باشم (اُردو) آپ کے گھر گنگا بہتی ہے آپ بامراد ہین -

آب بجوے داشتن (مصدر اصطلاحی) (۴۸)

مرادف آب در جوے داشتن چنانکہ ظہوری گوید (۵) خوش تازہ شد آن نہال دلجوے ۞ آب مژہ ام بجوے دارد ۞

آب بچشم آمدن (مصدر اصطلاحی)

بقول بہار (۱) آمدن آب بچشم باشد - و بقول صاحب فرہنگ انندراج (۲) حرص وطمع نمودن بچیزے (صائب ۵) ترا نہ گریۂ ارباب درد رنجے نیست ۞ مگر بچشم تو از زور خندہ آب آید ۞ مؤلف گوید کہ آب بچشم آمدن عامست خبر اسے رنج وخوشی

ہر دو (اُردو) (۱) عام معنون مین آنکھ مین آنسو ڈبڈبانا۔ آنکھ مین آنسو ڈبڈبا آنا۔ آنکھین بھر آنا۔ آنکھین ڈبڈبانا۔ (قلق ؎) ہونٹ دانتون تلے دباے ہوے ٭ آنسو آنکھون مین ڈبڈباے ہوے ٭ (ولہ ؎) مطلب دل زبان پر لائے ٭ آنسو آنکھون مین ڈبڈبا آئے ٭ (داغ ؎) چوٹ دل کی وہین اُبھر آئی ٭ جب ہنسی آئی آنکھ بھر آئی ٭ (میر ؎) نظر اسے ابر اب مت آمبادا ٭ کھین میری بھی آنکھین ڈبڈبائین ٭ خاص معنون مین اشک شادی سے چشم ترکرنا (مومن ؎) آبرو رہ گئی مرنے کی کہ روتے تو ہین وہ ٭ اشک شادی ہی سے گو چشم کو ترکرتے ہین (۲) حرص کرنا لالچ کرنا۔

آب بچشم آوردن (مصدر اصطلاحی) آب بدیدہ شدن و رقت کردن چنانکہ سلمان ساوجی در مرثیہ گوید (؎) خواہشت آب بست و ماہی آوریم اینک بچشم ٭ خاکسار آنکس کہ بادریا و آبش ماجراست ٭ (اُردو) آبدیدہ ہونا۔ آنکھ مین آنسو بھر لانا (مصحفی ؎) کون اُٹھ گیا ہے پاس سے میرے یہ مصحفی ٭ روتا ہون زار زار پڑا آبدیدہ ہون ٭ (مومن ؎) پھر تو اشک آنکھونین وہ بھر لائے ٭ یہ سخن رو کے زبان پر لائے ٭ (قلق ؎) کبھی آنکھون مین آنسو بھر لانا کبھی تیوری چڑھا کے دھمکانا ٭

آب بچشم گردیدن (مصدر اصطلاحی) بقول صاحب بحر عجم (۱) آب حسرت بچشم آمدن و بقول صاحب فرہنگ اندراج (۲) حرص طمع نمودن بچیزے (غنی ؎) بسے مشکل بود دل کندن از خوبان پس از الفت ٭ ہنوز آب از غم یوسف بچشم چاہ می گردد ٭ (صائب ؎) ہمیشہ آب بچشم پیالہ می گردد ٭ جبین بہ ہر خرابات

بسکہ نورانیست ۔ ۳۱) بہ تحقیق مؤلف۔ استعمال
این بمعنی حقیقی ہم باشد یعنے آمدن آب در چشم
چنانکہ صائب گوید (ﮯ) زخط نشد دل سخت تو
مہربان ورنہ ۔ بچشم آینہ زین دود آب می
گردد ۔ (ولہ ﮯ) زخیرہ چشمی من آفتاب می
لرزد ۔ کنون زذرہ بچشم من آب می گردد ۔
(ولہ ع) آب می گردد بچشم از خندۂ بے
اختیار ۔ (اردو) (۱) دیکھو آب بچشم آمدن
(۲) حرص کرنا۔ لالچ کرنا (۳) آنکھ مین پانی آنا

آب بچہرہ ریختن (مصدر اصطلاحی) بقول
صاحب فرہنگ انندراج کنایہ از بیدار کردن
کسے (صائب ﮯ) زہوش برد چمن را چنان
نظارۂ تو ۔ کہ شبنم آب اگر زد بچہرۂ گل ریخت (اردو)
دیکھو آب بر چہرہ ریختن۔

آب بچیزے بستن (مصدر اصطلاحی) بقول
صاحب بحر عجم مرادف آب دادن بچیزے
(فطرت ﮯ) بوے جان می شنوم از چمن
زخم مگر ۔ آب حیوان بدم خنجر قاتل بستند ۔
(سلیم طہرانی ع) ما گلزار معانی آب گوہر بستہ ایم

آب بچیزے دادن (مصدر اصطلاحی) بقول
صاحب بحر عجم (۱) سیراب کردن آنچیز (۲)
آبگیری کردن چون آب بہ تیغ دادن (مؤلف)
(۳) انزال کردن (طالب کلیم ﮯ) دہر کا مست
ندہد مفت کہ امید گلاب ۔ تا نیامد بمیان آب
بگلزار نداد ۔ (اردو) (۱) سیراب کرنا۔ آب دینا
(۲) آب دینا یعنے تیز کرنا (۳) منزل ہونا
(آصفیہ) (ذوق ﮯ) دے گر چمن کو گریۂ مستانہ
میرا آب ۔ بیضون سے بلبلون کے ہو پیدا
بط شراب ۔ (ظفر ﮯ) اگر دیتا ہے اپنی تیغ
کو وان آب وہ قاتل ۔ تو جانباز محبت جان
سے یان ہاتھ دھوتے ہین ۔

آب بچیزے داشتن (مصدر اصطلاحی)
بقول صاحبان بحر عجم و فرہنگ انندراج مرادف
آب بچیزے دادن کہ گذشت۔ دیگران

ذکر این نہ کردہ اند وسند استعمال
ہم بنظر نیامد۔

آب بچیزے رفتن (استعمال) چنانکہ آب
بباغ یا بہ کشت یا بہ درخت رفتن کہ سیراب
کردن آب است آنرا۔ چنانکہ ظہوری گوید ؎
آبے کہ رود بباغ آنروے ⁂ از چشمۂ ماہ و
آفتاب است (اردو) پانی پہنچنا۔

آب بچیزے گرفتن (استعمال) گرفتن
آب در چیزے باشد بدہان یا بآبخور چنانکہ
مرزا طاہر وحید گوید (؎) نامش چو بر زبان
گزرانم لبان ابر ⁂ شیرین شود اگر بدہان
گیرم آب تلخ ⁂ (اردو) پانی منھ مین یا
کسی ظرف مین لینا۔

آب بخاک آمیختن (استعمال) سرشتن
خاک (فیضی ؎) بس آب بخاک غم در آمیخت
کین باد در آتشم در آمیخت ⁂ (اردو)
مٹی گوندھنا۔ سانا۔

آب بدست کسے ریختن (مصدر اصطلاحی)
بقول صاحب بحر عجم خدمت کسی کردن و
نوکر و ملازم شخصے بودن (صائب ؎)
مرا سنگین دلے در پیچ و تاب تشنگی دارد ⁂
کہ آب زندگی زلفش بدست شانہ می
ریزد ⁂ (اردو) نوکری کرنا۔ نوکر ہونا۔
(آصفیہ (غالب ؎) غالب وظیفہ خوار ہو
دو شاہ کو دعا ⁂ وہ دن گئے کہ کہتے تھے
نوکر نہین ہون مین ⁂۔

آب بدست کسے کردن (مصدر اصطلاحی)
بقول صاحب بحر عجم مرادف آب بدست
کسے ریختن ⁂۔

آب بدل مشود (مقولہ عجم) بلا اضافت
و بفتح باء موحدہ و کسر دال مہملہ بقول
صاحب شمس مہر دی کہ در دل می افتد
یعنے دل سرد می شود (اردو) دل بجھتا ہے
اسکا مصدر دل بجھنا یعنے طبیعت افسردہ ہونا

دل بڑ مردہ ہونا (آصفیہ امیرؔ) شام سے کچھ بجھا سا رہتا ہے ؛ دل ہوا ہے چراغ مفلس کا ؛-

آب بدہان آمدن (مصدر اصطلاحی)

بقول بہار کنایہ از کمال رغبت وشوق چون آدمی بعض طعم ترش را می بیند آلیش در دہان می آید (اُردو) رال ٹپک پڑنا - رال ٹپکے پڑنا - جی بھر بھر آنا - جی للچانا - (آصفیہ) مُنھ مین پانی بھر آنا (مومنؔ) مُنھ مین کیا اس خم صہبا کے بھر آیا پانی ؛ تیرے لب سے جو لبِ ساغر سرشار ملا ؛

آب بدہان آمدہ (مقولہ) بقول صاحب بحر عجم کمال شائق ومشتاق چیزِ مرغوب مُولّف گوید کہ این مشتق است از اصطلاح ماضیہ (اُردو) للچایا ہوا - فی البدیہہ نظم طباطبائیؔ ساقیا خالی نہ جائے ابر یہ آیا ہوا ؛ آج تو کچھ میکشون کا جی ہے للچایا ہوا ؛

آب بدہان آوردن (مصدر اصطلاحی)

بقول بہار متعدی آب بدہان آمدن - (کمال خجندؔ) پارسا از لب ساغر بدہان آرد آب ؛ دیگران را زمے ونقل چرا توبہ دہد (اُردو) مُنھ مین پانی بھر بھر لانا - (جرأتؔ قطعہ) ہے آینہ بد نظر پر یرو ؛ خوش اس سے نہین نظر ملانی ؛ رُخ دیکھ ترا یہ صاف دیدہ ؛ بھر بھر لاتا ہے مُنھ مین پانی ؛

آب بدہان گردیدن (مصدر اصطلاحی)

بقول صاحب بحر عجم (۱) مرادف آب از دہان رفتن وبقول صاحب فرہنگ انندراج (۲) حرص وطمع نمودن بچیزے (اشرفؔ) از خرامیدن شیرین تو با مُدّعیان ؛ دیدہ را آب ز حسرت بدہان می گردد ؛ (اُردو) مُنھ مین پانی بھر آنا (معروفؔ) بھر آیا مُنھ مین آیینے کے پانی ؛ سحر دیکھا جو مین سرکار کا مُنھ ؛-

آب بدہان گرفتن (استعمال) (۱) گرفتن آب بدہان و بقول صاحب فرہنگ انند راج (۲) تجرّع نمودن (۳) نوشیدن آب مولّف گوید کہ معنی سوم در استعمال عجم بنظر نیامدہ (طاہر وحید سـ٥) نامش چو بر زبان گذرانم بسان ابر ❊ شیرین شود اگر بدہان گیرم آب تلخ ❊ (اُردو) (۱) مُنھ مین پانی لینا (۲) کلّی کرنا۔ (۳) پانی پینا۔

آب بدہن کشیدن (مصدر اصطلاحی) بقول صاحب بحر عجم مضمضہ کردن (ابوطالب کلیم سـ٥) عاقبت زاہد سر در قدح باده نہاد ❊ بسکہ عادت بدہن آب کشیدن دارد ❊ (اُردو) کلّی کرنا۔ (بحر سـ٥) اُسکے دانتون کا یہ عالم ہے کہ کُلّی کی کبھی ❊ موتیون نے آب یہ پائی کہ دریا بڑھ گیا ❊۔

آب بدیدہ (استعمال) بلا اضافت صفت کسے کہ چشم او نمناک باشد چنانکہ صائب گوید (سـ٥) بدیدہ آب اگر آفتاب می گردد ❊ دل از نظارۂ روے تو آب می گردد (اُردو) آبدیدہ بغیر اضافت ثالث۔ بقول امیر وہ شخص جسکی آنکھ ڈبڈبائی ہوئی ہو۔ (بحر سـ٥) یہ ضعف ہے کہ آہ بلب نارسیدہ ہے ❊ یہ رشک ہے کہ آینہ بھی آبدیدہ ہے ❊۔

آب برآتش ریختن (مصدر اصطلاحی) بقول بہار و ناصری (۱) کنایہ از تسکین دادن (۲) غضب فرو نشاندن و بقول صاحب فرہنگ انند راج (۳) فرو نشاندن آتش نیز و این استعمال است (ابوطالب کلیم سـ٥) براے سوختن آمادہ ام چنانکہ کسے ❊ اگر برآتش من آب ریخت روغن شد ❊ (سعدی سـ٥) ساقی سیمتن چہ خسپی خیز ❊ آب شادی برآتش غم ریز ❊ (اُردو) آگ بجھانا تینون معنین کہا جاتا ہے۔ (۱) تسکین دینا (۲) غُصّہ فرو کرنا (۳) آگ بجھانا۔ (مومن رباعی[1])

آتش دل زار مین لگائی اُسنے ٭ پرسون
جان حزین جلائی اُسنے ٭ پھینکا مجھ پر کل
اختلاطًا پانی ٭ بھڑکی ہوئی آگ کیا بجھائی
اُسنے ٭ (فقرہ امیر (۲)) یہ آگ تمھین بجھاؤ گے
تو بجھے گی۔ دونون کے مزاج جھلّے ہین،،
(قلق ۵۳) دوڑو لوگو بجھاؤ آگ لگی ٭ جلد
پانی منگاؤ آگ لگی ٭

آب بر آتش زدن (مصدر اصطلاحی)
مرادف آب بر آتش ریختن (بحر عجم) (نغانی
۱ھ) آبے بر آتش دل ما ہیچکس نزد ٭
چندان کہ پیش محرم و بیگانہ سوختیم ٭ (سراج الدین
راجی ۵۲) سرو ماز و آتش دوزخ بجوشش
آنکہ او آبے بر آتش می زند ٭ صاحب
فرہنگ انجمن آرائے ناصری گوید کہ این
اصطلاح کنایہ از شراب خوردن ہم باشد (اُردو)
دیکھو آب بر آتش ریختن۔ ترجمہ معنی آخر
شراب پینا۔

آب بر آتش می بافد این مثلے است
کہ فارسیان بر موقع تہمت می زنند چنانکہ بیدل
گوید (ھ) کباب شد عدم ما ز تہمت ہستی ٭
بر آتشے کہ نداریم آب می بافد ٭ (اُردو) اتہام
کرتا ہے۔ اتہام لگاتا ہے تہمت جوڑتا ہے۔
(داغ ھ) کہان وہ زہرہ جبین داغ پاکباز
کہان ٭ فرشتہ پر بھی یہ لوگ اتہام کرتے ہین ٭
(فقرہ امیر) مجھ پر عبث اتہام لگاتے ہو مین
نے تو تمہارا نام بھی نہین لیا،،۔

آب بر آذر انداختن (مصدر اصطلاحی)
تسکین و دلاسا دادن چنانکہ حزین گوید ھ
بدلاسائیم ز غنچہ تر ٭ مگر آبے بر آذر
اندازی ٭ (اُردو) آگ بجھانا دیکھو آب
بر آتش ریختن۔

آب بر آئینہ ریختن (مصدر اصطلاحی)
بقول صاحب بحر عجم مرادف آب از پے
ریختن (محسن تاثیر ھ) رفتی و گریہ بحال

دل بریان کردم ٭ آب برآینہ ریزند قفاے سفری ٭ ۔

آب برآینہ زدن (مصدر اصطلاحی) بقول صاحب بحر عجم مرادف آب از پے ریختن (نظام دست غیب ؎) دیدہ را تر کنم از اشک چو رفتی ز برم ٭ در قفاے سفری آب برآینہ زنند ٭ (اُردو) صاحب امیر اللغات فرماتے ہین کہ بعض مسلمان عورتون مین بھی یہ رسم تھی کہ جب کوئی عزیز سفر کو جانے لگتا تو اُسکی پیٹھ کو آینہ دکھاتی تھین اور یہ ٹوٹکا تھا کہ مسافر خیریت سے پھر گھر آئے اسکو آینہ دکھانا کہتے تھے۔

آب بر بنیاد بستن (مصدر اصطلاحی) بقول صاحب بحر عجم در صدد خرابی خانہ بودن (تاثیر ؎) آب می بندی ز سیل تا چند بر بنیاد تن ٭ بر سر خود میکنی این خانہ را ویران چرا ٭ (اُردو) مکان کی بنیاد مین پانی بھرنا یعنی مکان گرانیکے درپے ہونا ٭ ۔

آب بر پاے چیزے بستن (مصدر اصطلاحی) بقول صاحب بحر عجم آب دادن و سیراب کردنش (اُردو) سیراب کرنا۔ سینچنا۔ (آصفیہ)

آب بر پاے کسے ریختن / **آب بر پاے کسے کردن** (مصادر اصطلاحی) بقول صاحب بحر عجم مرادف آب بدست کسے ریختن (مع ؎) از سر انکار یک لحظہ نظر بالا نکرد ٭ سالہا ہر چند آب از دیدہ بر پا ریختم ٭ ۔

آب بر جا خشک ماندن (مصدر اصطلاحی) (العر) منجمد شدن آب چنانکہ صائب گوید (؎) ز حیرت آب چون آینہ بر جا خشک می ماند ٭ بہر گلشن کہ گرد د جلوہ گر سرو خرامانش ٭ (اُردو) پانی جم جانا ۔

آب بر چہرہ ریختن (مصدر اصطلاحی) بقول صاحب بحر عجم بیدار و ہوشیار ساختن (اردو) جگانا بیدار کرنا۔ ہوشیار کرنا۔

آب بر چیزے بستن (مصدر اصطلاحی)

بقول صاحب بحر عجم مرادف آب بر پاے
چیزے بستن (ظہوری ؎) نمی دانم چہ آبت
این کہ بر کشتِ جگر بستم ٭ کزان جز خوشہ ہاے
دانۂ اخگر نمی خیزد ٭۔

آب بر چیزے گذشتن (استعمال) سیراب
وتر شدن آنچیز باشد چنانکہ جامی گوید (؎
در چمن چون بہواے قدِ او گریہ کنم ٭ آب
چشمم ہمہ بر سرو و صنوبر گذرد (اُردو) پانی گذرنا
تر ہونا۔ سیراب ہونا۔

آب بر چیزے نشستن (مصدر اصطلاحی)
بقول صاحب بحر عجم قرار دادن آب براے
سیرابی آن و بہ تحقیق۔ مؤلف۔ قرار گرفتن
آب و سیراب کردن چیزے را۔ (مخلص کاشی
؎) نے ہمین از جوے شمشیرت گلویم تر نشد ٭
آب پیکانِ تو ہرگز بر دلم نہ نشستہ است (اُردو)
پانی ٹھہرنا۔ سیراب کرنا۔

آب بُرخ باز آوردن (مصدر اصطلاحی)
بقول بہار کنایہ از رونق رفتہ باز آوردن۔
(حافظ ؎) گریہ آبے بُرخ سوختگان باز آورد ٭
نالہ فریاد رس عاشق مسکین آمد ٭ (اُردو) گئی
ہوئی رونق پھر لانا (فی البدیہہ داغ (ع) گئی
رونق کو پھر لائی بہار تازہ گلشن مین ٭۔

(۱) **آب بُرخ ریختن** (مصادر اصطلاحی) بقول
(۲) **آب بُرخ زدن** بہار مرادف آب بر چہرہ
ریختن (کلیم ؎) بعد عمرے کہ بخوابِ مستی
بیدل آمد ٭ گریہ آبے برخم ریخت کہ بیدار
شدم ٭ (ولہ ؎) آبے ز آبلہ بُرخ پاے
خفتہ زن ٭ باید ز پیش رفت حریفان خبر
گرفت ٭۔

آب برخسار زدن (مصدر اصطلاحی)
مرادف ماضیہ (صائب) خواب نازِ گل گران
تر شد ز نکہتِ بلبلان ٭ ہر قدر شبنم برخسارِ
گلستان آب زد ٭

آب بردار (اصطلاح) بقول صاحب بحر عجم

سخنے کہ صدق و کذبش غیر معلوم باشد (اُردو) مشتبہ بات۔

(۴) **آب برداشتن** (استعمال و اصطلاح) (۱) حاصل کردن آب (۲) ہمراہ گرفتن آب چنانکہ ظہوری گوید (ملہ) زاشکِ نا امیدی گرچہ دریا کردہ ام صحرا ٭ ازان ابرسے کہ بر میدارد آب امید می بارو ٭ (صائب ملہ) مرا ز برگ سفر شوق کعبہ غافل کرد ٭ مگر چو آبلہ در راہ آب بردارم ٭ (صائب ملہ) دلا رہے چو بیابان مرگ ریش است ٭ بگو بہ آبلۂ پا کہ آب بردارو ٭ چون کسے بسفر می رود و در راہ بہم رسیدن آب دشوار می نماید مسافران آب ہمراہ می گیرند و فارسیان گویند کہ آب بردارید یعنی آب با خود گیرید و این مقولہ عجم از ہمین مصدر مشتق است چنانکہ سندش در کلام آخرین صائب گذشت۔ (اُردو) (۱) پانی حاصل کرنا۔ (۲) پانی لے چلنا۔ پانی ساتھ لینا۔

(۵) **آب برداشتنِ آبلہ** (اصطلاح) تازہ شدن آن یعنی از تعب پیادہ روی آبلہ در پا افتد و پس ازان از آب پر میشود و خیلے زحمت می بخشد۔ سندش از اسناد اصطلاح ماضیہ من جبہ بدست می آید (اُردو) آبلہ بھرنا (داغ ملہ) اگر آبلہ ہے بھرا ہوا تو ہر ایک داغ جلا ہوا ٭ جسے ہمنے سینہ میں دی جگہ نہ وہ دل سے خوش نہ جگر سے خوش ٭۔

آب برداشتن از چیزے (مصدر اصطلاحی) بہار ذکر این می کند و بحوالہ اصطلاح نظر داشتن بر چیزے می فرماید کہ کنایہ از تماشا کردن چیزے است و بہ تحقیق۔ **مؤلف**۔ مقصودش از استفاضہ باشد چنانکہ صائب گوید (ملہ) خوشا چشمے کہ بر روے عرق ناکے نظر دارد ٭ خوشا ابرے کہ آب از چشمۂ خورشید بردارد (ظہوری ملہ) عجب کہ خضر زشرم فنا نگردد آب ٭ سبو آب زسر چشمۂ بقا برداشت ٭ درراے **مؤلف**

اگر آب برداشتن را باچشمہ یا جوے یاچاہ
مخصوص کردہ شود چنانکہ درکلام ظہوری واقع
است معنی حقیقی آن گرفتن آب است۔ گاہے
از آن معنی استفاضہ ہم میتوان گرفت و معنی تماشا
کردن را حاجت صلہ نیست چنانکہ خود مولف
از کلام خود استعمالش را نشان می دہد (ف)
آب وجاروبے من از مژگان کشم در راہ شوق ؎
گر بود چشمے کہ او از دور بہ بیند آرد
آب (اردو) دیکھنا نظارہ کرنا مستفید ہونا
مستفیض ہونا (صابر ف) کون کر سکتا ہے گھر بیٹھے
نظارہ حسن کا ؎ ہے نظر بازون مین یہ ہم سب سے
بہتر آئینہ ؎ (آصفیہ) (حضور آصف) چشم
مشتاق کو بس دیکھکے آنکھین نہ نکال ؎ یہ
تو کرتی ہے ترے رخ کے نظارے پیا سے
(۲) ندی یا کنوین یا حوض یا تالاب
سے پانی لینا

(ف) **آبِ برداشتنِ جراحت** (مصدر اصطلاحی)
تازہ شدن زخم چنانکہ محمد علی بیگ جویا گوید
(ف) اگر در گریہ خود داری کنم چشمم خطر دارد ؎
ز ضبط اشک ترسم این جراحت آب بردارد ؎ (اردو)
زخم ہرا ہو جانا۔ پانی چرانا (آصفیہ۔ نکہت ف)
جراحت خوردہ کس کی تیغ دزدیدہ نگہ کا ہے ؎
جو ضبط اشک سے زخم جگر پانی چراتا ہے ؎

آب برداشتنِ زخم (مصدر اصطلاحی۔)
بقول صاحب بحر عجم۔ مرادف ماضیہ (طالب آملی)
ف) ز بار منت احسان دریا ابر نیسانی ؎ کند
افغان چو مجروحے کہ زخمش آب بردارد ؎

آب بردستِ کسے ریختن (مصدر اصطلاحی)
مرادف آب بدست کسے ریختن چنانکہ صائب گوید
(ف) روزگاریست کہ در دیر مغان می ریزد ؎
آب بردست سبو گریہ مستانہ ما ؎ (بہار عجم)

آب بردستِ کسے کردن (مصدر اصطلاحی)
بقول صاحب بحر عجم مرادف آب بدست کسے
ریختن (طغرا ف) چون نمد پوش شدی خدمت

قیصر نکنی * آب چون آینه بر دست سکندر
نکنی * (بہار)

(۵۱) آب بردن از چیزے (مصدر اصطلاحی)

(۱) آب گرفتن از چیزے - چاه باشد یا حوض
یا چشمه - گویند که فلان کس آب از حوض برد
(۲) بے آبرو کردن آن را (خسرو نثر) چنانکه
کوثر آب از و برده بلکه آن حوض آب از
کوثر برده" (واصف بخاری سه) چشم بگریه
آمد و از ابر آب برد * لعلت بخنده آمد و
قدر گہر شکست * (اردو) (۱) کنوین یا ندی
یا حوض سے پانی لیجانا (۲) کسی چیز کو بے
رونق کردینا (دیکھو آب از چیزے بردن)

آب بردنِ چیزے (مصدر اصطلاحی)

بقول صاحب بحر عجم (۱) نہایت اشکال و
استعجاب و استغراب آن - مولّف -
با مبالغه اتفاق ندارد اشکال و استعجاب
و استغراب محض از استعمال زبا ندانان
عجم پیدا است (۲) بہار این را مرادف
یخ بسیار آب شدن گوید - و آن بقولش
مثلے است کنایه از کار بمشقت و تعب بسیار
صورت گرفتن (عبد الغفور نیردی سه) از
گریه کارخانه دل کے شود تمام * تعمیر این
خرابه بسے آب می برد * (اسد حسین خالص
سه) پایمال خلق گشتن اندک آبے می برد *
گر نداری طاقت این کار را از پل قرض
کن * (اردو) تعجب خیز ہونا حیرت انگیز
ہونا (۲) بہت دشواری کے ساتھ کام ہونا
صاحب لغات کشوری نے آب بردن کا
ترجمہ بے رونق کرنا لکھا ہے - مولّف
کی رائے مین وہ اصطلاح ماضیه سے متعلق ہے

(۵۲) آب بردن چیزے را (مصدر اصطلاحی)

غرق کردن آب آنرا و معدوم شدن آن
چنانکه ظہوری گوید (سه) زود پندارم که
خواہد معذرت را آب برد * کرده طوفان

شر مساری گریہ می آید مرا* (اُردو) ڈبونا ۔ خاک مین ملانا۔ (جرأت ؎) سمجھ کے دیکھا تو بیجا تھا سب گِلہ دلکا* کہ چشم نم نے ڈبویا معاملہ دلکا* (غالب ؎) کی ہم نفسون نے اثر گریہ مین تقریر* اچھے رہے آپ اُس سے مگر مجھکو ڈبو آئے*۔

آب بردنِ زخم
(مصدر اصطلاحی) بقول صاحب بحر عجم مرادف آب برداشتن زخم (سعید اشرف ؎) ہمچو زخم کہنہ کز آب بردن واشود* غنچۂ نشگفتہ شد از موجۂ انہار گل*

آب بردنِ ماجرا
(مصدر اصطلاحی) بقول بہار کنایہ از عرض وطول عظیم داشتن ماجرا وصعوبت وسختی داشتن آن است خان آرزو در چراغ ہدایت گوید کہ کنایت از نہایت اشکال واستعجاب واستغراب حالتے باشد صاحب فرہنگ انندراج راباہر دو اتفاق ہمرشتہ از کلام محسن تاثیر سند گیرند وہو ہذا (؎) غیر از براے یار رئے تاب می برد* این ماجرا ببین چہ قدر آب می برد* مُوَلِّف گوید کہ ادّعاے ہر سہ آب درمیان دارد کہ ماجرا را ازین اصطلاح تعلقے نیست وتخصیص ماجرا را تعمیم اصطلاح (۔آب بردن چیزے۔) باطل می کند۔ (اُردو) دیکھو آب بردن چیزے

آب بر دیدہ زدن
(مصدر اصطلاحی) بقول صاحب بحر عجم بیدار وہوشیار ساختن (حافظ ؎) بخت خواب آلود ما بیدار خواہد شد مگر* زان کہ زد بر دیدہ آبے روے رخشان شما* (اُردو) دیکھو آب بر چہرہ ریختن۔

آب بر رُخِ آئینہ ریختن
(مصدر اصطلاحی) بقول بہار مرادف آب بر آیینہ زدن (طغرا ؎) کوے تو منزل گہست در سفر آشنا* بر رُخ آیینہ آب از پے بیگانہ ریز*۔

آب بر رُخ افشاندن
(مصدر اصطلاحی) مرادف آب بر دیدہ زدن باشد چنانکہ صاحب گوید

(۵۱)

(ہ) می کند اشک ندامت خواب غفلت را علاج ❊ گریہ کردن بر رُخ مدہوش آب افشاندن است

آب بر رُخ باز آوردن (مصدر اصطلاحی)

بقول صاحب بحر عجم رونق رفتہ باز آوردن کہ مرادف آب برخ باز آوردن باشد۔

آب بر رُخ ریختن (مصدر اصطلاحی) بقول صاحب فرہنگ انندراج مرادف آب بر دیدہ زدن۔

آب بر رُخ زدن (مصدر اصطلاحی) بقول صاحب بحر عجم مرادف آب بر دیدہ زدن۔ (بابا فغانی ہ) پیش خورشید رخت گل رفتہ بود از حال خویش ❊ بر رخش ابر بہاران از ترحم آب زد ❊۔

آب بر رُخسارہ زدن (مصدر اصطلاحی) مرادف آب بر رُخ و دیدہ زدن چنانکہ ظہوری گوید (ہ) گر بمغز فتنہ گاہے دہر خوابے سر دہد ❊ آب بر رخسارہ از خونِ دماغ خود زنند ❊۔

آب بر رُخ کار آوردن (مصدر اصطلاحی) بقول صاحبان بہار و فرہنگ انندراج کنایہ از رونق رفتہ باز آوردن کہ مرادف آب برخ باز آوردن باشد۔ مولف۔ گوید کہ این مرادف آب بروے کار آوردن است یعنی رونق وخوبی در کار پیدا کردن۔ سند بہار۔ سند او ہائے مولف خاکسار (محمد علی افسر ہ) ایستون را می کند گلگون ز خونِ کوہکن ❊ عشق اگر خواہد کہ کہ آبے برُخ کار آورد ❊۔

آب بر رو بستن (مصدر اصطلاحی) بقول وارستہ (۱) آب دادن و سیراب کردن (۲) باز داشتن آب ہم (اُردو) (۱) سینچنا۔ سیراب کرنا (۲) پانی روکنا۔ پانی بند کرنا۔

آب بر رو زدن (مصدر اصطلاحی) مرادف آب بر دیدہ زدن چنانکہ خواجہ آصفی گوید (ہ) گر یہ شست امشب ز چشم کحل خواب عافیت ❊ آب بر رو طفل را در عین خواب خوش زدم ❊

(۵۵) (۵۶)

آب بر روے آب دویدن (مصدر اصطلاحی)

بقول بہار (۱) رونق بر رونق و بقول صاحب فرہنگ اندراج (۲) پیاپے آب دادن بہار سند که بہار از کلام صائب پیش می کند قابل غور است (؎) پئے شکستنِ دل قطرۂ زن چو حباب ۔ کہ ہمچو جوے توانی بر روے آب دوید ۔ از کلیات صائب مصرع ثانی باختلاف جزئی بدست می آید ۔ ع کہ ہمچو موج توانی بروے آب دوید ۔ ۔ در بعض نسخ بجاے لفظ موج ـ موے نوشتہ ۔ و شارح علیہ الرحمہ برحاشیہ بہار عجم می نویسد کہ بہار سندے کہ از وارستہ نوشتہ است سند بر روے آب دویدنست نہ سند آب بر روے آب دویدن فتامّل ،، مولف ۔ گوید کہ بہار این اصطلاح را از ہمین شعر بدست آوردہ و کاتب دیوانے کہ پیش نظر داشت لفظ توانی را تو آبے نوشتہ باشد ۔ اندرینصورت اگر از معنی کار نہ گیریم الفاظ کتابت ہمین اصطلاح را پیدا می کند بہ تحقیق **مولف** ۔ آب بر روی آب دویدن مصدر اصطلاحی است و زباندانان عجم تصدیق آن می کنند ۔ و سندے دیگر از جامع اللغات بدست می آید اتا نمی کشائیم کہ مال کیست (؎) چو از نامہ براین بشارت رسید ۔ یکے آب بر روے آتش دوید ۔ (اردو) (۱) رونق دو بالا ہونا (۲) پے در پے پانی دینا پے در پے سینچنا ۔ لگاتار پانی دینا ۔

آب بر روے چیزے بستن (مصدر اصطلاحی)

بقول صاحب بحر عجم مرادف آب بر رو بستن (ظہوری ؎) در چمن از طراوت یمنش ۔ آب بر روے ارغوان بستیم (ولہ ؎) ظہوری بستہ بر روے دعا آب اثر آرے ۔ بسبر سبزی بشارت باد کشت مدعائے را ۔

آب بر روے زدن (مصدر اصطلاحی) بقول صاحب بحر عجم مرادف آب بر دیدہ زدن ۔ (صائب ؎) صبح بیداری ندارد در پے این

خواب گران ٭ ورنہ طوفان بارہا بر روے
بختم آب زد ٭ ۔

آب بر روے کار آمدن (مصدر اصطلاحی)
بقول بہار کنایہ از رونق رفتہ باز آمدن و بہ تحقیق
مولف ۔ درست شدن کار چنانکہ در مبحث آب
بروے کار آمدن می آید ۔

آب بر روے کار آوردن (مصدر اصطلاحی) (۷۵)
مرادف آب بر روے کار آوردن (مع ۵)
ہر کہ زین خاک جان سلامت برد ٭ آب
بر روے کار خویش آورد ٭

آب بر روے کسے بستن (مصدر اصطلاحی)
بقول بہار باز داشتن آب (شفیع اثر ۵)
آب بر روے امام خویش بستند آن سپاہ ٭
پس بآب تیغ شستند از جنبش گرد
راہ ٭ (اُردو) پانی روکنا ۔ پانی بند کرنا

آب بر سر راہ ریختن (مصدر اصطلاحی) (۷۵)
آب پاشیدن ۔ باشد چنانکہ جامی گوید (۵)
مریزا ے ابر دیدہ آب حسرت بر سر راہش ٭
کہ دور او لے سم آ سپش ز آسیب چنین گلہا ٭ (اُردو)
آبپاشی کرنا ۔

آب بر کسے بستن بقول بہار (۱) باز
داشتن آب (فغانی ۵) بعمر رفتہ راضی باش
ملک جاودان کم خواہ ٭ کہ آب زندگانی بر
سکندر زین گنہ بستند ٭ و بہ تحقیق **مولف**
(۲) مرادف آب بر چیزے بستن ہم ۔ چنانکہ ظہوری
گوید (۵) کسے گشتہ از نخل جان بہرہ یاب ٭
کہ از جوے مہرت بر و لبستہ آب ٭ (اُردو)
(۱) پانی روکنا ۔ پانی بند کرنا ۔ صاحب فرہنگ
آصفیہ پانی باندھنے کی تعریف مین فرماتے
ہین کہ پانی روکنا زراعت کیواسطے بہتے
پانی کو بند کرنا ہے ۔

(۵۶) **آب بر گرفتن** (استعمال) حاصل کردن
آب ۔ چنانکہ خسرو گوید (نثر) کہ سبے گفت تا او
آبے از آب گنگ بر نتواند گرفت (ظہوری ۵)

تر زبان گردید خضر انا العطش گویان تست ؛
زاد راہ تفتہ جانی آبحیوان برگرفت ؛ (اُردو)
پانی حاصل کرنا۔

آب برلب بستن (مصدر اصطلاحی) مرادف (۲۰)
معناے اول آب برکسے بستن۔ چنانکہ سلمان
ساوجی گوید (ع) برلب جوے علی تا آب
دلجوے فرات ؛ بستہ شد زانروز باز افتاد
آب از چشمہا ست ؛۔

آب برلب چکانیدن (مصدر اصطلاحی)
بقول صاحب بہار بحالت نزع و بیہوشی قطرۂ
آب بدہان چکانیدن (آملی خراسانی ع) کسے
کو برلبم آبے چکاند نیست جز دیدہ ؛ ز بخت
بدبود آنہم بصد خون جگر حاصل (اُردو) دیکھو
آب از پنبہ ریختن۔

آب برلب رسانیدن (مصدر اصطلاحی) (۲۱)
سیراب کردن چنانکہ محتشم کاشی گوید (ع)
تشنۂ را کز تمنا عاقبت می سوختی ؛ آب از بازیچہ اش
برلب رسانیدن چہ بود ؛ (اُردو) سیراب کرنا۔

آب برلب ریختن (مصدر اصطلاحی) بقول
بہار مرادف آب برلب چکانیدن (علی خراسانی
ع) آنقدر ہا نا امیدم کز تف سوز جگر ؛ گر بسوزم
کس نریزد آب برلب ہاے من ؛ در بعض
نسخ مصرع ثانی باختلاف جزئی یافتہ شدہ ہوالہذا
ع گر بریزد آب برلب ہاے من می سوزدم ؛

آب برلب نہادن (مصدر اصطلاحی)
بقول صاحب فرہنگ آنندراج نوشیدن
آب است (اُردو) پانی پینا۔

آب بّرندہ (اصطلاح) باضافت ثالث و
ضمّ باے عربی و بہ تشدید راے مہملہ و بلا
تشدید ہم بقول صاحب بحر عجم (۱) آب گوارا
کہ طعام را زود ہضم کند (۲) بقول بہار آبے
کہ کنار ساحل و امثال آنرا ببرد (اشرف
مازندرانی ع) از ان ول آرزو زخم و بیدم
دارد ؛ کہ آب تیغ برندہ است گرچہ دم دارد ؛

(طالب آملی ؎) حریص کردم اتیغ اوبخوردن آب
برندہ بود وے آب اشتہا دارد ❊ (محسن تاثیر ؎)
تادیدیار اشکم ازمن طمع بریدہ ❊ آب برندہ تر
زین ہرگز کسے ندیدہ ❊ (اردو) (۱) ہاضم پانی
خوشگوار پانی (۲) وہ پانی جو ساحل کے کناروںکو
کاٹے (فقرہ امیر) کیا ہاضم پانی ہے پانی کیا
پیا گویا چورن کھالیا،، (تسلیم ؎) سے نہین
اے نگار پانی ہے ❊ پی تو کیا خوشگوار پانی ہے

(۱۲) **آب بروے آوردن** (مصدر اصطلاحی) رونق
وتازگی بخشیدن وسرسبز کردن چنانکہ حکیم ہمدانی
گوید (؎) ابرآب دگر بروے دنیا آورد ❊
باید بمیان ساغر ومینا آورد ❊ (اردو) رونق
وتازگی بخشنا۔ سرسبز کرنا۔

(۱۳) **آب بروے زدن** (مصدر اصطلاحی۔)
مرادف آب برچہرہ ریختن چنانکہ کلیم گوید (؎)
وقت کہ بے سوز دلت آبے بروئیش می زنند
ساعتے پیراہن فانوس راہم ترکنند ❊ (غنی ؎)
گر برو ولحظۂ نرگس مستش بخواب ❊ عشوہ بروئیش
زند از عرق فتنہ آب ❊۔

آب بروے کار آمدن (مصدر اصطلاحی)
بقول صاحب بحر عجم درست شدن کار وبقول
بہار کنایہ از رونق رفتہ باز آمدن۔ بہ تحقیق
مؤلف۔ ادعاے صاحب بحر عجم مستند است
چنانکہ خواجہ جمال الدین سلمان گوید (؎)
آبے بروے کار من آمد زدیدہ باز ❊ وین
نیز اگرچہ باز نیامد بکار ما ❊ (اردو) کام بن آنا
کام بننا۔

آب بروے کار آوردن (مصدر اصطلاحی)
بقول صاحب بحر عجم (۱) رونق وخوبی در کار
پیدا کردن وعزت وامتیاز حاصل کردن (۲)
وبقول بہار کنایہ از رونق رفتہ باز آوردن
(مخلص کاشی ؎) تا آورد زحمد تو آبے بروے
کار ❊ دارد زبان سبزہ لب جوئبار ہا ❊
(ظہوری ؎) وصل آبے بروے کار آورد

سوختہ ہجران در آتش تپ ما ٭ (صائب ع) گرمی آورد آبلے بر وسے کار ما ورنہ ٭ آب زندگانی آسیائے مانمی گردد ٭ (اُردو) کام کو رونق دینا۔ کام مین خوبی پیدا کرنا۔ عزت پانا بقول صاحب لغات کشوری رونق اور خوبی کام مین پیدا کرنا (۲) گئی ہوئی رونق کو پھر لانا (فی البدیہہ داغ ع) گئی رونق کو پھر لائی بہار تازہ گلشن مین ٭

آب بریسمان بستن (مصدر اصطلاحی)

بقول صاحب بحر عجم (۱) تلاش امر محال کردن (۲) تغلب کردن (اُردو) ہوا مٹھی مین بند کرنا۔ (۲) خیانت کرنا تصرف بیجا کرنا۔ تغلب کرنا معروف ملا) قید سے دہر کے آزاد ہین وارستہ مزاج ٭ کرسکے کون بھلا بند ہوا مٹھی مین ٭۔

آب بریسمان می بندد (مثل)

بقول صاحب خزینۃ الامثال مثلے است کہ فارسیان می زنند و مقصود ش از مصدر ماضیہ ظاہر کہ مشتق از ہمان است (اردو) ہوا کو مٹھی مین بند کرتا ہے۔ امر محال کی کوشش کرتا ہے۔ صفت اوقات ضائع کرتا ہے۔

آب برین (اصطلاح)

بقول صاحب بحر عجم بروزن پاک ترین۔ کنار جوے آب را گویند کہ زیرش مجوف باشد و ہردم آب در انجا رخنہ کند بقول صاحب برہان کنار مجوف جوے کہ پیوستہ از و آب تراوش کند یا رخنہ کردہ بیرون رود۔ (اُردو) ندی کا وہ کنارہ جو سطح زمین سے بلند ہوا اور جسکو پانی نے کاٹا ہو بس مین سے پانی رِسا کرے یا اوسمین رخنہ پیدا کرے

آب بزیر کسے آمدن (مصدر اصطلاحی)

بقول وارستہ (۱) فریب خوردن و از جا شدن لازم از فریب دادن و از جا ربودن و بقول بہار (۲) کنایہ از سراسیمہ شدن (باقر کاشی ملا) کے مے نشینم آنجا کا ید بزیر آبم ٭۔

جاے ردم کہ آنجا بالاے یاد باشد٭ (اردو) دھوکا کھانا - فریب مین آنا (۲) پریشان ہونا (غالب ۱ء) لاگ ہو تو اُسکو ہم سمجھین لگاو٭ جب نہ ہو کچھ بھی تو دھوکا کھائین ہم٭ -

آب بزیر کسے سر دادن (مصدر اصطلاحی)

بقول صاحب بحر عجم - مرادف ماضیہ (سلیم ء) درین چمن نہ چنان خفتہ ام کہ از غفلت٭ چو سبزہ سر دہد آب این چنین بزیر مرا٭

آب بزیر کسے ہشتن (مصدر اصطلاحی)

بقول بہار مرادف ماضیہ صاحب بحر عجم فرماید کہ آب بزیر ہشتن حیلہ نمودن و فریب دادن باشد - (نظامی ے) بجاسے سخنید عقاب دلیر٭ کہ آبے توان ہشتن اورا بزیر٭ در بعض نسخ مصرع ثانی باختلاف لفظی بنظر آمدہ ع کجا توان ہشتن اورا بزیر٭ (اُردو) فریب دینا - ٹالا بالا بتانا - ٹالا بالا دینا (آصفیہ) (شائق ء) کبھی تو وصل کا وعدہ وفا ہو٭ کہان تک دیجے جانا ٹالے بالے - بقول صاحب فرہنگ آصفیہ ٹالا بالا دینے سے فریب دینا مراد ہے -

آب بستن در جوے (مصدر اصطلاحی -)

بقول خان آرزو آب در جوے آوردن کہ مرادف آب بجو بستن است -

آب بستن در جوئبار (مصدر اصطلاحی)

بقول بہار آب دادن و سیراب کردن مولف گوید کہ آب دادن مرادف سیراب کردن است و آب در جوئبار بستن مرادف آب بستن در جوے و آب بجو بستن بمعنی آب در جوے آوردن باشد و این کنایہ از رونق دادن است نہ آب دادن زیرا کہ آب دادن مرادف رونق دادن نیست (صائب ے) اگر نہ روے تو آیینہ را دہد پرداز٭ دگر کہ آب درین جوئبار می بندد٭

آب بستن در چیزے (مصدر اصطلاحی)

بقول بہار آب دادن و سیراب کردن آن - صاحب فرہنگ انندراج را با بہار اتفاق و سنگ

که بہار پیش می کند ہمان است که در اصطلاح
ماضیہ گذشت * مؤلف گوید که آب بجزے
بستن اصطلاحے است که گذشت و آب بستن
را بالصلہ و بہ سند کلام صائب (متذکرہ اصطلاح ماضیہ
اصطلاح عام نتوان شمرد که سند مذکور مخصوص
از اصطلاح خاص است (اُردو) دیکھو آب
بجزے بستن -

آبِ بستہ (اصطلاح) باضافت ثالث بقول
صاحب بحر عجم (۱) شیشہ (۲) آبگینہ (۳)
بلور (۴) یخ (۵) ژالہ (۶) شمشیر در غلاف
و بقول صاحب فرہنگ انندراج (۷) ساغر
بلورین و پیالہ شراب و بقول بہار (۸) تیغ و
خنجر و امثال آن (خواجہ عمید لوئکی ۵) آتش
تر آب بستہ فگن * یکرہ از باد خاک غم بنشان (اُردو)
(۱) بوتل مُذکر (۲) آئینہ - مذکر (۳) بلور مذکر
(۴) یخ - مؤنث (۵) ژالہ - اولہ مذکر - (۶)
میان مین رکھی ہوئی تلوار - مؤنث - (۷)
بلوری ساغر - شراب کا پیالہ - مُذکر - (۸)
تیغ و خنجر وغیرہ - (اسیر ۵) شوخ چشمی
آبنہ کی کب گوارا ہے اسے * چن دیئے
جسنے سکندر سیکڑون دیوار مین * (سرور ۵)
بہاتا مین نہین اس خوف سے اشک * پڑین
اوسے نہ کشت آرزو مین * (امانت ۵)
سائل علی سے ہین مے کوثر کے اے فلک *
ساغر ہمارے ہاتھ مین دے آفتاب کا * -

آب بسنگ سودن (مصدر اصطلاحی) بقول
صاحب بحر عجم مرادف آب بپرویز پیمودن -

آب بغربال برآمدن (مصدر اصطلاحی) (۸۷)
بصلہ از - امر مشکل تر و ناممکن بوقوع آمدن
چنانکہ صائب گوید (۵) کاسے که برآید ز
خسیسان نظر تنگ * آبے است که از چاہ
بغربال برآید * (اُردو) ناممکن اور مشکل امر
وقوع مین آنا -

آب بغربال پیمودن (مصدر اصطلاحی)

بقول صاحب بحر عجم۔ مرادف آب بپرویز پیمودن (میر معزی ؎) کان چارہ چو جنبیدن کوہ است بسوزن ٭ وان حیلہ چو پیمودن آبست بغربال ٭۔

آبِ بقا (اصطلاح) باضافت ثالث بقول صاحب فرہنگ انندراج و بہار مرادف آب حیات (کلیم ؎) آب حیوان نیست چون خاک قناعت سازگار ٭ از خضر پرسیدہ ام آب بقارا دیدہ است ٭ (اُردو) بقول امیر آب بقا اُردو مین مستعمل ہے اس سے وہ پانی مراد ہے جسکا اثر مشہور ہے یعنی اسکے پینے سے قیامت تک موت نہین آتی اور مردہ اُسکے اثر سے جی اُٹھتا ہے۔ (ناسخ ؎) خضر کی طرح کرون کیا طلب آب بقا ٭ بادۂ موت سے ہون مثل سکندر بے ہوش ٭۔

آب بقُم (اصطلاح) بلا اضافت۔ بقول صاحب فرہنگ انندراج کنایہ از اشک خونین (اُردو) اشک خونین۔ مذکر۔ (ذوق ؎) ذوق اُس پائے نگارین کا جو ہے وصف نگار ٭ اشک خونین سے ہے کاغذکو حنائی کرتا ٭۔

آب بقُم شدن (مصدر اصطلاحی) بلا اضافت بضم قاف بقول صاحب بحر عجم سُرخ شدن آب (اُردو) پانی لال ہونا۔

(۴۵) **آب بلب چکانیدن** (مصدر اصطلاحی۔) مرادف آب برلب چکانیدن چنانکہ ظہوری گوید (؎) تشنۂ ترمیشود آبم نچکانید بلب ٭ اے خوشا تشنہ کہ در چشمۂ حیوان افتد ٭۔

(۴۶) **آب بلب رساندن** (استعمال) مرادف آب برلب رسانیدن چنانکہ صائب گوید ؎ ہزار کاسۂ خونم بلب حوالت کرد ٭ چو تیغ تا بمن ایام یکدم آب رساند ٭۔

آب بلکدسودن (مصدر اصطلاحی) بقول صاحب بحر عجم مرادف آب بپرویز پیمودن۔ (انوری ؎) سیم گرمایہ نداری بنخ باد مسنج

نان یک روزہ نداری بلکہ آب مساے ؂۔

آبِ بُن (اصطلاح) بکسر ثالث وضم بائے عربی بقول صاحب بہار چیزیست مانند صمغ و آنرا در بیخ درخت گردگان کہنہ شدہ و مجوّف گردیدہ یابند و بکسر پانی بسار او ران خوانند۔ (اُردو) بقول صاحب جامع اللغات ایک رقیق گوند جو جوزہندی کے پرانے درخت کی جوف مین پایا جاتا ہے۔

آب بے افسار خوردن (مصدر اصطلاحی) بقول صاحب بحر عجم مطلق العنان و خودسر معاش کردن۔ (بدیعی سمرقندی ع) ہمیشہ تا فرس بے لگام ابلق چرخ ؂ خورد زچشمۂ خورشید آب بے افسار (اُردو) خودسری سے بسر کرنا۔ شتر بے مہار رہنا مطلق العنان رہنا۔

آب بے لجام خُوردن (مصدر اصطلاحی) بقول صاحب بحر عجم مرادف ماضیہ میرزا طاہر وحید (ع) بعاشق بود زندگانی حرام ؂ دلِ او خورد آب اگر بے لجام ؂۔

آب بے لجام خوردہ (اصطلاح) بقول صاحب سروری کنایہ از مخلّٰی بالطبع بودن **مولف**۔ گوید کہ این از مصدر ماضیہ بمفعول است عجب است کہ محقّق کاشانی انرا بمعنائے مصدری ذکر می کند (اردو) مطلق العنان شخص۔ شتر بے مہار (سرور ع) گر بہر سیر لیلی محمل سوار جائے ؂ مجنون بھی ساتھ جون شتر بے مہار جائے ؂۔

آب بے لجام دادن (مصدر اصطلاحی) بقول بہار مطلق العنان و خودسر معاش کردن و معاش کردن فرمودن۔ **مُولّف**۔ گوید کہ کنایہ از خودسر پیدا کردن است یعنی قضا و قدر در آفرینش او را خودسر آفریدہ عجب است کہ صاحب انند این را مترادف آب بے افسار خوردن نوشتہ (ظہوری۔ رباعی) رخش تو کہ برق و بادنامش دادند ؂ باسختی ہم

ح۔ جوز ہندی نارجیل ہے گردگان کا ترجمہ اخروٹ۔ مولف

نرمی گامش دادند؛ چون اہل ارادت بکفت
داده عنانِ؛ ہر چند کہ آب بے لگامش
دادند؛ (اُردو) محاورہ مین بے لگام
سے سرکش او رشریر گھوڑا مراد ہے پس
اس موقع پر کہا جا سکتا ہے کہ قضا و قدر نے
اس گھوڑے کو بے لگام پیدا کیا ہے یا فلان
شخص کو خودسر پیدا کیا ہے۔

آب بے لجام رساندن (مصدر اصطلاحی)
بقول بہار مرادف آب بے لجام دادن و
بقول صاحب انند مرادف آب بے لجام
خوردن ہم۔ **مُولّف**۔ گوید کہ آب بے لجام
رساندن کنایہ از بے دریغ و بافراط آب
دادن و سیراب کردن است (افغانی ؎)
روان زدن بقدح ریزمے کہ مخمورم بگشت
تشنۂ ما آب بے لجام رسان۔ (اُردو) بے
دریغ پانی دینا۔ بافراط آب رسانی کرنا۔

آب بے لگام خوردن (مصدر اصطلاحی)
بقول صاحب شمس اللغات مرادف آب
بے لجام خوردن است۔

آب بِینی (استعمال) باضافت ثالث
بقول بہار آبے کہ از راہ بینی بر آید (اُردو)
بقول صاحب جامع اللغات ناک کا فضلہ۔

آب پاشان (اصطلاح) صاحب بحر عجم فرماید
وقتے کہ در فارس امساک باران شد و بعد از
مدتے باران بارید فارسیان آنروز را عید گرفتند
ازان باز روز مذکور جشن کنند و گلاب بر یکدیگر
بپاشند و آن روز باین نام موسوم شد (نظیر نیشاپوری ؎)
آب پاشان است در کوے پریرویان یزد؛
تا تماشائی پاے در گل چشم بر روزن مکن؛ (اُردو)
عجمیونکی ایک خاص عید کا نام۔

آب پاشیدن بر چیزے (استعمال) بقول
بہار کنایہ از گرد و غبار فرونشاندن باشد بہ تحقیق
مُولّف (۲)۔ آب پاشیدن بمعنی مطلق آبیاری
کردن ہم باشد چنانکہ از سند اصطلاح آئندہ می گشاید

(ظہوری ؎) بنازم بآن قصر عالیجناب ٭ کہ بر درگہش خضر پاشیدہ آب (اُردو) پانی چھڑکنا۔ آب پاشی کرنا۔ گرد بٹھلانا۔ چھڑکاؤ کرنا (رند ؎) آب پاشی کرتی ہین پریان گذرتی ہو جدھر ٭ جھاڑتی ہین حور بالونسے تمہاری راہ کو ٭ (اسیر ؎) غم دور کرے شراب پاشی ٭ بٹھلا دے یہ گرد آب پاشی ٭ (۲) آبیاری کرنا (امیر)

آب پاشیدن بر زمین شور (مصدر اصطلاحی) کار بے فائدہ کردن است چنانکہ صائب گوید (؎) قدر شعرت را چہ می دانند ناقص طینتان ٭ آب حیوان بر زمین شور پاشیدن چرا ٭ (اُردو) اوقات ضائع کرنا۔ بے فائدہ کام کرنا۔ اوقات کھونا۔ (امیر اللغات)۔

آب پختہ (اصطلاح) باضافت بقول صاحب انند۔ (۱) آب گرم (۲) شوربائے گوشت (اُردو) (۱) گرم پانی۔ (۲) آب گوشت۔ بلا اضافت ثالث (امیر) شوربا۔ یخنی۔ (آصفیہ)

آب پذرفت (اصطلاح) بلا اضافت۔ بکسر بائے فارسی وسکون ذال معجمہ وضمّ رائے مہملہ وسکون باقی بقول صاحب شمس میوۂ فاسد شدہ۔ (اردو) سڑا ہوا میوہ

آب پذیرفت (اصطلاح) بلا اضافت۔ بقول صاحب شمس مرادف آبخست۔

آب پشت (اصطلاح) باضافت ثالث وبضم بائے فارسی بقول مہار نطفۂ مرد (خاقانی ؎) از فرج آنکہ ہست ہیبت تو نسل برد چشم ترا آب پشت خون شود اندر زہار ٭ (مع ؎) چو آتش مشو زشت خوے و درشت ٭ کہ زاول بدی قطرۂ آب پشت ٭ (اُردو) منی۔ نطفہ۔ (دیکھو لفظ آب کے اکیسوین معنی)

آب پنیر (اصطلاح) باضافت بقول صاحب محیط اعظم آب شیر است کہ حدت وکیفیت مرققہ ومسہلہ اکتساب نمودہ وقوت آن جلائی غسالہ است بعربی ماء الجبن (اُردو) اُردو میں بھی

(۱۴۷)

مار انجبن کہا جاتا ہے (مذکر) و بقول صاحب
فرہنگ آصفیہ وہ پانی جو دودہ کو پھاڑ کر سفیدی
جدا کرنے کے بعد رہجاتا ہے۔

آب بپیچیدن (مصدر اصطلاحی) بہار ذکر این
می کند و معنیش را حوالہ بر دست و پا پیچیدن می
دہد کہ بر جاے خود نشانے ندارد و دیگران ازین
اصطلاح سکوت ورزیدہ اند۔ بتحقیق مؤلف
از آب پیچیدن گرداب مراد است کہ در و آب
می پیچد از کلام ملا طاہر غنی تصدیق این می شود
اگرچہ او آب پیچیدن را استعمال نکردہ (ع)
ہر تہی کاسہ درین بحر بود سرگردان ؛ حاصل
این معنی پیچیدہ ز گرداب شود۔ (اردو) پانی کا
چکر کھانا۔ اس کا لفظی ترجمہ ہے گرداب کو اردو
مین بھنور کہتے ہین صاحب فرہنگ آصفیہ
فرماتے ہین کہ بھنور پڑنا۔ پانی کا چکر کھانا
گرداب پڑنا تینون کی ایک معنی ہین۔

(۲۴) **آب پیچیدن بر آتش** (مصدر اصطلاحی)
کار ناممکن و عجیب و غریب کردن چنانکہ نازکی
ہمدانی گوید (ع) آب می پیچد بر آتش اشک
آتش زاے من ؛ شعلہ در زنجیر دارد موجۂ
دریاے من ؛ (اردو) ناممکن اور عجیب و
غریب کام کرنا۔

آب پیکان (استعمال) باضافت ثالث
بقول بہار و صاحب انند۔ تیزی پیکان باشد
(خسرو ع) چگونہ آب پیکانش بمغز دشمن آمیزد ؛
چگونہ سازوار آید مزاج آب با روغن ؛ (اردو)
آب پیکان۔ پیکان کی آب۔ (ناسخ ع)
ہون وہ باغیرت کہ قاتل آب پیکان گر پیون ؛
تر کرون اپنے لہو سے ہونٹھ مین سوفار کے ؛

آب پیکر (اصطلاح) بلا اضافت بقول بہار
و صاحب فرہنگ انند مرادف آب اندام۔
بہار گوید کہ اطلاق آن بر غیر از ستارگان یافتہ
نہ شدہ۔ و صاحب فرہنگ انند بذیل آب
اندام بر خلاف بہار بحثے می کند۔

آب پیکران (اصطلاح) بلا اضافت بقول صاحب بحر عجم ستارگان (خاقانی ۵) صبح است کمان کش اختران را ۞ آتش زدہ آب پیکران را ۞ (اردو) تارے (جرأت ۵) شکوہ تارے نہیں جھلکتے ہین ۞ آبلے ہین کہ یہ جھلکتے ہین ۞ -

آبتابہ (اصطلاح) بلا اضافت بقول صاحب انند - آفتابہ یعنی ظرفیکہ آب گرم دران کردہ بر اعضا زنند یا ظرفے خاص کہ آب دران کنند اعم ازینکہ گرم بود یا سرد (اردو) آفتابہ - مذکر بقول امیر ایک وضع کا لوٹا ہے جسکے پیچھے گرفت کے واسطے دستگی لگی ہوتی ہے اور منہ پر سرپوش ہوتا ہے اُس سے اکثر منھ - ہاتھ دھوتے ہین (ناسخ ۵) ماہ کامل تیرے منھ دھونیکی ہے سیلابچی ۞ آفتاب اے ماہ تابان آفتابہ ہوگیا ۞ -

آب تاختن کسے (مصدر اصطلاحی) بقول صاحب بحر عجم پیشاب و شاش کردن (حکیم رودکی ۵) ز قلب آنچنان سوے دشمن بتاخت ۞ کہ از ہیبتش شیر نر آب تاخت ۞ صاحب فرہنگ جہانگیری بسند ہمین شعر ادعاے آب باختن می کند (اُردو) دیکھو آب باختن -

آبِ تاریک (اصطلاح) باضافت ثالث (۴۵)
کنایہ از آب مخفی باشد چنانکہ از کلام بیدل می کشاید در بعض نسخ در ہمین سند کہ می آید آب باریک نوشتہ است (۵) اعتبارات جہان ہر بے نسق افتادہ است ۞ آب تاریکے بذوق تشنگان دارد عقیق ۞ مخفی مباد کہ نسق بفتحتین بمعنی روشن و دستور و ترتیب دادن است پس رعایت معنوی نشان می دہد کہ مصنف مغفور در مصرع ثانی - آب تاریک را استعمال کردہ است نہ آب باریک و اختلاف نسخ از غلطی کتابت باشد - (اُردو) مخفی پانی چھپا ہوا پانی -

آبِ تاک (استعمال) باضافت ثالث

بقول صاحب بحر عجم شراب انگوری (علی خراسانی ۵) فسردہ ریشۂ طوبی بکوے مارضوان ٭ گہ صباح سو خلد آب تاک برد ٭ (اُردو) بقول امیر انگوری شراب۔ انگور کی شراب (آتش ۵) پھر خوشے اُترین پھر کھچے انگور کی شراب ٭ پھر شاخ تاک پیچ سرِ دار بست کھاے ٭۔

آبِ تبرستان (اصطلاح) باضافت ثالث بقول صاحبان شمس و فرہنگ انند چشمہ ایست روان بر کوہے از تبرستان۔ گویند کہ اگر بانگ بران زنند آب بازایستد و بارِ دیگر روان گردد (اُردو) ایک خاص چشمہ کا نام جو تبرستان کے ایک پہاڑ پر واقع ہے۔

آبِ تبریہ (اصطلاح) باضافت ثالث بقول صاحب ناصری چشمہ ایست کہ ہفت سال روان و ہفت سال خشک باشد و بقول صاحب فرہنگ انند مرادف آب تبرستان (اُردو) ایک خاص چشمہ کا نام۔

آب ترازو (اصطلاح) بے اضافت بقول صاحب بحر عجم نام علمے مخصوص معماران و بنّایان کہ بدان آب از جاے بجاے توان برد۔ (خان آرزو ۵) بیہودہ بحر شعر تمام آرزوے ما ٭ خوش درس علم آب ترازو گرفتہ است ٭ (اُردو) علم مساحت کی ایک وہ شاخ جس سے سطح الارض کی کیفیت دریافت ہوتی ہے۔

آب ترہ (اصطلاح) بلا اضافت بقول صاحب شمس کہ بذیل آب خیز می نویسد مرادف آبخیز است۔

آبِ تلخ (اصطلاح) باضافت بقول صاحب بحر عجم (۱) شراب (۲) اشک عاشق مہجور صاحب برہان معنی اول را با شراب انگوری خاص می کند و بقول بہار (۱) مطلق شراب (۲) شراب تند (۳) اشک شور و تلخ (۴) آب شور۔ صاحب فرہنگ انند گوید کہ مراد از اشک تلخ۔ اشک عاشقان مہجور است و بقول صاحب محیط اعظم آب تلخ را بعربی

بار اُلم گویند (ظہوری ۱ھ) واعظ فسانہاے
تو شیرین نمی شود ٭ تا تر نمیشود لبِ خشکت باب
تلخ ٭ (صائب ۲۹ھ) گرفت در عوض آب تلخ
گوہر ناب ٭ چہ منّت است ابر بہار دریا
را ٭ (اُردو) (۱) شراب کے لئے آب تلخ
مذکر (۲) شراب تیز - شراب تند - شراب دو آتشہ
(مونث) (آصفیہ) (۳) اشک عاشقان مہجور
(مذکر) (۴) تلخ پانی آب شور (مذکر) (آتش ۱ھ)
اپنے کہنے سے اک آبِ تلخ تم پیتے نہین ٭
آگ مین ہم کو دتے ہین آپ اگر ہان کہیے ٭
(نسیم ۳ھ) قطرۂ باران مین گرمی کس لئے ٭
اشک چشم عاشق مہجور ہے ٭ (فقرہ امیر ۲ھ) کس
قدر تلخ پانی کہ پیا نہین جاتا - (مصحفی ۲ھ) آبِ
شور اشک کا آنکھین بھی مری لے دوڑین ٭
اُنکی نظر کے جو کبھی بہ گئے گوہر میلے ٭ -

آب تن (اصطلاح) بلا اضافت - بفتح تاء
فوقانی مرادف آب اندام است صاحب
فرہنگ انند بذیل آب اندام ذکر این می کنند
(نظیری ھ) تیر مژگان و کمان ابر و بہمن بر
سنگ دل ٭ باز سیرت کبک رفتار آب
تن آتش زبان ٭ -

آبِ تُنُک (اصطلاح) باضافت ثالث
وضمّ تاء قرشت و نون بقول صاحب بحر عجم (۱)
آب کم و عمق (تاثیر ھ) باندک مایۂ از علم
نتوان رہ بحق برون ٭ چو آب افتد تنک بے
دست و پا سازد شناور را ٭ بہ تحقیق **مؤلف**
(۲) آب تُنک و تُنک آب مرادف تنک ظرف
و تُنک حوصلہ ہم (صائب ھ) ہر آب تنک کے
ہمتِ من آشنا گردد ٭ من و بحرے کہ از یک
موجش این نہ آسیا گردد ٭ (سعدی گوید ھ)
دریاے فراوان نشود تیرہ بسیل ٭ عارف
کہ برنجد تنک آبست ہنوز ٭ (اردو) (۱)
اُتارو پانی - پایاب - کم گہرا - (آصفیہ) (۲)
تنک ظرف (فارسی) اُردو مین مستعمل ہے بمعنی

اوچھا۔ کم حوصلہ۔ پست ہمّت (آصفیہ)۔

(۲۰) **آب تُنک افتادن** (استعمال) بلا اضافت ثالث۔ پایاب شدن و عمیق نبودن آب چنانکہ در سند اصطلاح ماضیہ گذشت (اُردو) پانی گہرا نہ رہنا۔ عمیق نہ رہنا۔ پانی کم ہو جانا۔

آبِ تہ دار (اصطلاح) باضافت ثالث بقول صاحب فرہنگ انند بحوالہ مظہر العجائب بحر عمیق۔ (اردو) گہرا دریا۔ دریائے عمیق ایک گہرا

آبِ تیر (استعمال) باضافت ثالث بقول بہار کنایہ از تیزی و دم تیر (وحید ؎) ملامت چو دُشتی بدل کند تاثیر ٭ کہ آب تیر چو سوزن برون رود زحریر ٭ (اُردو) آب تیر آب پیکان (رشک ؎) تشنۂ آبِ حسام نگہ قاتل ہوں آب تیغ و تبر و تیر سے کیا ہوتا ہے ٭۔

(۲۱) **آبِ تیرہ** (اصطلاح) باضافت ثالث مرادف معنی دوم آب سیاہ باشد (جامی ؎) زراہ دل رسد اشک جگرگون دیدۂ ما را ٭ بلے

این خانہ را می آید آب تیرہ از پیشان ٭

آب تیز در خانہ در آید بہ از آنکہ دولت تیز برود (مثل) بقول صاحب خزینۃ الامثال مثلے است کہ فارسیان می زنند مقصود انیست کہ غرق شدن دولت سرا بہ از انست کہ دولت از خانہ بیرون رود (اُردو) اسی موقع پر دکن میں کہتے ہیں کہ گھر ڈوبے پر دولت نہ ڈوبے

(۲۲) **آبِ تیشہ** (استعمال) باضافت ثالث کنایہ از تیزی و دم تیشہ از قبیل آب تیر و تیغ (صائب ؎) شرم می آید ز تر دستان مرا ہر چند ساخت ٭ آتش یاقوت را خاموش آب تیشہ ام ٭ (اُردو) ٹانکی کی آب۔ تیشے یا بسولے کی آب۔

آبِ تیغ (استعمال) باضافت ثالث بقول بہار کنایہ از تیزی و دم تیغ است (صائب ؎) بجز دل میسر نیست از دل آرزو شستن ٭ بآب تیغ نتوان محو کرد از تیغ جوہر را ٭ (اُردو) آبِ تیغ (فارسی) اُردو میں

مستعمل ہے۔ (ناسخ ؎) جب سے کیا ہے
قتل دُرِ گوش یار نے ٭ ہم آب تیغ کہتے ہین
موتی کی آب کو ٭۔

آبِ جامد (استعمال) باضافت ثالث
بقول صاحب فرہنگ انندراج کہ بضمن آب
استادہ گوید مرادف آب استادہ۔

آب جامہ (اصطلاح) بلا اضافت بقول
صاحب بحر عجم جام آبخوری (حکیم سنائی ؎)
زمزم لطف آبجامۂ اوست ٭ کعبۂ اہل فضل
خامۂ اوست ٭ (اُردو) آبخورہ (مذکر) (ہجر ؎)
ہین اُسکا تشنۂ دیدار ہون جسکا یہ عالم ہے ٭
لہو پیتا ہے بھربھر کے دلونکے آبخورونمین ٭

آبِ جاویدان (اصطلاح) باضافت ثالث
بقول صاحب بحر عجم مرادف آب بقا (تاثیر ؎)
سر بسر مضمون رنگین نعمت الوان ماست ٭ معنی
تر در حقیقت آب جاویدان ماست ٭

آبِ جُستن از آتش (مصدر اصطلاحی)
بلا اضافت ثالث امر غیر ممکن خواستن چنانکہ
وحشی یافقی گوید (؎) ز آتش آب می جویم
بہین فکر محال من ٭ وفاداری طمع می دارم
از طبع جفاجویت ٭ (اُردو) ناممکن بات کی
توقّع کرنا۔ ظالم سے رحم کی توقّع کرنا بیوفا
سے وفا کی امید کرنا۔

آبِ جگر (اصطلاح) باضافت ثالث بقول
صاحب بحر عجم (۱) خون (۲) گریۂ غمزدگان کہ
مراد از اشک غمزدگان باشد۔ و بقول بہار
کنایہ از (۳) خوناب (۴) رطوبت جگر (۵)
اسباب معاش و تحقیق۔ مؤلّف۔ (۶) شراب
ہم (نظامی ؎) سنان کش یکے نیزۂ سی
ارش ٭ بآب جگر یافتہ پرورش ٭ (ولہ ؎)
بیا ساقی آن بادۂ چون گلاب ٭ بر افشان
بمن تا در آیم بخواب ٭ گلابے کہ آب جگر
ہا بدوست ٭ دواے ہمہ درد سرہا بدوست ٭
(صائب ؎) تسکین ندہد خوردن مے سوز

درون را ٭ آتش بود این آب جگر تشنۂ
خون را ٭ (اردو) (۱) لہو، مذکر (۲) غمزدونکے
آنسو (مذکر)، (۳) اشک خونین (مذکر) (۴) جگر کی
رطوبت (مونث) (۵) اسباب معاش (مذکر)
(۶) شراب (مونث) (غالب سلہ) رگون مین
دوڑتے پھرنے کے ہم نہین قائل ٭ جب
آنکھ ہی سے نہ ٹپکا تو پھر لہو کیا ہے ٭ (ذوق
سلہ) ذوق اُس پاے نگارین کا جو ہے وصف
نگار ٭ اشک خونین سے ہے کاغذ کو حنائی کرتا
(نصیر سلہ) ساقی بتا شراب کو آتش کہون کہ
آب ٭ حیران ہون آفتاب کو آتش کہون
کہ آب ٭ -

آبِ جگرِ خون (اصطلاح) باضافت ثالث
بقول صاحب شمس گریۂ غمناکان - مؤلف
گوید کہ مراد از اشک غمناکان باشد (اردو)
غمزدون کے آنسو - مذکر

آبِ جُنبش پذیرہ (اصطلاح) باضافت بقول
صاحب انند مرادف آب روان باشد -

آبِ جو (استعمال و اصطلاح) باضافت ثالث (۹۷)
(۱) آب جویبار و بلا اضافت (۲) کنایہ از
مال و دولت (۳) جوئندۂ آب کہ تشنہ باشد
(سعدی سلہ) شد غلامے کہ آب جو آرد ٭
آب جو آمد و غلام ببرد ٭ (سنجری سلہ) زآبجو
نہ بود آبروے ما سنجر ٭ فناے مال اگر شد
بقاے ہمت باد ٭ (خسرو سلہ) جوے آبے
باب جوے داد ٭ تشنہ کوزہ را سبوے داد ٭ (اردو)
آبجو اردو مین بلا اضافت ندی یا نالہ کے معنون
مین مستعمل ہے اور اضافت کے ساتھ ندی
یا نہر کا پانی (۲) دولت (مونث) مال (مذکر)
(۳) تشنہ - پیاسا (مذکر) (ناسخ سلہ) کیا پانی پانی
ترے قد نے ایسا ٭ کہ سرو لب آبجو آب
جو ہے ٭ (رند سلہ) مہتاب کو ٹیلون پہ ہونے
لگی ٭ دولتِ حسن جب لٹا بیٹھے ٭ (آتش سلہ)
افسوس ہے انسان نہو علم کا جویا ٭ وہ مال ہے

یہ صرف سے جو کم نہین ہوتا۔

آب چشم (اصطلاح) باضافت ثالث

بقول بہار کنایہ از اشک (سلمان ساوجی ؎) ز آب چشم زائرانِ روضہ اش طوبیٰ لہم ؛ شاخ طوبیٰ را بجنّت قوت نشوونماست ؛ (اُردو) آب چشم ۔ آنسو (مُذکّر) (سودا ؎) ہوئے ہین غرق ہم جس طرح آب چشم مین اپنے ؛ بھلا لے ابر یون دریا مین تو تو ڈوب دیکھین ہم ؛

(۶۵) **آب چشم از سر گذشتن** (مصدر اصطلاحی)

از بسیار گریستن مراد است چنانکہ سلمان گوید (؎) آب چشم از سر گذشت باز گوید کو بکو ؛ آنکہ آب از سر گذشتش گو ز باران غم مخور ؛ (اُردو) آنکھ سے طوفان بپا ہونا بقول امیر بہت رونا (وزیر ؎) آنکھ سے طوفان بپا ہو گیا ؛ دیکھتے ہی دیکھتے کیا ہو گیا ؛ ۔

(۶۶) **آب چشم از کسے گرفتن** ← (مصدر اصطلاحی)

باضافت ثالث ۔ مرادف آب از چشم کسے گرفتن ۔ صاحب انند این را آب چشم گرفتن می نویسد و از کلام شفیع اثر سند ہم می آرد (؎) مردم گزیدہ گرمد از خلق دور نیست ؛ چشم تو آب چشم ز آہو گرفتہ است ؛ ۔ **مُولّف** ۔ گوید کہ (آب چشم گرفتن) بنظرم نیامدہ ۔

(۶۷) **آب چشم تا بماہی رفتن** (مصدر اصطلاحی)

کنایہ از بسیار گریستن است چنانکہ جامی گوید (؎) آب چشم تا بماہی رفت و آہم تا بماہ ؛ ہست بر دردِ دل من ماہ تا ماہی گواہ ؛ (اُردو) آنکھون سے دریا بہانا (معروف ؎) بخار اس دل کا سینے مین نہ رکھتے گر سحاب آسا ؛ تو کیون رو رو کے ہم دریا بہاتے اپنی آنکھون سے ؛ ۔

آب چشم کسے را گرفتن (مصدر اصطلاحی)

باضافت ثالث و سادس بقول صاحب بحر عجم مرادف آب از چشم کسے گرفتن مخلص کاشی (؎) ز بیم خویت از ہر دیدہ صد سیلاب

خون آید ٭ کسے ہرگز چنین نہ گرفتہ آب چشم
مردم را ٭۔

آب چشم کسے ریختن (استعمال) باضافت (۷۸)
ثالث و سادس بگریہ آوردنش چنانکہ سعدی گوید
(ے) نریزد خدا آبروے کسے ٭ کہ ریزد
گناہ آب چشمش بسے ٭ (اردو) رُلانا

آب چشمۂ حیوان (اصطلاح) باضافت ثالث (۷۹)
مرادف آب بقا و آبحیاتست (سعدی ع)
کہ آب چشمۂ حیوان درون تاریکی است ٭

آب چشی (اصطلاح) بلا اضافت بفتح جیم
عربی بقول صاحب انند۔ غذاے کہ اول
بطفل شش ماہہ دہند (اردو) کھیر چٹائی (آصفیہ)

آب چشیدن (اصطلاح) بلا اضافت بقول
صاحب انند (۱) آب خوردن (۲) ذائقہ
دریافتن (مولوی معنوی لہ) آب دریارا
اگر نتوان کشید ٭ ہم بقدر تشنگی باید چشید۔ ٭
(صائب ے) مردان اگر نفس بفراغت

کشیدہ اند ٭ در زیر تیغ آب شہادت
چشیدہ اند ٭۔ درراے۔ مؤلف۔ آب
شہادت چشیدن اصطلاحے خاص است
و از آب چشیدن معنی چشیدن گرفتن
قابل غور است۔ (اردو) پانی پینا (۲)
چکھنا۔ چاشنی دیکھنا۔ ذائقہ دیکھنا۔

آب چکیدن از چیزے (مصدر اصطلاحی)
بلا اضافت بقول بہار کنایہ از کمال لطافت
و تازگی آن چیز باشد۔ (خاقانی ے) ہرکجا
در خجندیان صدریست ٭ ز آتش فکر آب
می چکدش ٭ (جامی ے) در وصف رخت
ز نظم جامی ٭ از بسکہ ترست می چکد
آب ٭ (اردو) لطافت ٹپکنا۔ تازگی برسنا۔

آب چیزے بردن (مصدر اصطلاحی)
باضافت ثالث بقول بہار کنایہ از خوار و بے
اعتبار گردانیدنش۔ (حافظ ے) ہرچند بردی
آبم روا ز درت نتابم ٭ جور از حبیب خوشتر

کز مدّعی رعایت * مؤلّف گوید کہ این
سند آب کسے بردن است پس آب چیزے
بردن بے رونق کردن آنچیز باشد نہ خوار و
بے اعتبار کردنش چنانکہ سعدی گوید (ے)
بدست کرم آب دریا ببرد * برفعت محلِّ ثریا
ببرد * (اُردو) آب ہٹانا۔ بے رونق
کرنا (بحر ے) ہٹائی موتیون کی آب اُسکے
دانتون نے * اُڑا دیا لب رنگین نے رنگ
لالون کا * ۔

آب چو از سر گذشت چہ یک نیزہ چہ یک دست

(مثل) بقول صاحب خزینۃ الامثال۔ مثلے
است کہ فارسیان در وقتے می زنند کہ کسے
در صعوبت عظیم بتبلا شود و بہمان حال آفتے
تازہ رو دہد (اُردو) یہی فارسی مثل اُردو
مین بھی مستعمل ہے بقول امیر جب پانی سر سے
گذر گیا تو چاہے ہاتھ بھر اونچا ہو۔ چاہے
بانس بھر۔ سب برابر ہے یعنی جب مصیبت

یا بدنامی حد سے بڑھ گئی تو اب اسکا اتنا ہی
رہنا یا اس سے بھی بڑھ جانا دونون برابر ہے

آب چیزے ریختن (مصدر اصطلاحی) باضافت (د)
ثالث بے رونق کردن چیزے است چنانکہ
غنی گوید (ے) از گریہ آب تیشۂ فرہاد ریختم *
چشمے کہ شد سپید کم از جوے شیر نیست * (اُردو)
کسی چیز کو بے رونق کرنا۔

آب چین (اصطلاح) بلا اضافت بقول صاحبان
برہان۔ و بحر عجم (۱) پارچہ کہ بدن مردہ بعد غسل
بدان خشک کنند و بقول صاحب فرہنگ
انند راج (۲) این را در حمام و غسلخانہ ہم
بکار می برند (فردوسی ے) بہ پیمان کہ چیزے
نخواہی ز من * ندارم بمرگ آبچین کفن *
سامانی گفتہ کہ قطیفۂ کہ پس از حمام بدن بدان
خشکانند خصوصیت بمردہ ندارد (ناصری) صاحب
جہانگیری اگرچہ با صاحب بحر اتفاق دارد
ولیکن سندش قابل غور است (حکیم اسدی ے)

بپوشم بآئین بجامہ عجم ٭ کفن زانچین دہ زکافورہم ٭
مُولّف۔ گوید کہ از ہر دو سند بالاہم تخصیص بچین
بانغسل مردہ متحقق نیست و قول ناصری موید
آنست (اردو) حمّام کی چادر (مونث)
بقول صاحب جامع اللغات وہ کپڑا جس سے
بعد غسل کے بدن خشک کیا جاتا ہے۔

آبِ حرام (اصطلاح) باضافت ثالث

بقول صاحب بحر عجم (۱) دولت دنیا (۲) شراب
(۳) منی (۴) عشق مجازی۔ **مُولّف**۔ گوید
کہ از کلام اساتذہ می کشاید کہ آب حرام نطفہ حرام
است نہ منی و آب بمعنی منی متحقق است پس
صفت حرام بے اثر نباشد۔ (مسیح کاشی ؂)
مفتی بجرم مے کشیم میکند ہلاک ٭ خون حلال بین
کہ بآب حرام رفت ٭ (فوقانی یزدی ؂)
زچشم مردمش آب حیا رفتست بے شبہت ٭
ہر انکو مادرش آب حرامے در شکم دارد ٭ (صائب ؂)
ہر کہ از آب حرام رشوت آبستن نشد ٭ تیغ
اگر باشد طرف مردانہ می گوید سخن ٭ (اردو)
دنیوی دولت (مونث) (۲) آب حرام شراب
کے لیئے کہا جاتا ہے (مُذکّر) (۳) نطفہ۔
(مُذکّر) (۴) عشق مجازی (بحر ؂) کیونکہ ال
مستیاں ہیں تمھیں اسے تو نگرو ٭ آب
زرو گھر ہے کہ آب حرام ہے۔ (تمثیل نمبر ۳۔
کے لیئے دیکھو لفظ آب کا نمبر ۲۱۔ نطفہ حرام
بھی اردو میں مستعمل ہے۔ لیکن اس سے
ولد الزنا مراد ہے اور اسی کو اردو میں
نطفۂ بے تحقیق بھی کہتے ہیں۔ (آصفیہ) آب
حرام کو ان معنوں میں جن کو مُولّف نے نمبر ۳
پر بیان کیا ہے۔ دلّی والے ڈھینڈا اور
اہل دکن حرام کا پیٹ کہتے ہیں۔ اُردو میں
پیٹ کا لفظ حمل کے لیئے مستعمل ہے (دیکھو آصفیہ)

آبِ حرام در شکم داشتن (مصدر اصطلاحی) (۵)

باضافت ثالث۔ از نطفۂ حرام حاملہ بودن
سند این در اصطلاح ماضیہ گذشت (اردو) حرام کا حمل ہونا

آبِ حُسام (استعمال) باضافت ثالث
وضمّ حاء حطی بقول صاحب فرہنگ آنند تیزی
شمشیر۔ (سلمان ساوجی ؎) گذشتہ روز وشب
آب حُسامت بر سرِ دشمن پنشستہ سال ومہ ہم
خدنگت در دل اعدا ؛ (اردو) آب شمشیر
(وزیر ؎) ٹھہراے جوشش گریہ کہ گلا گھٹ جاے
آب شمشیر نکلجاے نہ اُچھو ہوکر ؛ ۔

آبِ حُسام بر سر گذشتن (مصدر اصطلاحی (۴۷)
باضافت ثالث۔ کنایہ از قتل وکشتہ شدن
سندش در اصطلاح ماضیہ گذشت۔ (اُردو)
قتل ہونا۔ آب شمشیر یا آب تیغ سر سے گزرنا
بھی کہہ سکتے ہین۔ آب تیغ اور آب شمشیر اُردو
مین مستعمل ہے (دیکھو اصطلاح ماضیہ) اور
پانی سر سے گزر جانا بھی محاورہ مین داخل ہے
دیکھو (آب از سر گذشتن)۔ (فی البدیئہ نظم طباطبائی
؎) جو وار کرنا ہے سفاک کو تو کر گزرے ؛ کہ
آب تیغ میرے سر سے ہاتھ بھر گزرے

آبِ حسرت (استعمال) باضافت ثالث
بقول صاحب فرہنگ آنندراج کنایہ از آرزو
وتمنّا۔ **مُولّف**۔ گوید کہ حسرت بمعنی افسوس
وپشیمانی است۔ پس آبے کہ از افسوس
وپشیمانی در دیدہ یا بحلق یا بدہن در آید آب
حسرت است وتمنّا بمعنی آرزو کردن وآرزو
بمعنی خواہش پس آب حسرت کنایہ از
آرزو وتمنّا نباشد۔ سندش بذیل مصادر
اصطلاحی۔ آب در حلق گرہ گشتن وآب
در دیدہ گذاشتن وآب در دہن گردیدن
وآب در دیدہ گردیدن وآب ریختن بر
سر چیزے وآب فرو بردن می آید واستعمال
آب حسرت در مصادر مُختلفہ از ہمان مصادر
پیدا است۔ (اردو) (۱) آب حسرت اُردو
مین مستعمل ہے (مُذکر) فی البدیہ نظم طباطبائی
؎) دیکھین عیسے جو یہ لب شیرین ؛
آب حسرت دہن مین بھر آئے ۔۔۔

آبِ حمّات (اصطلاح) باضافت ثالث بقول صاحب محیط اعظم آب چشمۂ گرم باشد کہ بورقی و زاجی و شبّی و کبریتی و نوشادری است بعربی آنرا ماء الحمّات گویند کہ مائل بگرمی و خشکی است و محلّل قوی و قابض (اُردو) معدنی پانی یعنی اُس چشمہ کا پانی جو بعض دھاتوں یا معدنی اشیاء کے قریب واقع ہونیکی وجہ سے گرم ہو

آبِ حیا (اصطلاح) باضافت ثالث بقول صاحب بحر عجم مرادف آب انفعال باشد و بقول بہار عرق شرم۔ سند شرف آب حرام گذشت (اُردو) آب ندامت آب خجلت۔ اُردو میں مستعمل ہے جو آب انفعال کا مترادف ہے (آتش ۵) جلّاد کی نیمچی تلوار تا بگردن ٭ آب ندامت آیا سو بار تا بگردن ٭

آبِ حیات (اصطلاح) باضافت ثالث و فتح حائے حطّی (۱) مرادف آب بقا۔ صاحب برہان گوید کہ چشمہ ایست در ظلمات ہر کہ ازان چشمہ آب خورد ہرگز نمیرد (۲) ازینجاست کہ آبش را آب حیات گفتہ اند (۳) باصطلاح شعرا کنایہ از سخن و کلام صاف و پاک (۴) دہان معشوق (۴) تکلّم معشوق (۵) باعتقاد سالکان اشارہ بعشق و محبت است کہ ہر کہ ازان بہ چشد ہمیشہ زندہ و فانی نگردد (ارسلان ۵) بود یکسر چشمۂ آب حیات و عکس ماہ نو ٭ لب خندان یار و رستہ دندان اندرو پیدا ٭ (اُردو) (۱) آب حیات اُردو میں مستعمل ہے (مذکّر) (ذوق ۵) ذکر دنیا نفس مردہ کو ہوا آب حیات ٭ مر کے یہ سیماب پھر زندہ دوبارہ ہوگیا ٭ (۲) شستہ کلام — بے عیب کلام (مذکّر) (۳) دہان معشوق (مذکّر) (۴) معشوق کی باتین (مونّث) (۵) عشق (مذکّر) محبت۔ مونّث۔

آبِ حیات از دہانِ گل چکید (مقولہ) بقول صاحب جامع اللغات مقولۂ عجم است (۱) ادبیانہ کلام محبوب (۲) شبنم کہ بر ورق گل باشد اُردو

منھ سے پھول جھڑے۔ (وزیر ؎) یہ کس کے منھ سے جھڑے پھول بات کرنے میں ٭ چمن کے غنچہ پہ سب اشتباہ کرتے ہین ٭ صاحب فرہنگ آصفیہ نے اسکے مصدر کا ذکر فرمایا ہے منھ سے پھول جھڑنا یا پھول سے جھڑنا۔ رنگین سخن شیرین کلام ہونا (ظفر ؎) باتین کرتا ہے جو ہنس ہنس کے مرا غنچہ دہن ٭ پھول سے جھڑتے ہین ہر بات مین گویا منھ سے ٭ (۲) پھول کی پنکھڑیون پہ پڑی ہوئی شبنم۔

آبِ حیوان (اصطلاح) باضافت ثالث و فتح حائے حطی بقول صاحب بحر عجم مرادف آب بقا (سلمان ؎) این منم با خضر بعد از مدت راہِ دراز ٭ در سواد رحمت تو آبِ حیوان یافتہ ٭ (اردو) آب حیوان۔ اردو مین مستعمل ہے مذکر ؎ نہین تیرے قدم کو قید کچھ اسکے علاوہ نے کی ٭ سکندر تشنہ رہ جائے پیے خضر آب حیوان کو ٭۔ (امیر اللغات)

آبِ حیوان گوار
آبِ حیوان گہر
(اصطلاح) باضافت ثالث بقول بہار آبے کہ گوارائی آب حیات دارد از عالم شراب خوشگوار پس در اوّل تشبیہ بود از جہت گوارائی آب و در دوم از جہت شرف نفس وے بحیات (نظامی ؎) بیا ساقی آن آبِ حیوان گوار ٭ بدولت سرائے سکندر بیار ٭ کہ تا دولتش بو یہ بر سر دہد ٭ بمیراث خوار سکندر دہد ٭ شگفتہ نشد کاب حیوان گہر ٭ کند ماہی مردہ را جانور ٭ مؤلّف گوید کہ نظامی در کلام خود آب حیوان گوار و گہر نہ نوشتہ کہ بر ادّعائے بہار گوارائی آب حیات داشتن را تسلیم کردہ شود۔ نظامی آبے را خواہد کہ حیوان گوار و حیوان گہر باشد و حیوان بمعنی آب حیات نیامدہ بقول صاحب منتہی الارب حَیَوَان آبے است در جنّت و بقولش حیوان معنی زندگی را ہم شامل پس آب حیوان گوار و حیوان گہر آبے باشد کہ گوارائی حیوانی ارد

وحیوان نژاد است کہ کنایہ از شراب است مجرد آب ہم بمعنی شراب آمدہ ع ببین تفاوت رہ از کجاست تا بکجا۔ (اُردو) شراب (مونث)

آبِ خاطر (اصطلاح) باضافت ثالث بقول صاحب بحر عجم (۱) رونق۔ روشنی خاطر۔ ضیائے فکرت۔ صفائے فکرت (۲) فکر صائب (اردو) (۱) روشنی طبیعت کی۔ صفائی فکر کی (۲) فکر صائب (دیکھو آصفیہ لفظ صائب)

آبِ خاکستر (اصطلاح) باضافت ثالث بقول صاحب محیط ترجمۂ ماء الرماد است و آن آبے است کہ چند مرتبہ خاکستر دران انداختہ وجوش دہند و صاف نمایند۔ گرم وخشک و باصل چیزے کہ آن خاکستر است راجع۔ جالی ومجفّف ومحرّق ومعفّن وقاطع چیزے است (اُردو) راکھ مین جوش دیا ہوا پانی

آبِ خانہ (اصطلاح) بلا اضافت بقول صاحب بحر عجم۔ مستراح یعنی پایخانہ وبقول بہار قدم جا ایرانیان این را ضروری خوانند سلیم در ہجو گوید ؎ رو در آبے کہ شست بر لب جو ہر حبابے شد آبخانہ او ؛ (اردو)۔ پاخانہ۔ جائے ضرور (مذکّر) (آصفیہ)

آبِ خَجالت / **آبِ خُجلت** (اصطلاح) باضافت ثالث وبفتح خائے منقوطہ بقول صاحب بحر عجم مرادف آبِ انفعال وبقول بہار عرق شرم (صائب ؎) چند از آبِ خجالت تازہ رو باشد کسے ؛ گل بخونِ خود دران چاک گریبان تشنہ است (طغرا ؎) در کلاہ سلطنت چشمے ندیدم چون حباب ؛ از سرشہ گر در آبِ خجلت افتد بہتر است ؛ (اُردو) آب خجالت اور آبِ خجلت دونون الفاظ اردو مین مستعمل ہین (مُذکّر) (صبا ؎) وہ موتیون کو ملاتے ہین اپنے دانتون سے ؛ غریق آب خجالت نہ جوہری ہو جائے ؛ (بحر ؎) مین سیہ رو اپنے خالق سے جو قسمت مانگتا ؛ اپنا منہ دھو لیتا آبِ خجالت مین کہین (?)

پہلے آب خجلت مانگتا ؀

آب خرابات (اصطلاح) باضافت ثالث و بفتح رابع بقول صاحب بحر عجم شراب (حافظ ع) خرقۂ زہد مرا آب خرابات ببرد ؀ خانۂ عقل مرا آتش خم خانہ بسوخت ؀ (اردو) شراب - (مذکّر)

آب خزان (اصطلاح) باضافت ثالث بقول صاحب بحر عجم باران خزان باشد (اردو) موسم خزان کی بارش (مؤنّث)

آب خشک (اصطلاح) باضافت ثالث بقول صاحب بحر عجم (۱) شیشہ (۲) آبگینہ (۳) پیالۂ بلور (۴) بقول بہار کنایہ از تیغ و خنجر و مانند آن (۵) بقول صاحب انند برف و یخ (۶) بہ تحقیق مولف - آب جواہر ہم (شانی تکلو ع) نو بر چرخ کہن چیست بجز جام ؀ ۔۔۔ حاملہ از آب خشک - آتش ترد شکم ؀ (محی الدین بلیقانی ع) از بلے دفع یاجوج ہوا از آب خشک ؀ خاکپا شان بین کہ سد بر آتش تر بستہ اند ؀ (نغانی ع) ساقیا تر د اغ کن ما را ؀ آتش تر در آب خشک انداز ؀ (ہمایون ع) چو در آتش لالہ افتاد مشک ؀ دم از آتش تر زد و آب خشک ؀ (صائب ع) تشنگان را می دہد تسکین زلال آب خشک خود ؀ و رمروت از عقیق سنگدل کمتر مباش ؀ (اردو) (۱) شیشہ - مذکّر (۲) آئینہ - مذکّر (۳) پیالۂ بلور - مذکّر (۴) تیغ - مؤنّث - خنجر - مذکّر (۵) برف و یخ - مؤنّث (۶) جواہر کی آب - آب جواہر - مونث

آب خشک گردیدن (استعمال) بلا اضافت منجمد شدن آب و معدوم شدن آن چنانکہ صائب گوید (ع) سرد ہا گردند آب و آب ہا گردند خشک ؀ در گلستانے کہ آن سرو روان پیدا شود ؀ (اردو) پانی جم جانا - پانی خشک ہو جانا - پانی سوکھ جانا -

آبِ خضر (اصطلاح) باضافت ثالث
بقول صاحب بحر عجم (۱) آب حیوان۔
(۲) علم لدنّی من اللہ تعالیٰ وبقول صاحب
شمس (۳) حیات ابدی نیز (حافظ ملہ) قسمت
ز آب خضر کہ ظلمات جاے اوست * تا آب ما
کہ منبعش اللہ اکبر است (کمال سپاہانی ملہ)
در کلک تو سترِ غیب مضمر * در لفظ تو آب خضر
مدغم * (ارسلان ملہ) بر دہانت تہمت ہستی
نشانے بیش نیست * آب خضر از لعل جان
بخشت نشانے بیش نیست * (اردو) (۱)
آب خضر (مذکّر) (۲)، علم لدنّی (مذکّر) بقول
صاحب آصفیہ وہ علم جو کسی کو خدا تعالیٰ کے
پاس سے بغیر از محنت و استاد حاصل ہوا
(۳)، عمر جاودانی (ناسخ لہ ملہ) منہ سے
اگر لگے مینا آب خضر ہو پینا * پیکیے ایک دم
جینا عمر جاودانی ہے۔

آبِ خفتہ (اصطلاح) باضافت ثالث بقول
صاحب بحر عجم مرادف آبِ بستہ وبقول
بہار و صاحب فرہنگ انند (۱) کنایہ از مطرا
ہم وبقول صاحب ناصری ۔۔ مرادف
آب مردہ کہ حرکت نکند و روان نباشد (اردو)
دیکھو آب بستہ و آب مردہ (۱) موتی (مذکّر)
(اسیر ملہ) لگائیں افسروں میں اپنے
سلطان پر کہاں پائیں * کسی کے ہاتھ کب
لگتا ہے موتی میرے آنسو کا *۔

آبِ خُمار (استعمال) باضافت ثالث و
ضم خاے نقطہ دار بقول بہار آبے کہ در خمار
خورند یعنی در بقیۂ مستی کہ از خوردن شراب
در سر ماندہ باشد (صائب ملہ) خضر گر راہ بسر چشمۂ
حیوان بردہ است * مست ہم در دل
شب آب خمارے دارد * (اُردو) وہ پانی
جو حالت خمار میں پیا جاے اردو میں آب
خمار کہہ سکتے ہیں لفظ آب اور لفظ خمار دونوں
اُردو میں مستعمل ہیں۔

آبِ خمار داشتن (استعمال) باضافت ثالث
موجود داشتن وحاصل بودن آب خمار است
سندِ این در اصطلاح ماضیہ گذشت (اُردو)
آب خمار رکھنا۔

آبِ خمار شکن (استعمال) باضافت ثالث
بقول صاحب فرہنگ انندراج آب مسور
کنندہ بخوردن ۔ مؤلف۔ گوید کہ کنایہ از
شراب باشد یا آب یا عرق مرکّب کہ خمار از
سر دور کند (اُردو) وہ پانی یا عرق یا شراب
جسکے پینے سے خمار باقی نرہے۔

آبِ خنجر (استعمال) باضافت ثالث
بقول بہار کنایہ از تیزی خنجر (فطرت مشہدی ع)
زخم جانم از شکر خندی نمی بندد دہان خنجر
نازترا آب تبسّم دادہ اند ٭ (مع ع) در
تبسّم کرد دندانش گہر را شرمسار ٭ در نظر
تیر نگاہش آب از خنجر بہ بیرو ٭ (اردو) آب
خنجر۔ خنجر کی آب (رضا سن ع) کہو یہ
حوروں سے جائین باہر جو بھر کے لائین
آب کوثر ٭ نہیں ہون پیاسا کہ آب
خنجر ابھی ابھی تو پلا چکے ہین ٭۔

آبخوارہ (اصطلاح) بلا اضافت ثالث
بقول صاحب ناصری سبوے وظرف
سفالینۂ آبخوری (قاسم الانوار تبریزی ع)
ہمہ آبخوارہ بینی کہ ز ما کنند مستی ٭ اگر آبخوارہ
سازند از خاک ما سبوئے ٭ (اردو) آبخورا
(مذکّر) بقول امیر مٹّی اور جست وغیرہ کا
برتن جسمین پانی پیتے ہین۔ (ناسخ ع)
پیکے پانی اُسکے جھوٹے آبخورے مین ہوئے
مست ٭ ساقیا فرقت مین مین مشتاق
ساغر کا نہین ٭۔

آب خواستن (استعمال) خواہش آب (۸۵)
کردن و آب طلب کردن چنانکہ سلمان
ساوجی گوید (ع) بروزگار تو ابر محیط
آبے خواست ٭ کف تو گفت بہ لفظے چو لولو

× سند آبِ خنجر مطابقت لفظی ندارد۔

خوش آب ٭ (اُردو) پانی مانگنا۔ پانی چھاننا

آب خور (اصطلاح و استعمال) بلا اضافت
بقول صاحب بحر عجم (۱) نصیب و قسمت
(۲) مشربۂ آبخوری (۳) سرچشمہ و کنار
دریا و امثال آن (۴) بقول صاحب
سروری اسم فاعل از آب خوردن و
بقول مؤلف۔ صیغہ امر ہم (حکیم قطران
له) ترسم کہ بر آید زجہان آبخور من ٭ گز
شہر بر آورد جہان آبخور تو ٭ (حکیم خاقانی له)
در غمت اے زود سیر خون جگر می خورم ٭
تشنہ بجز من کہ دید آبخورش آتشین ٭ (لطفی
له) درین آبخور کس نشد آب خور ٭ کہ
آخر بجا کش نشد دیدہ پر ٭ (اردو) (۱) آب
خور (مذکر) (۲) آبخورا (مذکر) (۳) پن گھٹ
گھاٹ (مذکر) (۴) پانی پی۔ پانی پینے والا
پانی پینے کے مصدر سے صیغۂ امر اور
اسم فاعل (بحر له) آب و خور تھا جو وہ چھوٹی
مرے آگے نہ کھلی ٭ بچگیا آج مین اژدر کا
نوالا ہوکر ٭ (ولہ له) مین اُسکا تشنۂ دیدار
ہون جسکا یہ عالم ہے ٭ لہو پیتا ہے بھر بھر کے
دلونکے آبخورون مین ۔ (مثل ۳) باگھ
بکری ایک گھاٹ پر پانی پیتے ہین ۔

آب خورۂ آتشین (اصطلاح) بہ اضافت
سادس بقول صاحب بحر عجم (۱) شرابخوار
(۲) خونخوار (۳) چشم غم زدگان (اردو)
(۱) شراب خوار (مذکر) خونخوار (مذکر) (آصفیہ
(۳) غمزدونکی آنکھ جس سے اشک گرم نکلتے ہین

آب خورد (اصطلاح و استعمال) بلا اضافت
بقول صاحب بحر عجم مرادف آبخورہ۔ خاقانی
له) جان شد اینجا چہ خاک بیز و تن ٭ کاب
خوردش از اینجان برخاست ٭ (خسرو له)
آب خورد آورد غم را سوے من ٭ کاب چشم
شد بہر گوے کہ ہست ٭ (ترکی ہمدانی له)
تا توانی شکر نعمت کن فراموشی مکن ٭ آبخوردے

مزن بر سہم مبادا گم شود ﴿ (۲) **مؤلف**
گوید کہ فعل ماضی از آب خوردن ہم (اردو)
دیکھو آب خور (۲) پانی پیا۔

آب خورد کردن (مصدر اصطلاحی) بقول
صاحب جہانگیری کہ بضمن آبخورد گوید (۱)
وقف نمودن و مقام کردن باشد (نظامی ۵)
شہ عالم آہنج گیتی نورد ﴿ دران خاک یک ماہ
کرد آبخورد ﴿ صاحب فرہنگ انندراج
بذیل آبخورد می فرماید کہ آب خورد کردن
مصدر آبخورد و آبشخورد است۔ **مؤلف**
گوید کہ نہ چنین باشد زیرا کہ مصدر آبخور
و آبخورد× آبخوردن است و مصدر اصطلاحی
برائے آبخورد۔ بمعنائے اصطلاحی۔ آبخورد کردن (۲)
بہ تحقیق **مؤلف**۔ آبخورد کردن بمعنی زندگانی
کردن ہم (فقرہ مہر نیمروز) حضرت ادریس
علیہ السلام ششصد و شصت و ہشت سال
آبخورد کرد (اردو) (۱) قیام کرنا۔ مقام کرنا
ٹھہرنا (۲) زندہ رہنا۔ زندگانی بسر کرنا (آصفیہ)

آب خوردن (مصدر اصطلاحی و استعمال)
بقول صاحب بحر عجم (۱) اندک توقف کردن
و **مؤلف** گوید کہ (۲) نوشیدن آب ہم۔
(نظامی ۵۲) چو پُر خون شد آن طشت
زنگی چہ کرد ﴿ بخوردش چو آبلے و آبے
نخورد ﴿ بہار این مصدر را در نفی قرار دادہ
است و گوید کہ آب نخوردن کنایہ از کمال
سرعت و اگر خیال کنند کہ از خوردن آب
غصہ فرو می نشیند پس نخوردن آب کنایہ
از فرو نخوردن غصہ خواہد بود۔ انتہی۔ **مؤلف**
گوید کہ بر ادعائے بہار این مصدر را در نفی
قرار دادن درست نیست زیرا کہ آب نخوردن
بمعنی اندک توقف کردن آمدہ و ماخذ این
عادت است کہ چون مسافران بر سر آب رسند
و آب خورند وقفہ شان بسیار کم صورت
گیرد کہ محض آب خوردن را کفایت کنند

× بمعنائے حقیقی

از ہمین رسم و عادت فارسیان این مصدر
اصطلاحی را پیدا کردہ اند و بکمال سرعت
از نفی این خود بخود پیدا است (۳) و معنی دیگر کہ ذکر
آن بہار ہم می کند ہم از عادت مخلوق داخل
محاورہ شد شک نیست کہ آب چشم را فرو می نشانند
و ہمین معنی در کلام۔ نظامی کہ مذکور شد چسپان
تر است یعنی زنگی آن طشت پر از خون را
بخورد و غصّہ اش فرو نشد بہار از کلام عبد الرسول
استغنا ہم سند گیرد و ہو ہذا (ع) گوشۂ ابرو
بسے دیدم دلم آبے نخورد ٭ تعمّق پسندان
این سند را از آب خوردن دل متعلق میکنند اردو
(۱) تھوڑا سا توقّف کرنا۔ ٹہرنا۔ دکن مین
کہا جاتا ہے کہ کیا جلدی پڑی ہے ذرا توقف تو
کیجئے۔ پانی تو پی لیجئے۔ (۲) پانی پینا (۳)
آگ بجھنا۔ غصّہ فرو ہونا۔ (بحر ۵) بجھی
نہ آگ لگائی ہوئی رقیبونکی ٭ بہاے بحرنے
دریا مین بارہا تعویذ ٭

آب خوردن از چیزے (مصدر اصطلاحی) و
استعمال) بہار بذیل (آب خوردن) ذکر این
می کند و می فرماید کہ ورای معنی حقیقی
کنایہ از پرورش یافتن ہم و بتحقیق مؤلّف معنی
دوم سیراب شدن و تمتع یافتن باشد (ملّا
قاسم مشہدی سلہ) ہر کس کہ دلش تشنہ لب
بزم حضور است ٭ از چشمۂ کوثر نخورد آب
کہ دور است ٭ (ظہوری تہ) آب خواہد
خورد غیر از وصل یار ٭ چشم تر خوش گریہ را
در ہم کشید (ولہ تہ) نہالے کہ بار آورد
چاک دل ٭ خورد آب از خون شریان ما
(صائب تہ) خار و گل آب از بہارستان
وحدت میخورند ٭ من ز غفلت در تمیز زشت و
بد افتادہ ام ٭ محاورہ جویان دریابند کہ
معنی پرورش یافتن یا سیراب شدن و تمتع
یافتن مخصوص است بصلۂ از و آب خوردن
بغیر صلہ چیز دیگر است کہ گذشت مخفی مباد

که بهار معنی پرورش یافتن از کلام صائب پیدا کرده است ولیکن در کلام ظهوری نمی چسپد و معنی بیان کردهٔ مولف همهٔ اسناد را شامل بمعانی جویان در غلط نیفتند که استناد بهار از کلام عبدالرسول استغنا (که در اصطلاح ماضیه گذشت) درین مقام هم علی محله نیست چنانکه او می کند - (اردو) (۱) پانی پینا - چشمہ یا حوض وغیرہ سے (۲) سیراب ہونا - متمتع ہونا - کسی چیز سے -

(۲۷) **آب خوردنِ چشم** (مصدر اصطلاحی -)

باضافت نون - جلا گرفتن - و روشن شدن چشم باشد چنانکه صائب گوید (ع) از گوہر ما گرچه خورد چشم جہان آب ⁂ از گرد یتیمی است ہمان پیرہن ما ⁂ (اردو) آنکھین روشن ہونا (ناسخ ع) روشن آنکھین راہ جانان مین ہوئین ⁂ میل جو ہے سرمہ کا وہ میل ہے

(۲۸) **آب خوردنِ چیزے** (مصدر اصطلاحی

باضافت نون - باران دیده و باران زده شدن آنچیز باشد که مقابل آفتاب خوردن است چنانکه اینای فراہانی گوید (رباعی) در راہ طلب زلف تو تابے نخورد ⁂ از چشمہ چاہ ذقن آبے نخورد ⁂ بے گریه و سوز دل بود طاعت ما ⁂ این دانه که آب و آفتاب نخورد (اردو) نم دیده یا نم رسیده یا نم خوردہ ہونا

آب خوردنِ دل (مصدر اصطلاحی)

باضافت نون بقول صاحب بحر عجم آرام و تسکین یافتن و بقول بہار کنایه از قوت گرفتن و خوش شدن آن (صائب ع) صائب دلش از صحبت گلشن نخورد آب ⁂ شبنم که بخورشید رخشان نگران ست ⁂ (عبدالرسول استغنا ع) گوشهٔ ابروے دیدم دلم آبے نخورد ⁂ تشنهٔ دیدار تیغ آبدار کیستم ⁂ (کلیم ہمدانی ع) دل آب ز آہن نفس خورد ⁂ دیگر ز بہشت دانه چین نیست ⁂ در راے مؤلف - از آب خوردن دل سیراب شدن و تسکین یافتن دل

مراد است (اُردو) دل کا سیراب ہونا یا تسکین پانا

(۲۲) **آب خوردنِ نگاه** (مصدر اصطلاحی) باضافت نون سیراب شدن نگاه است چنانکه ظهوری گوید (س) دهد گلهاے تر بخار خشک افتد اگر چشمم ٭ که خورد است آب از روے عرقنا کے نگاه من ٭ عجب است که صاحبان لغت آب خوردن دل را اصطلاحی خاص قرار داده اند و آب خوردن نگاه را گذاشته اند و ممکن است که در کلام اساتذه آب خوردن جگر هم بنظر آید - **مولف**. گوید که اگر آب خوردن چیزے را - اصطلاح عام قرار داده شود آب خوردن دل و نگاه و جگر وغیره همه را شامل شود اندرین صورت دو اصطلاح عام باشد (۱) آب خوردن کسے (۲) آب خوردن چیزے - پس آب نخوردن زنگی که در اصطلاح (آب خوردن نا) گذشت متعلق از نمبر (۱) شود و آب خوردن دل و نگاه و دانه وغیر ذالک متعلق از نمبر (۲) باشد - بدینوجه که صاحبان لغت آب خوردن دل را اصطلاح خاص قرار داده اند - **مُولّف** ناچیز هم درین موقع آب خوردن نگاه را اصطلاح خاص قرار داد (اُردو) - نگاه کا سیراب ہونا -

آب خورده (اصطلاح) بلا اضافت ثالث بقول صاحب بحر عجم عموماً هر چیز آب خورده و خصوصاً ظرفے که چند گاه آب دران بوده باشد - بهار گوید که (۱) آب خورده چیزے را گویند که باو آب رسیده باشد و بدان سبب از آب و تاب اصلی برگردیده باشد و (۲) سبوے آب خورده و ظرف آب خورده و خمے که نخست باآب ترکنند تا چیزے که در و اندازند منجذب نشود. **مولف** - گوید که اگرچه این اسم مفعول از مصدر آب خوردن است که گذشت و لیکن در محاورۂ عجم استعمال این بطور خاص واقع شد

(۱) گویند کہ میوۂ آب خوردہ بد طعم شود (اثر) کسے نداد بمیخانہ راہ زاہد خشک ٭ خم آب خوردہ چو شد قابل شراب شود ٭ (اُردو) (۱) آب رسیدہ (۲) تر کیا ہوا بر تن۔

آبِ خورشید (اصطلاح) باضافت ثالث بقول صاحب بحر عجم۔ آب زندگی۔ صاحب شمس گوید کہ این مجاز است از قبیل وارادہ مسبب زیرا کہ نزد حکما حیات حیوانات و آب آفتاب تجلی روح است و یا ظہور نفس (اُردو) دیکھو آب زندگی۔

(۵۷) **آبِ خوش خُوردن** (مصدر اصطلاحی) بلا اضافت بقول صاحبان شمس اللغات و ہفت قلزم و فرہنگ انند کنایہ از آسودن و راحت یافتن و برخورداری گرفتن باشد۔ (اُردو) راحت پانا۔ آرام پانا۔ تمتع حاصل کرنا (ناسخ ؎) آرام خوش قدو نسیب کوئی پائے ہے محال ٭ جز سرو بیٹھتے ہین سب اشجار کے تلے ٭

آبِ خونابہ سرشت (مصدر اصطلاحی) باضافت ثالث بقول صاحب فرہنگ انند کنایہ از نہر فرات (۲) شراب (۳) آبے کہ رنگش سُرخی زند (اُردو) (۱) فرات (مذکر) (۲) شراب۔ مؤنث (۳) سُرخی مائل پانی (مذکر) بقول صاحب آصفیہ لال پانی شراب سُرخ اور اُس چشمہ کو کہا جاتا ہے جس کا پانی شعاع آفتاب یا زمین کی مٹی سرخ ہونے یا سُرخ کیڑون کے سبب سے لال نظر آئے اسطرح کے اکثر چشمے پہاڑون پر موجود ہین

(۹۰) **آبِ خونین** (اصطلاح) باضافت ثالث اشک خونین چنانکہ سلمان ساوجی گوید (ع) جوہر آب فرات از خون پاکان لعل گشت ٭ وین زمان آن آب خونین ہیچنان در چشم ہاست ٭ (اُردو) اشک خونین (مذکر) (دیکھو آب آتش رنگ کا نمبر ۲)

آب خیر کردن (مصدر اصطلاحی) بلا اضافت
بقول صاحب بحر عجم - صرف کردن آب بے
راہ خدا و بقول بہار - وقف کردن آب (ظہوری
ے) چو گل چند آئینہ از شوخ دیر * بشکرانہ
آن کند آب خیر * (اردو) سبیل پلانا -
سبیل رکھنا - سبیل لگانا - (ناسخ ے) بھرکے
مشکیں آبلوں کی اب پلا دیجے سبیل *
پڑ گئے ہیں پیاس سے کانٹے زبان خار میں
(خورشید ے) ملک عدم کو اب کوئی پیاسا
نہ جائیگا * قاتل نے آب تیغ کی رکھی سبیل ہے

آب خیز (اصطلاح) بلا اضافت - بقول
صاحب بحر عجم (۱) زمینے باشد کہ ہر جا کہ آنرا
بکنند آب بیرون آید (۲) طغیان آب -
(۳) موجۂ آب (۴) ناودان - بقول
صاحب ناصری این را خیز آب ہم گویند
(اوحدی ے) اندرین آب خیز نوح توئی
واندرین دانگہ فتوح تو لی * (اردو) (۱) وہ
زمین جسکو ذرا سا کھودنے سے پانی اُبلنے
لگے - (۲) پانی کی طغیانی (مونث) (۳)
سیلاب (مذکر) (۴) بقول صاحب جامع اللغات
بدررو - پرنالہ جسکے راستے کسی چھت کا
پانی گرتا ہے - (ناسخ ے) میرے اشکوں کا
فلک تک موج زن سیلاب تھا * ہالہ مہ کی
جگہ شب حلقۂ گرداب تھا *

آب داخل کردن شیر را (مصدر اصطلاحی)
بقول خان آرزو مرادف آب در شیر داخل
کردن (ے) عشق ما را از فریبش آگہی بود
آرزو * چشم فرہاد آب داخل کرد جوئے شیر را

آب دادن (مصدر اصطلاحی) بقول
صاحب بحر عجم (۱) آبیاری کردن و پرورش
(اشرف مازندرانی ے) رسیدہ سبزۂ خطش
کنون نزدیک خشکیدن * بجنبید اے ہوس
ناکان کہ وقت آب دادن شد * (۲) مجازاً
بمعنی انزال کردن (بہار) (زلالی ے)

زانگیز خرام آن پریزاد ؛ در و دیوار خلوت
آب میداد ؛ (زلالی ہ) ز غلط سرین سیمین
ریز وے ؛ زمین آب دادے زانگیزے ۔ اُردو ع
آبیاری کرنا۔ آب دینا (۲) مُنزل ہونا۔
(اسیر ل) سوکھ جائیگی اپنی کشت امید ؛
نہ کریگی جو آبیاری آنکھ ؛ (امیر حسن لہ)
عبادت ہے اس کشت کو آب دو ؛ کہ
وان جا کے خرمن بھی تیار لو ؛ ۔

آب دادن بہ چیزے (مصدر اصطلاحی)

بہار ذکر این می کند و گوید کہ (معروف) مولف
گوید کہ آب دادن بہ چیزے عام است برائے
اسلحہ وغیرہ آن۔ پس (۱) آب دادن بہ تیغ
و خنجر و امثال آن بمعنی آبگیری کردن
آن است چنانکہ والہ ہروی گوید (ے)
ز زہر چشم چرا آب می دہی جانا ؛ بہ تیغ ناز
چو آب چہ ذقن باشد (۲) آب دادن بہ
نہال یا باغ۔ و مثلہ سیراب کردن و آبیاری
کردن آنست (کلیم ہ) دہر کا مست نہ دہد
مفت کہ اُمید گلاب ؛ تا نیامد بمیان آب
بگلزار نداد ؛ (۳) آب دادن بہ چشم۔ در وے
وغیرہ لک جلا بخشیدن و رونق دادن
باشد۔ پس این مصدر عام را ذکر کردن
و از فرق استعمالش کنارہ کشیدن ستم است
بر اصطلاح جویان بقول صاحب بحر عجم (۴)
آب دادن بچیزے بمعنی انزال کردن است
امّا سندش کہ از کلام زلالی در (آب دادن)
گذشت مخالف او عاست۔ (اُردو ۱)
آب دینا تلوار یا خنجر یا اور کسی ہتھیار کو۔ بقول
امیر سان پر لگا کر یا پتھر چٹا کر تیز کرنا (غالب ع)
کرے ہے قتل لگاوٹ مین تیرا رو دینا ؛
تری طرح کوئی تیغ نگہ کو آب تو دے۔ ؛
ظفر ہ اگر دیتا ہے اپنی تیغ کو وان آب
وہ قاتل ؛ تو جان باز محبت جان سے
یان ہاتھ دھوتے ہین (۲) سینچنا۔ سیراب کرنا

آب دینا۔ درخت یا باغ وغیرہ کے لئے
کہا جاتا ہے۔ (ذوق سے) دے گر چمن کو
گریۂ مستانہ میرا آب ٭ بیضون سے بلبلون کے
ہو پیدا بط شراب ٭ (بحر سے) جیسے پہنے
ہین صنم پھولون کے بالے تم نے ٭
ابر تر موتیے کو آب گہر دیتے ہین ٭۔
(میر حسن سے) عبادت سے اس کشت کو
آب دو ٭ کہ وان جا کے خرمن بھی تیار
لو ٭ (۳) آب دینا۔ جلا دینا۔ چمکانا ہوتی
یا لعل یا اور کسی جواہر کے لیے۔ (ظفر سے)
دانۂ اشک کو دی عشق نے میرے وہ
آب ٭ جو اسے دیکھتا ہے صاف گہر
پاتا ہے ٭

آب دادن بہ کسے (استعمال) مرادف
آب دادن کسے راست کہ می آید۔

(۹۱) **آب دادنِ چشم** (مصدر اصطلاحی)
کنایہ از اکتساب فیض و دیدار کردن شے
مرغوب و تماشا کردن است۔ بہار این را
(چشم آبدادن) نوشتہ وجہے نباشد کہ چشم
آب دادن را (آب دادنِ چشم) نگیریم چنانکہ
ظہوری می گوید (سے) آب خواہد داد چشمے در
تماشایش حباب ٭ این چنین باران اگر
از چشم احباب آورم ٭۔ مخفی مبادکہ۔
(آب دادن چشم) بذیل (آب دادن چیزے)
ہم می آید ولیکن تخصیص معنی تقاضاے آن
می کند کہ این را اصطلاح خاص قرار دادہ
شود (اُردو) نظارہ کرنا (صابر سے) کون کر
ہے گھر بیٹھے نظارہ حسن کا ٭ ہے نظر بازون
ہین یہ ہم سب سے بہتر آئینہ ٭ (آصفیہ)

(۹۲) **آب دادنِ چیزے** (مصدر اصطلاحی) باضافت
لون مرادف آب دادن بہ چیزے است
یعنی (۱) آب دادنِ تیغ۔ وشمشیر و امثال
آن (ظہوری سے) از تلخی نگاہ چہ شیرین
شدہ است زخم ٭ بُرّندہ تیغ غمزہ بزہر آب دادہ شد

(۲) آب دادن نہال۔ یا باغ وشلہ (۳)
آب دادن چشم۔ و روے وغیر ذلک
بہار ذکر این نمی کند بلکہ آب دادن تیغ
وخنجر۔ بمعنی آبگیری کردن می نویسد در رائے
مؤلف تخصیصش از تیغ وخنجر درست نیست
وسندے کہ از کلام معز فطرت آوردہ است
لفظاً غیر مطابق۔

(۲۵) **آب دادن چیزے را** (مصدر اصطلاحی)
مرادف آب دادن بچیزے است (۱) آب
دادن تیغ وخنجر و امثال آنرا (صائب ع)
مکن بے بہرہ یارب از قبول دل بیانم را۔
بزہر چشم خوبان آب دہ تیغ زبانم را۔
(میر معز فطرت ع) زخم جانم از شکرخندی
نمی بندد دہان۔ خنجر ناز ترا آب تبسم دادہ
اند۔ (ظہوری ع) بزہر چشم داد است آب
نشترہاے مژگان را۔ نشانید ست لذت
ہاے نیش غمزہ در نوشم۔ (۲) آب دادن
نہال یا باغ را وشلہ (نظامی گنجوی ع)
نبات روح را آب از جگر دادہ۔ (۳)
آب دادن چشم و دیدہ وغیر ذلک را
(صائب ع) چشم خود را دادہ بود از آب
حیوان خضر آب۔ تا غرور آئینہ را از دست
اسکندر گرفت۔ (بیدل ع) گل برخت
کشود نقاب کشیدہ را۔ آئینہ آب دادہ ز
روے تو و دیدہ را۔ (ظہوری ع) ز زہر چشم
قہرش دادہ آب نوک مژگان را۔ ظہوری
چون نباشد محو لذت نیش نوش آمد مخفی
مباد کہ ضمیر غائب کہ بشین معجمہ باید معنی
متعلق از ہمین اصطلاح است چنانکہ میر
معز فطرت گوید (ع) دو شمشیر ند در یک
قبضہ ابروے سیہ تابش۔ کہ ہردم می دہد
آن تند خو از زہر چشم آبش۔

(۲۶) **آب دادن کسے را** (استعمال) بمعنی
سیراب کردن آنست چنانکہ غنی گوید (ع)

تازبان چون شمع از کام نیامد بیرون ؛ یکدم
این چرخ سیہ کار نداد آب مرا ؛ (ارسلان
درحمد گوید ے) از سحاب بے تشنہ لب را
آب داد ؛ ہم صدف را گوہر نایاب
داد ؛ (ظہوری ے) تشنگان وعدۂ امروز
را ؛ آب از سرچشمۂ فردا مدہ ؛ ہم برقیاس
اصطلاح ماضیہ با ضمیر غائب (اہلی شیرازی
ے) ہر کہ سرمست تو شد جام شراب آبش ندہند ؛
بخدا گر ہمہ خضر است کہ آبش ندہند ؛ (صائب
ے) گل اندامے کہ میدادم بخون دیدہ
آبش را ؛ چسان بینم کہ گیرد دیگرے آخر
گلابش را ؛

آبدار (اصطلاح) بقول صاحب بحر عجم (۱)
آنکہ آب از بہر مردم نگاہ دارد (عرفی ے)
مجلست را زہرہ قوال و مگس رانت زحل ؛
آبدارت ابر نیسان و خواصت آفتاب ؛ (اردو)
آبدار (مذکر) (میر حسن ے) خضر اسکی سرکار کا
آبدار ؛ زرہ ساز داؤد سے وان ہزار ؛
(ذوق ے) مہر دارون مین ترے ایک
ہے ناچیز عقیق ؛ آب دارون مین ترے
ایک ہے ادنی گوہر ؛ -(۲) آبدار- نام
گیا ہے کہ شبیہ باشد بہ لیف خرما (اردو)
ایک قسم کی گھانس کا نام جو برگ خرما سے
مشابہ ہوتی ہے -(۳) آبدار- ہر چیز باطراوت
وپر آب از میوہ و نباتات- وجواہر و اسلحہ و
شعر و سخن وغیرہ چون- انگور آبدار- ولولوئ آبدار
وشمشیر آبدار- وشعر آبدار وغیرہ (جامی ے)
پیکان آبدار کہ آید ز دست دوست ؛ برعاشقان
سوختہ باران رحمت است ؛ (غنی ے) اشعار
آبدارم تا شد محیط عالم ؛ انداختند در آب
یاران سفینہ ہا را ؛ (طالب کلیم ے) صحرا
کنون خوش است کہ از فیض گریہ ام ؛ روئید
سبزہ چون مژۂ آبدار من ؛ (ظہوری ے) کہ
دید اینچنین کشت غم تازہ کرد ؛ گرم کردہ حق

گریۂ آبدارے ٭ (صائب ؎) زخم گل آب
از نواے آبدارم می کشد ٭ شور بلبل خجلت
از جوش بہارم می کشد ٭ (اُردو) آبدار لطیف
نفیس۔ طراوت دار۔ چمکیلا۔ دھاروالا
تیز ہتھیار۔ (آتش ؎) کمال شہرۂ حسنِ
حبیب سُنتا ہون ٭ ڈھلا ہوا کوئی مضمون
آبدار نہو ٭ (ناسخ ؎) آبدار اشعار سے
تیغ زبان ہے آبدار ٭ گوہر مضمون و لاجو
ہین اس تلوار کے ٭ (انیس ؎) بتّیس
دُرِ ودیعت محبوب کردگار ٭ براق و درفشان
و ضیادار و آبدار ٭ (ناسخ ؎) چمن مین یاد
جو آیا وہ گلعذار مجھے ٭ تو شاخ گل ہوئی
شمشیر آبدار مجھے (۴) آبدار۔ بقول صاحب
ناصری کنایہ از مردم صاحب جمعیت وسامان
(حکیم سنائی ؎) ثقیبة الملک ظاہر آنکہ چو آبش
ایزدش آبدار خواہد کرد ٭ (مصرع ناصری)
ایزدت آبدار خواہد کرد ٭ (اُردو) مالدار شخص
دولت مند (۵) آبدار بقول صاحب ناصری
کنایہ از تیغ وخنجر (فردوسی ؎) چو با او دید
اُنچہ جاے درنگ ٭ ہمان آبدارے کہ
بودش بجنگ ٭ بزد بر سر و تارک آن
نامدار ٭ تو گفتی تنش سر نیاورده بار (اردو)
ہتھیار۔ جیسے خنجر وغیرہ۔

آب دار خانہ (استعمال) بقول صاحب
فرہنگ انندراج جاے کہ آب دران
نگہدارند (اُردو) بقول امیر وہ مکان جسمین
امرا کے پانی پینے کا سامان رہتا ہے۔
مُولّف۔ کی راے مین یہ لفظ عام ہے
امرا سے اسکو کچھ تخصیص نہین ہے (سودا
؎) الغرض مطبخ اُس گھرانے کا ٭ رشک
ہے آبدار خانے کا ٭

آب دارو (اصطلاح) بے اضافت
بقول صاحب محیط اعظم مومیائی است و
رازی دواے دیگر را باین اسم خوانده (اردو

مومیائی (مؤنث)

(۹۵) **آبداری** (استعمال) (۱) رونق وصفا چنانکہ
صائب گوید (ع) سخن چو بال و پر طوطیان
شود سرسبز ٭ زآبداری لعل لب شکر شکنش (اردو)
آبداری (مؤنث) (منیر ع) کمخواب کا تھان
بھی ہے بھاری ٭ زربفت کی جسمیں آبداری (۲)

آب داشتن (مصدر اصطلاحی) بقول
بہار وصاحب فرہنگ انندراج - سیراب
وتازہ داشتن (سلمان ساوجی ع) ہمہ روز
تخم طرب کاشتند ٭ زآب رش آب میداشتند
مؤلف - گوید کہ آب داشتن سیراب کردن
است نہ سیراب داشتن - (اردو) سینچنا -
آب دینا - سیراب کرنا - سیراب رکھنا -
تروتازہ رکھنا -

آب داشتن بچیزے (مصدر اصطلاحی)
بقول صاحب بحر عجم مرادف آب بچیزے
دادن کہ سیراب کردن وانزال کردن است

آب داشتن چیزے (مصدر اصطلاحی -)
باضافت نون بقول صاحب تحقیق الاصطلاحات
فریب داشتن چنانکہ ازکلام خالص اصفہانی سند آرد
(ع) ہر کہ گوید کہ مے زیان دارد ٭ بخشش
آب درمیان دارد ٭ **مؤلف** گوید کہ
صاحب تحقیق بہ حقیقت سند پے نبردہ کہ
(آب درمیان داشتن) است آب داشتن چیزے
اصطلاحے است عام (۱) اگر اضافت آن
بہ اسلحہ کنند چنانکہ آب داشتن تیغ و شمشیر
وخنجر وامثال آن - مراد از تیز بودن و
تیزی داشتن شمشیر وامثال آنست چنانکہ
بیدل گوید (ع) فقر صاحب جوہر آثار کمال
عبرت ست ٭ تیغ در ہر جا تنک شد بیشتر می
دارد آب ٭ (ظہوری ع) ندارد غالبا
آب مروت تیغ بیدادش ٭ ظہوری بر
کشتی تا کے بحسرت گردن خود را ٭ (۲) اگر
اضافت بسوے جواہر وشے آبدار کنند

چنانکہ آب داشتن گوہر وعقیق وآہن
ومثلہ مقصود از جلا وصفا داشتن آن باشد
(۳) اگر اضافت بچیزہاے دیگر کردہ شود
رونق وآبرو داشتن آن چیز است چنانکہ
آہی گوید (ے) ندارد روے گل پیش تو
آبے ٭ بپایت ریخت گوئی آبرو راہ امید ل
ے) گر درین بحر اعتبارے از ہنر میدارد آ
قطرۂ بے قدر ما بیش از گہر می دارد آب ٭
(ولہ ے) فیض خاموشی بیاد لب کشودنہادنش
اے زخود غافل تو بین در غنچہ دارد آب گل ٭
(۴) در بعض مواقع آب داشتن چیزے
بمعنی فریب داشتن ہم آمدہ چنانکہ از صاحب
تحقیق الاصطلاحات گذشت وسندش از
کلام سلیم بدست آمد (ے) زنہار کہ از
دکان ایّام ٭ آتش نخری کہ آب دارد ٭
(۵) آب داشتن بمعناے حقیقی اوست
چون اضافت بسوے چشمہ یا چاہ وحوض وغیرہ

کنند - وحید قزوینی گوید (ے) دیدم آن
چشمۂ ہستی کہ جہانش خوانند ٭ انقدر آب
کز و دست توان شُست نداشت ٭ ظہوری
ے) نہا بتف جگر برون رفت ٭ وین طرفہ
کہ گریہ وار دآبے (اُردو) (۱) آب رکھنا
بقول امیر باڑھ دار ہونا (رشک ے)
صفت ظلم مین یکسان ہین ستمگر کم وبیش ٭
آب رکھتی ہے لبسان دم شمشیر چھُری ٭
(۲) آب رکھنا خوب صاف اور چمکیلا ہونا
(امیر اللغات) (غافل ے) رکھتے ہین آب
ایسی موتی سے دانت تیرے ٭ مٹی مین
ملگیا ہے جنکی چمک سے ہیرا ٭ (۳)
رونق وآبرو رکھنا - بقول امیر آبرو رکھنا
ذی مرتبہ اور ذی عزت ہونا - (۴) کسی
چیز کا فریب وآمیزش رکھنا - عیب رکھنا
نقص رکھنا - اردو مین اس کا استعمال ہر
ایک موقع کے لئے خاص ہے -

(۵) پانی رکھنا۔ (آصفیہ) یہ حوض اس قدر پانی نہین رکھتا جس مین نہا سکین ۔ (مولف)

آب داشتنِ متاع (مصدر اصطلاحی)

باضافت نون بقول صاحب بحر عجم (۱) غش داشتن آن تا دیگرے را توان فریفت و بقول بہار (۲) متاعے کہ قیمتش زیاد از ارزش کردہ باشند (محمد سعید اشرف ؎) بر کسے نیست فیض گردون را * آب دارد متاع دولابی * مولف گوید کہ صاحبان بحر عجم و بہار عجم (آب داشتن چیزے) را نہ نوشتہ اند ازینجاست کہ این مصدر اصطلاحی را بلباس خاص گرفتہ اند۔ حقیقت آنست کہ این مصدر خاص در (آب داشتن چیزے) داخل است و اختلافے کہ در معناے صاحب بحر و بہار واقع است تصفیہ آن از سند پیش کردہ بہار بحق صاحب بحر عجم میشود اردو متاع کا کھوٹ رکھنا۔ متاع کھوٹی ہونا متاع جعلی ہونا۔ مال کھوٹا ہونا۔ مال کھرا نہ ہونا۔

آب داشتنِ مجلس (مصدر اصطلاحی)

باضافت نون۔ رونق داشتن مجلس۔ بہار این مصدر اصطلاحی را در نفی ذکر می کند یعنی (آب نداشتن مجلس) را کنایہ از رونق و وصف نداشتن آن می گوید سندے کہ از خواجہ شیراز بہم رسیدہ در نفی است و آن مستلزم آن نیست کہ این مصدر را در نفی ذکر کردہ شود (؎) مخمور جام عشقم ساقی بدہ شرابے * پر کن قدح کہ بے مے مجلس ندارد آبے * در راے مولف این مصدر خاص ہم از معناے (۳) (آب داشتن چیزے) متعلق است (اردو) مجلس کا رونق رکھنا۔ مجلس مین رونق ہونا۔ مجلس رونق دار ہونا۔ نفی مین مجلس بے رونق ہونا۔

آبِ داغ (اصطلاح) بقول صاحب بحر عجم باضافت ثالث (۱) آبیکہ بسیار گرم باشد و آنرا جوش دادہ باشند (۲) یا آنکہ سنگے یا آہنے گرم کردہ دران انداختہ باشند (۳) وبدون اضافت داغے کہ از آب افتد (وحید ۱۱۵) ہمچو آب داغ از آمیزش ماسوختست ٭ ہرکہ بعد از آشنائی با تو مارا دیدہ است ٭ (صائب ۶۲) از سیاہی تازہ گرد آبداغ زندگی ٭ شد خمار چشم لیلی بیش از آہوا مرا ٭ (اُردو) (۱) کھولتا ہوا پانی (۲) تاو دیا ہوا پانی (۳) پانی کا دھبّا۔ پانی کا داغ

آبدان (اصطلاح) بلا اضافت بقول صاحب بحر عجم (۱) زمین پستے کہ آب باران دران جمع شود (۲) ظرف آب (۳) آبگیر کہ تازی آن غدیر است (۴) مُخفّف آبادان (۵) شانہ آدمی وحیوانات (طالب آملی ۱۱۵) از جے ناخوردہ از دست نسیم ٭ موج بدمستی کند در آبدان ٭ (صائب ۶۲) آب باران خور صدف کرد از گاہ تشنگی ٭ ماہی آسا ہیچ آب از آبدان کس مخور ٭ (سعدی ۹۳) فتد تشنہ در آبدان عمیق ٭ کہ داند کہ سیراب گردد غریق ٭ (اُردو) وہ نشیبی مقام جس مین بارش کا پانی جمع ہو۔ (مُذکّر) (۲) پانی کا ظرف (مُذکّر) (۳) تالاب (مُذکّر) (۴) آبادان کا مُخفّف اُردو مین آبادان مستعمل ہے۔ دیکھو (آبادان) (۵) شانہ (مُذکّر)۔

آب داند کہ آبادی کجاست (مثل) بقول صاحب خزینۃ الامثال این مثلے است کہ فارسیان زنند مقصود این است کہ آب را با آبادی تعلق است و آبادی بے آب باقی نماند کسے کہ از حقیقت چیزے آگاہ و تعلق بدان داشتہ باشد در موقع اظہار تعلق و آگاہی او این مثل می زنند اُردو دائی سے پیٹ چھپ نہین سکتا۔ کوتوال کا

پیادہ شہر کا بھید ہی۔ مردار کی حالت گیدڑ جانے۔ یہ تینون مثل دکن مین مستعمل ہین صاحب محاورات ہند نے (دالی سے پیٹ چھپانا)۔ لکھا ہے جو اوّل الذکر مثل کا مصدر ہے

(٩٧) **آب در آب ریختن** (مصدر اصطلاحی۔)

متعلق است از اصطلاح عام کہ آب در چیزے یا بچیزے ریختن وکردن باشد۔ آب در آب ریختن آبرو را کم کردن است۔ چون آب در شیر ریختن و آب در بادہ کردن کہ خاصیت شیر و بادہ را کم میکند و این کلیہ باشد کہ در ہر چیز کہ آب داخل کنند اثر آن کم میشود و مجازاً بمعنی و غلے بکار بردن ہم و این مخصوص است از مصادر خاص کہ می آید (بیدل ؎)
بتاراج جنون دادم چہ ہستی وچہ فرہنگش ؎
در آتش ریختم آبے کہ آہم می کند تنگش ؎ (اُردو)
آبرو گھٹانا۔ آبرو کم کرنا۔ محاورہ اردو مین آبرو پر پانی پھیر دینا بھی کہا جاتا ہے جس سے عزت و آبرو مٹانا مراد ہے (ناسخ ؎) دے
گھٹا کو نہ مرے دیدۂ تر سے نسبت ؎ آبرو میری نہ ہم چشمون مین اے یار گھٹا ؎ (فقرہ امیر اللغات) کسی کا کیا قصور تمہارے چال چلن نے تمہاری آبرو کم کردی ؎۔

(٩٨) **آب در آتش افگندن** (مصدر اصطلاحی)

سرد کردن آتش است زباندانان حال تصدیق این محاورہ می کنند و سندش از کلام نظامی من وجہ توان گرفت کہ گفتہ است
(؎) اگر سایہ بر آفتاب افگند ؎ در آن چشمہ آتش آب افگند ؎
ظاہر است کہ از چشمۂ آتش آفتاب مراد است۔ شاعر گوید کہ اگر ممدوح ما سایہ بر آفتاب افگند آب و تابش باقی نماند و آتش او سرد شود۔ اگر ہمین شعر در سند (آب در چیزے افگندن) آوردہ شود در آنحال کنایہ از رونق دادن باشد کہ می آید۔ (اُردو) آگ بجھانا۔ آگ ٹھنڈی کرنا۔ (کیفی ؎)

آتش عشق کو رو رو کے کیا ہے ٹھنڈا ٭
اب پری بھی جو جلائے تو بلا جلتی ہے ٭۔

(٥٧) **آب در آتش زدن** (استعمال) سرد کردن آتش است و کنایه از تسکین دادن ہم چنانکه نورالدین ظہوری گوید (ﮯ) آبے زند ز باد ظہوری در آتشش ٭ سرمست تر شود چو شرابش نمی دہند ٭ (اردو) آگ بجھانا۔ دونوں معنوں مین (امیر اللغات)

(٥٨) **آب در آتش کردن** (استعمال) مرادف ماضیه چنانکه ظہوری گوید (ﮯ) چندانکه بادمی بردم خاک مے شود ٭ در آتش آنقدر که توان آب می کنم ٭۔

آب در باده کردن (مصدر اصطلاحی) بقول بہار (۱) کنایه از دغلے بکار بردن مولف۔ گوید که این اصطلاح خاص ہم متعلق است از اصطلاح عام (آب در چیزے کردن و ریختن) که می آید در رائے مولف (۲) آب در

باده کردن کنایه باشد از کم کردن نشّه آن (واله ہروی ﮯ) از گریه ام زمانے چشمش ز فتنه ماند ٭ بدمست را تلافیست در باده آب کردن ٭ (اردو) (۱) دغا دینا۔ دغا کرنا۔ دھوکا دینا (۲) شراب مین پانی ملا دینا۔ نشه کو کم کرنا۔

(٦٠) **آب در پوست افگندن** (مصدر اصطلاحی) مرادف آب بپوست افگندن است که گذشت (ظہوری رباعی) این انبه حلاوت آب در پوست فگند ٭ خشک است ز تازه مغزیش لذّت قند ٭ در دفع گزند تلخکامی حرزے ٭ از ریشهٔ او ببازو بند ٭ ذائقه بند ٭

(٦١) **آب در پے کسے ریختن** (مصدر اصطلاحی) مرادف آب از پے ریختن است (یحیی کاشی رباعی) آنانکه بدامان حیات آویزند ٭ مردن سفریست چند از ان بگریزند ٭ اشکے که بر یزنم

عزیزان در مرگ * آبے است کہ در پے
مسافر ریزند *۔

(۱۰۱) **آب در پیمانہ کردن** (مصدر اصطلاحی)
کنایہ از دور شراب کردن و شراب نوشیدن
است چنانکہ غنی گوید (ص) دائم از مستی
غنی در رقص چون دولاب باش * گرنباشد
می توان کرد آب در پیمانہ ہا * (۲) بعض از
زباندانان عجم گویند کہ از (آب در پیمانہ کردن)
گریستن مراد است درینصورت مقصود شاعر
این باشد کہ اگر مستی و رقص نباشد آب در
پیمانہا کن یعنی گریہ وزاری کن (اُردو) شراب
پینا (۲) رونا۔

آب در جامۂ کسے ریختن (مصدر اصطلاحی)
صاحب فرہنگ انندراج بحوالہ بہار گوید کہ
کنایہ از سراسیمہ و مضطرب گردانیدن باشد و
بہار ذکر این نمی کند بلکہ بہ ہمین معنی (آب در
زیر جامۂ خواب کسے ریختن) می نویسد کہ می آید

قائل سندے پیش نہ کردہ است و از نظر
مولف ہم نگذشت (اردو) پریشان کرنا۔

آب در جگر (اصطلاح) بقول صاحب
شمس اللغات کنایہ از تونگری چنانکہ سلمان
ساوجی گوید (ص) با آنکہ آب در جگرم نیست
ہر شبے * باشد خیال روے تو ام میہمان
چشم * (۲) و در معنی حقیقی ہم استعمال این
نظر آمد (ظہوری ص) براے گریہ دیگر در
جگر آبے نمی بینم * اگر بس نیست باید فکر دیگر
گریۂ ما را * (۳) بیمارے کہ در استسقاے
زقی مبتلا باشد (بیدل ص) ز وصل گلرخان
نتوان کنار عافیت جستن * کہ در آغوش
گل چون در جگر آبست شبنم را * (اُردو)
(۱) تونگری دولت مندی (مونث) (۲) خون جگر
دیکھو آصفیہ مین خون جگر پینا) (۳) استسقاے
زقی (آصفیہ) (مذکر)

(۱۰۲) **آب در جگر بودن** (مصدر اصطلاحی۔)

لازم آب در جگر داشتن باشد چنانکہ آقائی
نیشاپوری گوید (شعر) زآسودگیست گر بودت
پیرہن درست ٭ از خامی است گر بودت
آب در جگر ٭ (اردو) تونگر ہونا۔ مالدار ہونا۔

آب در جگر دارد (مقولہ) بقول صاحب
برہان جامع۔ مست است و تونگر مؤلف
گوید کہ این مشتق است از (آب در جگر داشتن)
کہ می آید (اردو) مدہوش ہے مست ہے۔
مالدار ہے۔ تونگر ہے۔

آب در جگر داشتن (مصدر اصطلاحی)
بقول بہار تونگر گشتن و استطاعت و مایہ
داشتن (۲) بقول صاحب بحر عجم مست شدن
ہم (صائب شعر) روزیِ خونین دلان
از غیب صائب می رسد ٭ لعل اگر در سنگ
باشد در جگر می دارد آب ٭ (اردو) مال
رکھنا۔ مالدار ہونا۔

آب در جگر ندارد (مقولہ) مشتق از اصطلاح
ماضیہ و منفی (آب در جگر دارد) صاحب
بحر عجم ذکر این می کند فارسیان چون کسی را
مفلس بینند گویند کہ آب در جگر ندارد (ظہوری
شعر) آلودگان کہ آب ندارند در جگر ٭ دریا
بآب دیدۂ تر شست و شو کنند (اردو) مفلس ہے

آب در جگر نگذاشتن (استعمال) بقول بہار
کنایہ از کمال نکبت و افلاس است مؤلف
گوید کہ معنی مصدری را اینقدر اجمال نشاید آب
در جگر نگذاشتن۔ تونگر نداشتن۔ ومحتاج کردن
(صائب شعر) نگذاشت آب در جگرم آہ آتشین ٭
در برگ گل ز تندی آتش گلاب سوخت ٭
مقصود مصرع اول اینست کہ آہ آتشین مرا
نگذاشت کہ تونگر و مستطیع باشم۔ استطاعت
مرا برد و مرا مفلس کرد۔ (اردو) مالدار و
تونگر نہ رہنے دینا۔ دیکھو (رہنے دینا) آصفیہ
(فی البدیہۂ نظم طباطبائی شعر) ہمت نے مالدار
نہ رہنے دیا مجھے ٭ سمجھو کہ ہاتھ آ گئی دولت گئی معنی

آب در جگر نماندن (استعمال) بقول
بہار مرادف ماضیہ **مؤلف** گوید کہ لازم و
متعدی ہر دو یکسان نباشد۔ این لازم است
و مصدر ماضیہ متعدی۔ کنایہ است از مفلس بودن
و تونگری باقی نماندن چنانکہ بابا فغانی گوید
(ے) نماند در جگرم آب و این سیہ چشمان ٭ ہنوز
ازین دہ ویران خراج می طلبند ٭ (اُردو) محتاج
اور مفلس ہو جاتا۔ دولت باقی نہ رہنا۔

آب در جنس کردن (مصدر اصطلاحی)
(۱) بقول بہار قیمت زیادہ از ارزش گفتن
(ملا نقی ہمدانی ے) بگریہ گفتمش اے گل ولم
بہیچ بخر ٭ بخندہ گفت کہ در جنس خویش آب
مکن ٭ (۲) **مؤلف** گوید کہ آب داشتن
متاع کہ گذشت متقاضی آنست کہ (آب در
جنس کردن) کنایہ باشد از نقصان رساندن
و کم قیمت کردن جنس نہ قیمت زیادہ از ارزش
گفتن و این مرادف (کالا آب کردن) است
و بہار معنی کالا آب کردن را ہم۔ قیمت زیادہ
از ارزش گفتن نوشتہ و **مؤلف** برا با آن
ہم اتفاق نیست و سندے کہ (برائے کالا
آب کردن) بدست آمدہ تائید رائے **مؤلف**
می کند و ہو ہذا (نادم گیلانی ے) بہا کم است
جگر گوشہ ہائے اشک مرا ٭ کہ گفتہ بود کہ
کالائے خویش آب کنم ٭ یعنی از ماست
کہ بر ماست (اُردو) (۱) مال سے زیادہ
مول کہنا۔ مالیت سے زیادہ دام کہنا۔ (۲)
اردو میں آبرسیدہ شے سے وہ شے مراد
ہے جو بھیگ کر خراب ہو جائے (امیر اللغات)
اس کا مصدری استعمال۔ کسی چیز کو بگاڑ
دینا۔ نقصان پہنچانا۔ ضائع کرنا۔

آب در جو / **آب در جوے** (اصطلاح) بقول صاحب
بحر عجم دولت و فرمان دہی
(۲) و بمعنی کامیاب نیز (امیر خسرو ے)
اے دیدہ بسوز من بخشائے ٭ کامروز

تراست آب درجو * (اردو) مالداری حکومت - کامیابی ۔ (مؤنث)

آب درجوے آمدن (مصدر اصطلاحی)

بقول صاحب برہان کنایہ از آمدن دولت رفتہ باشد (۲) و بقول صاحب بحر عجم آمدن دولت است - مخفی مباد کہ (آب رفتہ بجو آمدن) و (آب رفتہ بجو باز آمدن) بسند صاحبان لغت و کلام متقدمین کنایہ باشد از آمدن دولت رفتہ بعد از فقر وظاہر است کہ در اول الفاظ (آب رفتہ) و در دوم الفاظ (باز آمدن) برین معنی مرادے دلالت می کند پس (آب درجو آمدن) را کہ صاحب برہان مرادف ہر دو مصادر مابعد الذکر قرار داد است قابل تسلیم نیست - مؤلف - را با صاحب بحر عجم اتفاق کلی است (اردو) (۱) گئی ہوئی دولت ہاتھ آنا - سند کے لیئے دیکھو آب درجگر نگذاشتن - (۲) دولت آنا دولت ملنا - نصیب جاگنا - نصیب پھرنا اقبال یاور ہونا (آصفیہ) (آتش ؔ)

ایک شب بلبل بے تاب کے جاگے نہ نصیب * پہلوے گل مین کبھی خار نے سونے نہ دیا * (منتھی ؔ) ہین اپنے ہی زلف و رخ پہ مائل خیال انکو ہو کیا کسی کا بس اندنون سر چڑھا ہے شانہ نصیبا جاگا ہے آرسی کا (مومن ؔ) اُسنے نامہ لکھا نصیب پھرے * نامہ بر کیا پھرا نصیب پھرے * نصیب لڑنا اور نصیبا جاگنا نصیبا چمکنا بھی کہتے ہین (آصفیہ) اقبال بلند ہونا - اقبال چمکنا بھی کہا جاتا ہے - (امیر اللغات) (ظفر ؔ) نے مال سے نے زر سے نہ تدبیر سے چمکے * چمکے اگر اقبال تو تقدیر سے چمکے *

آب درجو یار بودن (مصدر اصطلاحی)

بقول صاحب فرہنگ انند راج - صاحب

دولت و اقبال بودن - سندش مطابق
نیست ولیکن از کلام حزین اصفہانی استعمال
این یافتہ میشود (ع) جان حزین مسکین از
فقر زندگے یافت * آب حیات باشد در جویبار
درویش * مؤلف - گوید کہ اگرچہ درین سند استعمال
ہمین مصدر شدہ است ولیکن معنی حقیقی
وارد نہ معنی اصطلاحی و غیر از صاحب انند دیگر
کسے ذکر این مصدر نکردہ (اُردو) صاحب
اقبال ہونا - دولتمند ہونا -

آب در جویبار کردن (مصدر اصطلاحی) -
بقول صاحب فرہنگ انندراج صاحب
دولت و اقبال کردن - سندے کہ از کلام
صائب ہیش می فرماید آب در جویبار گردیدن
راست - (اردو) دولتمند بنانا - مرتبہ عطا کرنا

آب در جویبار گردیدن (مصدر اصطلاحی)
بقول بہار مرادف آب در جویبار بودن -
(صائب ع) حلالش باد ہر آبے کہ من نوشد
درین گلشن * چو تاک آنکس کہ گردد آب مے
در جویبار او * مؤلف - گوید کہ درین سند
مقصود از (آب در جویبار گردیدن) استغنا
از سیرابی است یعنی محتاج سیرابی نبودن چنانکہ تاک
فطرۃً گردش آب در شاخ و بن دارد - کنایۃً
استغنا از دولت و مال ہم توان گرفت -

آب در جوے باز در آمدن (مصدر (۱۰۴)
اصطلاحی) مرادف آب در جوے آمدن چنانکہ
خسرو گوید (ع) آنکہ کشتی بخشک می راندم *
باز در جوے من در آمد آب * -

آب در جوے بودن (مصدر اصطلاحی)
بقول صاحب بہار عجم مرادف آب در جویبار گردیدن
بہار - سندے کہ پیش می کند ازین مصدر اصطلاحی
غیر متعلق کہ در (آب بجوے تست) گذشت -

آب در جوے تست (مقولہ) بقول
صاحب برہان جامع - بخت و دولت و حکم
بدست تست (اُردو) دیکھو آب بجوے تست

آب در جوے داشتن (مصدر اصطلاحی)

بقول صاحب ناصری صاحب دولت و اقبال و بخت و جوانی و جمال باشد۔ مولف گوید کہ مرادف آب در جو بیار داشتن است

آب در جوے کسے راندن (مصدر اصطلاحی)

بہار این را (آب در جوے راندن) گوید و بقولش مرادف آب در جو بیار کردن است

مولف گوید کہ (آب در جوے کسے راندن) مرادف (آب را در جوے کسے راندن است) و کنایہ از تخصیص کارے بکسے است چنانکہ مولوی معنوی فرمودہ (ع) راند حق این آب را در جوے تو٭ آفرین بر دست و بر بازوے تو٭ یعنی حق تعالی شانہ این کار را برای تو خاص کردہ و این ناموری را بتو مخصوص گذاشتہ و آفرین مصرع ثانی موید ہمین معناست (اردو) کوئی بات کسی کے حصہ مین ہونا جیساکہ اردو کا محاورہ ہے کہ ماشاءاللہ یہ شعر آپ ہی کے حصہ مین تھا یا یہ فتح آپ ہی کے حصہ مین تھی۔

آب در جوے نماندن (مصدر اصطلاحی)

بقول صاحب بحر عجم۔ رفتن دولت و زوال اقبال باشد (جامی ع) چونکہ چشمم زخیال رخت آباد ان بود٭ تا تو رفتی زنظر آب درین جوے نماند٭ (اردو) اقبال جاتا رہنا۔ اقبال باقی نہ رہنا۔ اقبال سدھارنا۔ (منظر ع) دلربا موڑ گیا منھ یہ دل آزار آیا٭ اُدھر اقبال سدھارا اِدھر ادبار آیا۔

آب در جوے نماندہ (مقولہ) بقول صاحبان شمس اللغات و برہان۔ دولت باقی نماندہ اگرچہ این مشتق از مصدر ماضیہ باشد ولیکن مقولہ عجم است۔ چون کار بفلاکت رسد۔ استعمال این می کنند (اردو) ادبار چھا گیا۔ ادبار آگیا۔ (سند کے لئے دیکھو اصطلاح ماضیہ)

آب در چشم نبودن (مصدر اصطلاحی)۔

مرادف آب در دیدہ نبودن کہ کنایہ از بے شرم

وبے حیا بودن است چنانکہ صاحب صرعی بذیل (آب در دیدہ نبودن) گوید (قطعہ)

حکیمان جہان گویند یک رگ ؛ ز کون پیوستہ باشد تا بدیدہ ؛ ہر آنکس را کہ نبود آب در چشم ؛ یقین میدان کہ آن رگ شد بریدہ ؛ (اردو) آنکھ مین پانی نہ ہونا۔ آنکھ مین حیا نہ ہونا (آغا حجو (ع) کرتے ہین رندون کو یہ منع شراب ؛ زاہدون کی آنکھ مین پانی نہین ؛ (امیر (ع) نہ محبّت ہے دلون مین نہ حیا آنکھون مین ؛ یہ صنم تو نے بنائے ہین خدایا کیسے ؛۔

آب در چشم ندارد (مقولہ) بقول صاحب بحر عجم۔ بے حیاست (اردو) آنکھ کا پانی مرگیا ہے۔ بے شرم و بد لحاظ ہے (اسیر (ع) مجھکو دیکھا تو بوسے تو نہ موا ؛ مرگیا تیری آنکھ کا پانی ؛۔

(۵۰۱) **آب در چشم نماندن** (مصدر اصطلاحی) بے نور و بے رونق شدن چشم است چنانکہ نظیری نیشاپوری گوید (ع) از سیہ چشمان ہند ے آب در چشمت نماند ؛ آب ریزان میشود در یزد چشمے آبدہ (اردو) آنکھ کا بے نور اور بے رونق ہونا۔

آب در چشمۂ آتش افگندن (مصدر اصطلاحی) بقول صاحب بحر عجم بے رونق و بے صفا گردانیدن و بقول بہار (۲) کنایہ از سرد کردن آن چشمہ را۔ **مؤلّف**۔ گوید کہ چشمۂ آتش کنایہ از آفتاب است صاحب بحر عجم بجائے خود ذکر این می فرماید وظاہر است کہ رونق چشمہ از آب باشد پس آب در چشمۂ آتش افگندن آفتاب را رونق دادن است چنانکہ نظامی گوید (ع) اگر سایہ بر آفتاب افگند ؛ در ان چشمۂ آتش آب افگند ؛ یعنی آفتاب را رونق می دہد پس رائے **مؤلّف** در عکس رائے صاحب بحر عجم است یعنی (آب در چشمۂ آتش۔ افگندن) کنایہ از رونق دادن آن است

واین در مصدر اصطلاح عام (آب در چیزے
افگندن) داخل باشد (۲) اگر از چشمہ قطع
نظر کردہ (آب در آتش افگندن) را مصدر
اصطلاحی قرار دادہ شود معنی آن سرد کردن
آتش است وہمین معنی درین کتاب مصدرے
خاص بجاے خود قائم و سندش از ہمین شعر
گرفتہ شدہ۔ ولیکن این درست نیست کہ
درین مصدر اصطلاحی لفظ چشمہ را داخل کنیم
واز سرد کردن آن چشمہ کنایہ گیریم۔ چنانکہ
بہار می گیرد۔ (اُردو) (۱) بے رونق کرنا
رونق مٹانا (۲) چشمہ آتش کو سرد کرنا۔
مؤلف کی راے کے مطابق (۱) آفتاب
کی رونق بڑھانا (۲) آگ بجھانا۔

(۱۰۱) **آب در چیزے افگندن** (مصدر اصطلاحی)

صاحبان لغت ازین مصدر عام کنارہ گرفتہ
از مصادر خاص بحث کردہ اند استعمال آب
در چیزے افگندن و ریختن و کردن بر سہ نوع است
(۱) آب در ظرف آب افگندن معنی
حقیقی راست چنانکہ در حوض یا صراحی
افگندن۔ (۲) آب در چیزے بدین صورت
افگندن کہ مقدار آن چیز زیاد شود یا رقیق
شود واثر آن چیز کم گردد چون آب افگندن
در شیر یا در بادہ یا در شربت وغیر ذلک کہ
نتیجہ آن در بعض مواقع تا بدغل وناراستی
میرسد۔ (۳) آب در چیزے افگندن۔ رونق
دادن آن چیز است چنانکہ آب در چشمہ
آتش افگندن (اردو) (۱) پانی بھرنا بقول
صاحب فرہنگ آصفیہ کسی چیز مین پانی ڈالنا
(۲) پانی ملانا (۳) رونق بڑھانا۔ رونق دینا۔

آب در چیزے بودن (مصدر اصطلاحی)

بقول بہار کنایہ از مغشوش وغیر خالص بودن
چیزے بسبب دغلے۔ مؤلف گوید کہ
این لازم اصطلاح ماضیہ باشد و بر سہ
نوع استعمال حاوی کہ در متعدی این گذ

عجب است کہ بہار این را از یک معنی مخصوص می کند۔

آب در چیزے ریختن (مصدر اصطلاحی) مرادف آب در چیزے افگندن است

آب در چیزے کردن (مصدر اصطلاحی) بقول صاحب بحر عجم دغل و ناراستی بکار بردن (۲) و بقول صاحب سروری کنایہ از گران فروختن ہم مؤلف گوید کہ مرادف آب در چیزے افگندن است کہ ادعاے صاحب بحر دران داخل است۔ وصاحب سروری کہ معنی تازہ پیدا کردہ است تعمیم رانشاید و عجب نیست کہ از اصطلاح خاص (آب در جنس کردن) و (آب در کالا کردن) این معنی را پیدا کردہ۔ مؤلف با او اتفاق ندارد و او از سند ساکت۔

آب در حلق شکستن (مصدر اصطلاحی) بقول صاحب بحر عجم گرہ شدن آب در حلق و بقول بہار کنایہ از بند شدن آب در گلو یعنی آب در مجرای نفس رود و نفس تنگی کند (مرزا طاہر وحید ؎) بدیدہ گریۂ من شد گرہ ز حسرت یار ٭ بدان طریق کہ در حلق تشنہ آب شکست ٭ (اُردو) اُچّھو ہونا۔ گلے مین پھندا پڑنا۔ بقول آصفیہ سانس لینے کی نلی مین پانی یا کسی اور چیز کا اٹکجانا۔ جس سے ایک قسم کی کھانسی سی اُٹھے (صبا ؎) بادہ نوشی مین جو زلفِ یار کا ذکر آگیا ٭ حلق مین ایسا پڑا پھندا ہوا اچھو مجھے ٭ بقول امیر اُچھو لگنا بھی کہتے مین (فقرہ امیر) دوا پیتے وقت ایسا اُچّھو لگا کہ مین بے چین ہوگیا۔، دلّی مین بقول امیر اُچّھو آنا بھی کہا جاتا ہے۔ (نکہت ؎) سخت جانی سے نہ دم لب پہ جفا جو آیا ٭ پیتے ہی آب دم تیغ کو اُچّھو آیا ٭

آب در حلق گرہ شدن (مصدر اصطلاحی)

بقول بہار مرادف ماضیہ۔ سندش متعلق از اصطلاح آیندہ۔

(۴۰۰) **آب در حلق گرہ گشتن** (مصدر اصطلاحی)

بہ تحقیق **مؤلف** مرادف آب در حلق گرہ شدن و شکستن چنانکہ ظہوری گوید (ﺳﻪ) در حلق خنجر گشتہ گرہ آب حسرتے ❊ دانستہ است مردنم از آرزوے کیست ❊

آب در حلق شکستن (مصدر اصطلاحی)

بقول صاحب بحر عجم مرادف آب در حلق شکستن۔ بہار ہم ذکر این میکند (کلیم شفائی گ ﺳﻪ) در بزم عیش جام طرب نوش کا خوش باش در حلق بدسگال تو چون استخوان شکست ❊

(۵۰۰) **آب در دفتر پیدا شدن** (مصدر اصطلاحی)

کنایہ از آب رسیدن دفتر و ضائع شدن آن چنانکہ ناصر علی گوید (ﺳﻪ) علی شعرم بایران می برد شہرت از ان ترسم ❊ کہ صائب خون بگرید آب در دفتر شود پیدا ❊ (اردو) دفتر کا آب رسیدہ ہونا

آب در دل شدن (مصدر اصطلاحی) بقول صاحب بحر عجم سرور و انتعاش در دل پیدا شدن **مؤلف** حقیر گوید (ﺳﻪ) لب آتش فشان از منع فریادم زند آبے ❊ بجاے سوز نالہ آب شد ضبط فغان در دل ❊ مخفی مباد کہ کلام ہندیان سند استعمال نباشد ولیکن طرز استعمال را نشان دہد کہ خالی از فائدہ نیست (اردو) خوش دل ہونا۔ دل میں سرور پیدا ہونا۔

آب در دہان آمدن (مصدر اصطلاحی)

بقول بہار مرادف آب بدہان آمدن باشد (قاضی نوری اصفہانی ﺳﻪ) مریض عشق تو زاں اجل چنان نوشد ❊ کہ از تصور آن آب در دہان آید ❊۔

آب در دہان گردیدن (مصدر اصطلاحی)

بقول صاحب بحر عجم مرادف آب بدہان گردیدن است (فغانی ﺳﻪ) چنان پیالہ

دروی کشان لبالب شد؛ که خاک را ز
هوس آب در دهان گردید؛

(۱۰۹) **آب در دهان گشتن** (مصدر اصطلاحی)

مرادف آب بدهان گردیدن باشد چنانکه
غنی گوید (س) دیدنا سرگشتگی های مراد
بحر عشق ؛ آب می گردد ز خواهش در دهان
گرداب را ؛ (باقر کاشی س) ترا ز تاب
مے هر گه بگیرد لب زبان گردد ؛ مرا ازلذت
آن آب حسرت در دهان گردد ؛ -

(۱۱۰) **آب در دهن آمدن** (مصدر اصطلاحی)

مرادف آب بدهان آمدن باشد چنانکه در
کلام اوحدی یافته شد (س) چه آب در
دهن آید نبات را ز لب او ؛ اگر بکام رسد
ذوق آن دهانِ چو قندش ؛ -

(۱۱۱) **آب در دهن گردیدن** (مصدر اصطلاحی)

مرادف آب بدهان گردیدن چنانکه صائب
گوید (س) دران گلشن که آید در سخن لعلِ
گهربارش ؛ ز شبنم آب حسرت غنچه ها را در
دهن گردد ؛

آب در دیده داشتن (مصدر اصطلاحی)

بقول صاحب بحر عجم حیا کردن - صاحب
فرهنگ انجمن آرای ناصری هین مصدر
اصطلاحی را در منفی (آب در دیده نداشتن)
نوشته که کنایه از بے شرم و بے حیا شدن
است (اردو) آنکھ جھکانا - حیا کرنا - شرمانا
(بحر س) هم هین خاموش ادِھر آنکھ جھکا ے
وه اُدھر ؛ یار سے سابقه پهلا هے ملاقات
نئی ؛ آنکھ مین شرم هونا - بھی کهتے هین
(مثل) آنکھ مین شرم هو تو جهاز سے بھاری کا
هے - (امیر اللغات) (امیر س) هو شرم آنکھ مین
تو بھاری جهاز سے هے ؛ مست کر کے شوخ
چشمی آشوب سا اُٹھاؤ ؛

آب در دیده سوختن (مصدر اصطلاحی)

خشک شدن اشک و بند شدن آن چنانکه

محتشم کاشی گوید (ع) خواستم پیش رُخش
چهره بشویم بسرشک * آب در دیده امانه
گرمی آن طلعت سوخت * (اردو) آنسو
پی جانا - بقول امیر ایسا ضبط کرنا که آنسو آنکھون ہی
مین خشک ہو جاوین - آنسو سوکھ جانا -
آنسو خشک ہو جانا بھی کہتے ہین - (قلق ع)
آنسو آنکھون مین گاه بھر لانا * خوف سے مارے
گاه پی جانا * (میر حسن ع) زمین مین سمایا
تحیر سے آب * گئے سوکھ آنسو کنوین کے
شتاب * -

آب در دیده گردانیدن (مصدر اصطلاحی) (۱۱۱)
مرادف آب بچشم گردانیدن است چنانکه رونق
آملی گوید (ع) چون زور دو کوهکن در بیستون
گرید سحاب * صورت شیرین بگرداند روان
در دیده آب * مخفی مباد که در مصرع ثانی
روان بمعنی فی الحال است -

آب در دیده گردیدن (مصدر اصطلاحی) (۱۱۲)
مرادف آب بچشم گردیدن باشد چنانکه غنی گوید
(ع) کامیاب از جام وصلت غیر و من از
رشک داغ * آب می گردد مرا در دیده
او را در دهان * وهم برین قیاس است
آب اندر دیده گردیدن چنانکه صائب گوید
(ع) خیال روے تو تا در کدامین سینه
میگردد * که آب حسرت اندر دیده آئینه
می گردد * -

(۱۱۳) **آب در دیده گذاشتن** (مصدر اصطلاحی)
پیدا کردن قضا و قدر با چشم پر آب - واے
در دیده پیدا کردن (شیخ شیراز ع) بگذاشتند
مارا در دیده آب حسرت * گریان چو در
قیامت چشم گناه گاران * (اُردو)
قضا و قدر کا - آبدیده پیدا کرنا -

(۱۱۴) **آب در دیده گشتن** (مصدر اصطلاحی) مرادف
آب دیده گردیدن چنانکه علوی موگوید (ع)
از مهر تو آتش بدل خام است * و زشوق تو

آب گشته در دیده طاس ۰

آب در دیده ندارد (مقوله) بقول صاحب بحر عجم مرادف آب در چشم ندارد۔ بهار هم ذکر این می کند۔

آب در زیر جامهٔ کسے ریختن (مصدر اصطلاحی) بقول صاحب فرهنگ انندراج مضطر و سراسیمه کردن۔ مؤلف۔ گوید که سراسیمه کردن کسے را۔ صاحب انند این مصدر اصطلاحی را بحواله بهار می نویسد و در بهار عجم (آب در زیر جامه خواب کسے ریختن) است مؤلف را سندے بدست نیامد و صاحب انند سندے که پیش کرده۔ (آب بزیر کسے سر دادن) است که گذشت۔ (اردو) پریشان کرنا بے قرار کرنا۔

آب در زیر جامهٔ خواب کسے ریختن (مصدر اصطلاحی) بقول بهار مرادف ماضیه

آب در سبد کردن (مصدر اصطلاحی) بقول صاحب بحر عجم ارتکاب امر بیهوده بے فائده نمودن (ظهوری سه) آورد نهال بیخودی بار ۰ صبر آمد و آب در سبد کرد ۰ این مرادف (آب بپرویز پیمودن) است

آب در سراب خوردن (مصدر اصطلاحی) ضبط تشنگی کردن و آب نخوردن چنانکه ظهوری گوید (سه) از ظهوری است تشنگی سیرابیٔ که چو من در سراب آب خورد ۰ (اردو) پیاس مارنا۔ بقول آصفیه تشنگی کی برداشت کرنا۔

آب در سر آمدن (مصدر اصطلاحی) بقول بهار بسروقت کسے رسیدن که مرادف آب اندر سر آمدن باشد سندے که بهار پیش میکند (آب اندر سر آمدن) است که گذشت۔

آب در سر دارد (مقوله) بقول صاحب بحر عجم ضعیف و گداز انست (۲) مؤلف۔ گوید که آب در سر مرضے است و مبتلاے آن همین مقوله صادق می آید که بیمار این مرض خیلے ناتوان می باشد و عجب نیست که ماخذ این

ہمان مرض باشد (اُردو) ضُعف دماغ رکھتا ہے
(۲) سر مین پانی آگیا ہے

آب در شراب کردن (مصدر اصطلاحی) بقول بہار۔ مرادف آب در بادہ کردن (ابوطالب کلیم سہ) باہمہ دریاکشی مستی نمی دانم کہ چیست؟ گرد از لب بے تو آبم در شراب ناب کرد۔ مُولّف گوید کہ (آب در شراب کردن) متعلق است از مصدر عام (آب در چیزے کردن) کہ گذشت

آب در شکر دارد (مقولہ) بقول صاحب بحرعجم گداز و ناتوان۔ مُولّف۔ گوید کہ این مشتق باشد از مصدر اصطلاحی کہ می آید۔ (اردو) گھُل گیا ہے۔ مضمحل ہوگیا ہے (مصحفی سہ)
غم مین تیرے راحت و آرام سے جاتے رہے گھُل گئے ایسے کہ ہم ہر کام سے جاتے رہے۔

آب در شکر داشتن (مصدر اصطلاحی) صاحب فرہنگ انجمن آراے ناصری گوید کہ می گداز د وشکر در آب دارد۔ کنایہ از گداختن است۔ مُولّف این کتاب عرض می کند کہ (می گداز د وشکر در آب دارد) معنی مصدری نیست (بیدل سہ) شرم بے دردی پری در طبع مینا پرورد۔ تا تہی از نالہ شد نے در شکر می دارد آب۔ (اُردو) گھلجانا۔ ناتوان ہو جانا۔ سند کے لیے دیکھو مقولہ ماضیہ۔

آب در شیر داخل کردن (مصدر اصطلاحی) بقول صاحب بحرعجم فریب دادن کسے را (اردو) فریب دینا۔

آب در شیر داشتن (مصدر اصطلاحی) بقول صاحب ناصری کنایہ از اظہار موافقت نمودن و در دل منافق بودن (اُردو) مُنھ پر کچھ اور پیٹھ پیچھے کچھ رہنا۔ مُنھ پہ اور پیٹھ پیچھے اور ہونا۔ مُنھ کا میٹھا پیٹ کا کھوٹا ہونا (نصیر سہ)
مُنھ پر تو اور ہین وہ اور پیٹھ پیچھے مین اور ہ
مشتاق دید ہووے کون آینہ رخان کا؟

آب در شیر ریختن (مصدر اصطلاحی) بقول بہار
مرادف آب در شیر داخل کردن و مؤلف
گوید که از (آب در چیزے ریختن متعلق) ابوطالب
کلیم گوید (ع) از و آموخت دل آئین تر دنگ
که می ریزد ز شبنم آب در شیر*

آب در شیر کردن (مصدر اصطلاحی) بقول صاحب
بحر عجم مرادف آب در شیر داخل کردن صائب
(ع) اجیر یتیمی چه برین داشت در گوش ترا* کاب
در شیر کند صبح بناگوش ترا*

آب در شیشه کردن (مصدر اصطلاحی -)
بقول خان آرزو رنگیست نیم سبز نباتی مرادف
آب اندر شیشه - در بعض نسخه ہاے مطبوعهٔ
چراغ ہدایت بعوض این (آب اندر شیشه)
نوشته و مؤلف گوید که آخر الذکر صحیح باشد -

آب در غربال (اصطلاح) غربال بالفتح
اول ست - صاحب بہار عجم در تعریف این
اصطلاح بر کلام شیخ شیراز قناعت می کند (ع)
قرار بر کف آزادگان نگیرد مال* نه صبر در
دل عاشق نه آب در غربال* مؤلف
گوید که (۱) کار بے نتیجه و بے فائده را (آب در
غربال) توان گفت ولیکن شیخ شیراز استعمال
این در معنی اصطلاحی نکرده است - و (۲) شرمندہ
و منفعل را ہم که قطره ہاے عرق انفعال از و
ریزد - سندش در (آب در غربال کردن)
می آید (اُردو) (۱) بے فائدہ اور بے نتیجه
کام - (۲) آب آب شرمندہ منفعل -

آب در غربال ریختن (مصدر اصطلاحی)
بقول صاحب بحر عجم کار بے فایده کردن
است یعنی مرادف آب بپرویزن پیمودن -

آب در غربال کردن (مصدر اصطلاحی)
بقول صاحب بحر عجم مرادف آب به پرویزن
پیمودن (محمد علی رایج ع) نازچون بر زوز روے
آتشین او نقاب* شرم خوبان را بر قع
آب در غربال کرد* مؤلف - گوید که

(آب بیرون نیز پیمودن) بقول ش - ارتکاب امر
بیهوده و بیفائده کردن است اگر (آب در غربال
کردن) را ہمین معنی مخصوص کرده شود چنانکه
صاحب بحر عجم می کند معنی شعر لطف خیز نباشد
بعضے گویند که درین شعر استعمال (آب در
غربال کردن) بمعناے حقیقی باشد - یعنے
شاعر برقع را غربال قرار داده است که
قطره ہاے آب خجالت از برقع بیرون
چکید و فاعل آن شرم است - درراے
مؤلف - این شعر سند آب در غربال
کردن نباشد بلکه سند (آب در غربال) است
که گذشت اندرینصورت جسم خوبان را غربال
قرار داده شود و از قطره ہاے عرق شرم
که در برقع از بدن شان فرو ریخت - خوبان را
آب در غربال توان گفت و ہر که خوبان را
درین حالت آورد - شرم است - خلاصه شرم
بے پردگی خوبان را منفعل کرد پس آب
در غربال کردن - عرق ریز کردن - یعنی
منفعل کردن ہم میتوان گرفت (اردو) آب
آب کرنا - یعنی خفیف اور شرمنده کرنا بحر ۵
کیا ہے موتیون کو آب آب دانتون نے *
کرے گا سیم کو سیماب سیمتن کا رنگ *

آب در غربال نگاه داشتن

(مصدر اصطلاحی) بقول صاحب ناصری کنایه از کار
محال و ممتنع و بے فائده بسیار عجب است که
او برینمعنی از ہمان کلام شیخ شیراز سند گیرد که در
(آب در غربال) گذشت **مؤلف** - گوید که
معنی حقیقی الفاظ این اصطلاح تقاضاے آن
می کند که کنایه از کار ممتنع و ناممکن کردن است
یعنی مرادف (آب از آتش برآوردن)

آب در کالا کردن

(مصدر اصطلاحی-) بقول صاحب بحر عجم چیز زبون را خوب نمودن
از راه فریب تا بنرخ گران فروخت شود
و بقول بہار (۲) قیمت زیاد از ارزش گفتن

(سلیم ؎) راستی را کرده ام سرمایهٔ بازار خود ٭ کار آتش می کند آبے که در کالا کنم ٭ در ردائے مُولّف ـ سند مؤید معنی اول است (اُردو) بری چیز کو اچھی ظاہر کرنا ـ

آب در گره زدن (مصدر اصطلاحی)

(۱) بقول صاحب بحر عجم کار ممتنع را ممکن ساختن (۲) و بقول صاحب فرہنگ انند راج کنایہ از امر لغو کردن (۳) بہار این را قریب بمعنی آب بر لیسمان بستن گوید که بقولش تلاش امر محال کردن است ـ (صائب ؎) تا یکے پوشیده از هم صحبتان ساغر زدن ٭ در گره تا چند آب خویش چون گوهر زدن ٭ **مُولّف** گوید که کنایہ از ارتکاب امر بیهوده و بے فائده باشد و نتیجهٔ ـ تلاش امر محال کردن هم ـ سند صائب معنی اول را مؤید نیست ٭

آب در گریه کردن (مصدر اصطلاحی)

بقول صاحب بحر عجم و بہار کنایہ از گریهٔ ساختہ کردن یعنی بہ تصنع گریستن (ظہوری ؎) شوق بعلت نگر و محتسبے ٭ آب در گریه می کنند بران ٭ **مُولّف** گوید که (گریه کردن) استعمالے است که صاحب بہار عجم معنیش اشک ریختن نوشته و از کلام صائب سند هم آورده که ممد اوست ولیکن ـ **مُولّف** را از انحصار این معنی اتفاق نیست چرا که گریستن بمعنی فریب دادن و حیله نمودن و چاپلوسی کردن هم آمده ـ کذا فی بحر العجم ـ و صاحب ہان گوید که گریس بمعنی مکر و حیله و فریب و چاپلوس باشد پس بخیال **مُولّف** ـ گریه کردن هم با اشک ریختن مخصوص نباشد بلکه برہمہ معانی گریستن شامل باشد که مادهٔ گریستن و گریه کردن یکے است و (آب در گریه کردن) کنایہ باشد از تہمت کردن و همین معنی مقصود شاعر بد اشتہی ادا میکند (اُردو) دیکھو آب بر آتش می بافتن ـ تہمت کرنا اور غلط مشہور کرنا اور غلط شکایت کرنا ـ تینوں قریب قریب ایک ہیں ـ اُردو میں

روتا۔ شکایت کرنے کے لئے بھی کہا جاتا ہے
ساختگی اور بناوٹ کے معنی فارسی مین لفظ
آب کی شرکت سے پیدا ہوتے ہین کچھ عجب
نہین کہ بہار نے محاورہ اردو کے مطابق
گریہ ساختہ کردن کہا ہو۔ لیکن یہ معنی اسی
حالت مین صحیح ہو سکتے ہین جب کہ گریہ کردن
کے معنی فارسی مین بھی مثل اردو کے شکایت
کرنے کے ہون۔

(۱۱۲) **آب در گل** (مصدر اصطلاحی) کنایہ از آباد و
خوش وطراوت در سرشت و نہاد دارندہ (صائب
ع) امید گنج گہر آب در گلم دارد ٭ زنہر کتاز
محبت اگر خراب شدم ٭ (اردو)۔ آباد۔
خوش۔ تر و تازہ۔

آب در گلو شکستن (مصدر اصطلاحی)-
بقول صاحب بحر عجم گرہ شدن آب در
گلو یعنی مرادف آب در حلق شکستن صاحب
فرہنگ انندراج بذیل (آب شکستن در گلو)
سندے از کلام شاد پیش می کند شاد (ع)
یکبارہ نبارد ابر و باران بحیات ٭ تا نشکند
آب در گلو طفل نبات ٭ **مولف**۔ گوید کہ
ازین سند استعمال ظاہر است کہ اگر در آخر
مصرع ثانی لفظ (را) محذوف نگیریم اصطلاح
(آب در گلو شکستن کسے) پیدا می شود۔

(۱۱۳) **آب در میان** (اصطلاح) باضافت
بوے کہ در میان دو کس یا دو چیز حائل
باشد چنانکہ شیخ شیراز گوید (ع) وقتے در
آبے در میان دستے و پایے می زدم ٭
اکنون ہمان پنداشتم دریاے ناپایاب
را ٭ (اردو) وہ دریا جو بیچ مین حائل ہے

(۱۱۴) **آب در میان بودن** (مصدر اصطلاحی)
حائل بودن دریا در میان دو کس یا دو
چیز چنانکہ خسرو گوید (ع) ہزار بار بکوے تو
بگذرم روزے ٭ اگر ز اشک خودم آب
در میان نبود ٭ (اردو) ندی یا دریا کا حائل ہونا

آب درمیان داشتن (مصدر اصطلاحی)
بقول بہار مغشوش بودن آب و بتحقیق مؤلف
متعدی از مصدر گذشتہ یعنی حائل داشتن جوے
درمیان۔ بسیار عجب است کہ بہار۔ ادعاے
خودرا از کلام خالص سند گیرد کہ متعلق بمصدر
(آب درمیان داشتن چیزے) است کہ می آید
خلاصہ اینست کہ ۔ ادعاے بہار آب درمیان
دارد (اردو) دریا یا ندی کا حائل رکھنا محاورہ
اردو مین نہین کہا جاتا بلکہ لازمی معنون ہی
مین مطلب ادا کیا جاتا ہے۔

آب درمیان داشتن چیزے (مصدر
اصطلاحی)۔ بقول صاحب بحر عجم کنایہ از غش
آلود بودنش صاحب بحر عجم ہمان سند بہار را
کہ در اصطلاح ماضیہ ذکر شد سند این می
گرداند وہو ہذا (ص) ہر کہ گوید کہ بے زبان
دارد ❊ سخنش آب درمیان دارد ❊ (اردو)
غلط ہونا۔ جھوٹ ہونا۔ بے اصل ہونا۔ بے بنیاد
ہونا۔ راستی نہ رکھنا۔

آب درمینا کردن (مصدر اصطلاحی)
بقول بہار مرادف آب در بادہ کردن (کلیم)
اشک میریزم بجون ہر گاہ شوق از حد گذشت ❊
چون شود بدمست مہمان آب در مینا کنم ❊

آب در نالہ آمدن (مصدر اصطلاحی)
(۱) بلند شدن صداے آب چون در دریا
یا جوے یا نالہ سنگ ہا واقع شود بروانی
آب آوازے پیدا شود چنانکہ بیدل گوید (ص)
ہم نواے کوکہ از ما واکشد دردو دلے ❊
آب ہم در نالہ می آید بذوق کوہسار ❊ (۲)
بمعناے حقیقی آمدن آب در نالہ (اردو)
(۱) پانی کی آواز بلند ہونا۔ (۲) نالہ مین پانی آنا

آب در نظر داشتن (مصدر اصطلاحی)
در مشاہدہ بشکل آب نظر آمدن چنانکہ سراب
(بیدل ص) انفعال از ہستی ما بر ندارد مرگ
ہم ❊ خاک اگر گردیم آبے در نظر داریم ما

٭ (اُردو) پانی کا دھوکا ہونا۔ سراب نظر آنا

(۱۲۵۱) **آب در نظر زدن** (مصدر اصطلاحی) مرادف آب بر چہرہ ریختن چنانکہ بیدل گوید (ے) از بسکہ زد خیال توام آب در نظر ٭ مژگان شکستہ ام ز رگ خواب در نظر ٭

(۱۲۵۲) **آب درون ہاون کوفتن** (مصدر اصطلاحی) مرادف (آب بپرویزن پیمودن) باشد چنانکہ مولوی معنوی می فرماید (ے) درون ہاون شہوت چہ آب می کوبند ٭ چو آب و نان بنماید زلاف پیمائی ٭

(۱۲۵۳) **آب در ہاون سائیدن** (مصدر اصطلاحی) مرادف ماضیہ (رضا قلی ہدایت۔ صاحب ناصری) (ے) زنہار مبند باد در چنبر ٭ بیہودہ مسا آب درہاون ٭ (خسرو ے) بے علم دین ہمین چہ طمع داری ٭ در ہاون آب خیرہ چرا سائی ٭

آب در ہاون سودن (مصدر اصطلاحی) بقول صاحب بحر عجم مرادف آب بپرویزن پیمودن۔ (قدسی ے) شکایت فلک آبگون چہ سود دہد ٭ نسودہ ہیچ خردمند آب در ہاون ٭

آب در ہاون کردن (مصدر اصطلاحی) بقول صاحب بحر عجم مرادف ماضیہ

آب در ہاون کوفتن (مصدر اصطلاحی) بقول بہار مرادف ماضیہ (حکیم سنائی ے) یگانہ عالمی باللہ چہ گویم بیش ازین زیرا ٭ ہمان آبست اگر کوبی ہزاران بار در ہاون ٭

آب در یا بکیل مشت می پیماید (مثل) صاحب خزینۃ الامثال ذکر این میکند فارسیان چون کسے را در امر لغو مرتکب بینند این مثل میزنند (اردو) اوقات ضائع کرتا ہے ہوا مٹھی مین بند کرتا ہے (دیکھو آب بپرویزن پیمودن)۔

آب دریغ داشتن (استعمال) بقول

صاحب فرہنگ انندراج ۔ کنایہ از باز
داشتن آب و صاحب بحر عجم دریغ داشتن
را مضایقہ نمودن نوشتہ (اردو) پانی دریغ کرنا

آب دزد (اصطلاح) بلا اضافت ثالث
وضم دال مہملہ بقول صاحبان بحر عجم و بہار عجم
(۱) جاے کہ آب دران پنہان جاری باشد
از عالم کاریز کہ ازان آب بخانہا و باغیچہ ہاے
غیرہم میرسد (طغرا ؎) شود گر آب دزدش
بستہ یکدم ٭ نماید چشمۂ آیینہ بے نم ٭ (اردو)
زمین دوز نہر ۔ نہر مخفی (مؤنث) (۲) ظرفے
است تنگ سر کہ در اسفل آن روزنہاے
تنگ باشد چون آب دران کنند و سرش
بند سازند آب از منافذش بر نیاید و چون
دہانش بکشایند آب ریختن گیرد (فصاحت خان
راضی ؎) چو آب دزد ہر آنکس بزور غیر
جہد ٭ زبان درازی او پر زباد از دہن است ٭ (اردو)
پنچورا (مذکر) (۳) مغاکے کہ آب دران
بسیار عمیق باشد و باہستگی بگذرد (ظہوری ؎)
فرو رفتہ دریا بحلقوم وے ٭ کہ دید آب
دزدے چو خرطوم وے ٭ (اردو) عمیق گڑھا
جسکا پانی باہستگی جذب ہو جاے ۔ (۴) جاے کہ آب
دران فرو رود و گم شود و این در ایران
زمین اکثر در توے خانہا باشد (طغرا ؎)
بود چشمہ سار مہ و آفتاب ٭ کمین آب دزد
محیط سراب ٭ بہار ہم ہمین سند را پیش
می کند کہ مطابق مینماید ٭ (اردو) پنچورا
زمین (۵) ابر (اردو) بادل ۔ ابر (مذکر)

آب دزدیدنِ زخم (مصدر اصطلاحی)
باضافت نون بقول صاحب بحر عجم تازہ شدن
زخم (صائب ؎) آشکارا سینہ بر تیغ شہادت
می زند ٭ زخم عاشق آب دزدیدن نمی داند
کہ چیست ٭ (اردو) زخم کا پانی چرانا (نکہت
؎) جراحت خوردہ کسکی تیغ دزدیدہ نگہ کا ہے
جو ضبط اشک سے زخم جگر پانی چراتا ہے ٭

آبدست (اصطلاح) بقول صاحب بہار عجم
(۱) باضافت۔ آبے کہ بدان دست و رو شستہ
باشند۔ بکثرت استعمال اضافت ساقط شد (طالب
آملی ے) چو آب دست او گوہر فشاند ٭ شود
مشتے عرق دریا ز گوہر ٭ (معزی ے) آبدستت
ہمہ بر روے کشیدے چو گلاب ٭ خاکپایت
ہمہ در زلف دمیدے چو عبیر ٭ (اردو) ہاتھ
منھ کا دھوون ۔ (مذکر)
(۲) بے اضافت بقول بہار آبے کہ ازان
وضو کنند و مجازاً بمعنی وضو۔ صاحب بحر عجم ہم
معنی آخرین را ذکر کنند۔ و بقول صاحب برہان
وضو ساختن۔ (مولوی معنوی ے) خیال یار
شد قبلہ نمازم ٭ ز اشک رشک او شد آبدستم
(کمال خجندی ے) نماز عید خواہم کرد ہان ساقی
بیار آبے ٭ براے آبدست ما بابریق قدح
شویان۔ (اردو) وضو کا پانی۔ وضو (مذکر)
وضو کرنا۔

(۳) بے اضافت بقول بہار و صاحب برہان
مجازاً بمعنی استنجا کردن۔ **مؤلف** گوید کہ
آبدست بمعنی استنجا ہم باشد۔ اگر گوئیم کہ "او
سلیقۂ آبدست ندارد" درین مقولہ معنی صاحب
برہان درست می شود و اگر گفتہ شود کہ "او
آبدست می کند یا می گیرد" معنی آخر الذکر مقصود
باشد (اردو) طہارت (مونث)۔ آبدست کرنا
طہارت کرنا (فقرہ امیر) انکو تو ابھی آبدست کا
بھی سلیقہ نہین ہے" بقول امیر ہندی مین آبدست
اس پانی کو بھی کہتے ہین جس سے قضاے
حاجت کے بعد طہارت کی گئی ہو۔ (رشک ے)
کیفیت اور اور تیرے میکدے مین ہے ٭
آب عنب کو جاتے ہین آبدست مست ٭ بقول
امیر اس جگہ پر آبدست کا پانی زیادہ مستعمل ہے
اور صرف آبدست۔ کم۔ آبدست کرنا اور
آبدست لینا بھی اردو مین کہا جاتا ہے
(دیکھو امیر اللغات)

(۴) باضافت ثالث بقول صاحبان بحر عجم و
بہار خوبی و لطافت و قوت دست (کمال خجند
(سـہ) که نسبت آن نقش عارض آفرین باد ٭
که آب دست ازوے آشکار است ۔ ٭
مؤلف ۔ گوید که ہمین معنی بے اضافت ہم آمدہ
چنانکه نظامی گوید (سـہ) چنان در کار بودش
آبدستے ٭ که بر آب از لطافت نقش بستے ٭ صاحب
برہان گوید که بے اضافت بمعنی کاریگرے که دست
او در کارہا باطراوت و چالاک باشد (اُردو)
ہاتھ کی صفائی ۔ وہ کاریگر جس کا ہاتھ صاف
اور منجا ہوا ہو ۔ مشاق اور چالاک کاریگر بھی
کہتے ہین ۔

(۵) بے اضافت بقول صاحبان برہان و بحر عجم
زاہد ۔ پاک دامن و بقول صاحب دری و بہلوی
زاہد پاک (اُردو) زاہد پاک دامن ۔ خالص
یا سچی پرہیزگاری ۔

(۱۲۱) **آبدست از کسے گرفتن** (مصدر اصطلاحی)
کسے را آمادہ کردن برین که او از دست خود
سامان وضو مہیا کند و آبے که از دست
می چکد بگیرد و بخورد پس آبدست از کسے گرفتن
بمعناے دیگرے را بر اعتراف بزرگی خود
آمادہ کردنست ۔ در ایران رسم کہنہ ایست که
چون صوفیان بدربار شاہ درآیند شاہ از
سر تعظیم و خلوص آفتابہ بدست خود می گیرد
تا صوفی را از وضو فارغ می کند و پس ازان
قطرہ ہاے آب که از دست صوفی چکد شاہ
بدست گیرد و بر چشم و روے خود مالد و چیزے
ازان بخورد و این طرز عمل علامت کمال
تعظیم صوفی است فارسیان برین موقع گویند
که فلان صوفی آبدست از شاہ گرفته یعنی کار
آبدست از شاہ گرفته محسن تاثیر ذکر این میکند
(سـہ) بجز تیغت نباشد چارۂ رنجوری عشقت ٭
چو آن صوفی که از اخلاص آبدست از شاہ می
گیرد ٭ بہار بند ہمین یک شعر مصدر (آب

دست کسے گرفتن) پیدا کردہ است وگوید کہ کنایہ
از کمال اعتقاد و بزرگی آن شخص بود۔ قتائل (اردو)
کسی سے اپنے ہاتھ پاؤن دھلوانا یعنی خدمت
لینا۔ تعظیم و بزرگی کرانا۔

آبدستان (اصطلاح) بدون اضافت ثالث
بقول صاحب بحر عجم (۱) آفتابہ و ابریق (۲)
بقول صاحب جہانگیری آفتابچی کہ آفتابہ دار
باشد (حکیم خاقانی ؎) آسمان آوردہ زرین
آبدستان آفتاب ٭ پشت خم پیش سحران
چون آبدستان آمدہ ٭ (اردو) (۱) آفتابہ
(۲) آفتابہ لیکر کھڑا رہنے والا۔ ہاتھ منھ
دُھلانے والا۔ خدمتی۔

آب دستان دار (اصطلاح) بدون اضافت
ثالث بقول صاحب بحر عجم آفتابچی و آفتابہ
دار (اردو) دیکھو نمبر (۲) اصطلاح گذشتہ۔

آبدست برروے کشیدن (مصدر اصطلاحی) (۲/۱)
بکمال بزرگی کردن۔ ذکر این بضمن (آبدست
از کسے گرفتن) گذشت (میر معزی ؎) آبدستت
ہمہ برروے کشیدے چو گلاب ٭ خاکپایت ہمہ
در زلف دمیدے چو عبیر ٭ (اردو) کمال
بزرگی کرنا۔ کسی بزرگ کے ہاتھون کا دھوون
لیکر منھ پر مل لینا۔

آبدست بودن (مصدر اصطلاحی) بلا اضافت (۷/۱)
ثالث قوت و قدرت بودن کسے را
بر صناعی سندش در (آبدست) بر نمبر چہارم
گذشت (اردو) ہاتھ منجا ہوا ہونا۔

آبدست دان (اصطلاح) بدون اضافت
بقول صاحب بحر عجم مرادف معنای اول
آبدستان۔

آب دست شو (اصطلاح) باضافت ثالث
بقول صاحب بحر عجم کہ بدیل آبدست میفرماید
غُسالۂ دست و پا۔

آب دست کسے (استعمال) باضافت ثالث (۲۹/۱)
آبے کہ از دست کسے حاصل شود چنانکہ۔

کمال خجند گوید (ے) علاج درد دل ما زلست
اے ساقی چو کز آب دست تو بوے گلاب
می آید۔

آبدست کسے گرفتن (مصدر اصطلاحی) بقول صاحب بحر عجم کمال بزرگی کسے کردن است۔ صاحب فرہنگ انندراج ہم ذکر این می کند وسندش ہمان است کہ در (آبدست از کسے گرفتن) گذشت۔ فقاںؔ۔ (اردو)۔ کسی کی کمال بزرگی کرنا۔

آبِ دست کَن (اصطلاح) باضافت ثالث وکاف تازی مفتوح بقول صاحب بحر عجم آبیکہ بکاوش از زمین برارند وآن در اراضی ریگستان معمول است (شفیع اثر در ہجو حمام گوید ے) بناخن طاس آبی از تہ گرد چو آبِ دست کَن باید برآورد۔ (اردو) وہ پانی جو ریگستان مین ہاتھون سے ریت ہٹا کر حاصل کیا جاتا ہے۔ اکثر دریاؤن کے کنارون پر بھی یہی عمل کیا جاتا ہے۔ جہان کہین پانی کی سوت سطح زمین سے متصل ہوتی ہے اور ریت کی وجہ سے زمین بالکل نرم اور بھربھری ہوتی ہے وہان کسی آلہ چوبی یا آہنی کے استعمال کی ضرورت نہین واقع ہوتی صرف ہاتھون ہی سے کام نکل آتا ہے۔

آبدستہ (اصطلاح) بقول صاحب فرہنگ انندراج کہ بذیل آبدستان ذکر کردہ مرادف آبدستان باشد۔

آبدسدان (اصطلاح) بفتح دال مہملہ بقول صاحب جہانگیری کہ بذیل آبدستان نوشتہ مرادف آبدستدان باشد۔

آبِ دل (اصطلاح) باضافت ثالث وکسر دال مہملہ بقول صاحب فرہنگ انند (۱) سوز دل (۲) محبّت (۳) روش۔ بہار گوید کہ (۴) مرادف آب چشم است (اردو) (۱) سوز دل مُذکر (۲) محبّت واُلفت (مونث)

(۳) روش (مؤنث)، چال چلن (مذکر) (۴)،
اشک (مذکر) (آتش ۵۵) فغان و آہ سے ہے
سوز دل عیاں ہوتا ٭ دلیل آگ کے ہونیکی
ہے دھواں ہوتا ٭ (ظفر ۲۵) محبت چاہیے
باہم ہمیں بھی تمھیں بھی ہو ٭ خوشی ہو اس میں
یا ہو غم ہمیں بھی ہو تمھیں بھی ہو ٭ (آتش ۲۵)
الفت جو زلف سے ہے دل داغدار کو ٭ طاؤس
کو یہ عشق نہو گا سحاب کا ٭ (آتش ۴۵) اُس
ماہ کی فرقت میں جو تارے نکل آئے ٭ تاروں سے
سوا اشک ہمارے نکل آئے ٭

آبِ دماغ (استعمال) باضافت ثالث
وکسر دال مہملہ بقول صاحب بحر عجم مرادف آب
بینی باشد (اشرف ۵۵) بر سر ہم بسکہ بندد
شمع ساں آب دماغ ٭ ہر کرا بینی چو فیل انگور
بو خرطوم دار ٭

آبِ دمِ تیغ (اصطلاح) باضافت ثالث
وخامس بقول بہار کنایہ از تیزی دم تیغ است
(ابو طالب کلیم ۵۵) آب دم تیغت چو بخاطر گذرد ہم ٭
خمیازہ کند باز لب زخم کہن را ٭ (سنجر کاشی ۵۵)
این چہ آتش بود کز آب دم تیغ تو خاست ٭
کز مزار کشتگان یک کرہ بالا آتش است (اردو)
دم تیغ کی آب - اور آب دم شمشیر بھی کہا جاتا ہے
(فی البدیہ نظم طباطبائی ۵۵) اُسنے جب دیکھا
لگا کر دانت پر تلوار کو ٭ آب گوہر ملگئی آب
دم شمشیر میں ٭ -

آب دم دار (اصطلاح) باضافت ثالث و
فتح دال اول بقول صاحب بحر عجم آبے کہ
ہوا بآں نرسیدہ باشد و بقول بہار آفتاب
ہم بر آں نتابد کہ دیر ہضم باشد صاحب فرہنگ
انند راج این را آب نفاخ گوید و بقولش
(۲) آب خوش نیز۔ **مؤلف**۔ گوید کہ استعمال
این بمعنی دوم بنظر نیامدہ و صاحب انند کہ
حوالہ بہار عجم دہد بجائے خود نیست (مرزا سعید
اشرف ۱۵) ازاں دل آرزوِ زخم دمبدم دارد ٭

کہ آب تیغ عُرُند است گرچہ دم دارد ﴿اردو﴾ وہ پانی جو سایہ مین ہوا اور جس پر ہوا کا گذر ہو۔ امیر نے آب دیر ہضم کا ذکر بضمن لفظ آب فرمایا ہے۔

آبدن (اصطلاح) بفتح دال مہملہ بقول صاحب فرہنگ انندراج بحوالہ فرہنگِ فرنگ مخفف آبدان۔

آب دندان (اصطلاح) بدون اضافت بقول صاحبان بہار عجم و شمس اللغات و فرہنگ انندراج (۱) احمق و گول و باصطلاح قمار بازان حریف زبون و نادان (انوری ؎) آبدندان حریف آوردی ، رایگان از تو کے تواند جست۔ (ولہ ؎) حاسدت با تو اگر نرد عداوت بازد ، آبدندان تراز و کس نتوان یافت بہ بازہ ﴿اردو﴾ احمق۔ نادان (کیف ؎) ایکدم آپ مین آئین تو بڑے احمق ہین ، کس پرستان مین رہا کرتے ہین دیوانۂ عشق ، (۲) ضعیف و ناتوان و مغلوب (سلمان ساوجی ؎) دست زر بخشت از آن کان در رو ہان انداخت خاک ، بجر بر دل را حریف آبدندان یافتہ است (طالب آملی ؎) ہے بنزد کمانِ تو رزم شانہ سپہر ، خمے بہ پیش زبانِ تو آبدندان تیغ ، ﴿اردو﴾ ضعیف۔ ناتوان۔ مغلوب (آصفیہ ؎) چال ہے مجھ ناتوان کی مرغ بسمل کی تڑپ ، ہر قدم پر ہے گمان یان رہ گیا وان رہ گیا ، (۳) نوعے از حلوا و مجازاً بمعنی شیرینی ہم۔ (وصال شیرازی ؎) مرا پیری جوان بخت است اُ و من طفل زبان دانش ، شکستہ زان ہمے گویم کہ نغز آید ز طفلانش ، درست این نقل من نقلیست کش اشکستہ بہ باشد ، بلے این آبدندانست و باشد باب دندانش (تاثیر ؎) شکر با لعل او تنگی کشیدہ ، متاع آبدندان آب دیدہ ﴿اردو﴾ حلوے کی ایک قسم (حلوا۔ مذکر)

۔ شیرینی اور مٹھائی (مؤنث) (۴) نوعے
از انار و امرود و مطلق میوۂ لطیف کہ متصادم
دندان نشود (شفائیؔ) چون چقندر نوعے
سکیں نمی بیند بخواب ٭ سخت از وے آرزوے
آبدندان مضحک است ٭ (منیر در ہجوؔ)
در دلش ذوق میوہ چندان است ٭ کز حریفان
آبدندان است ٭ (اُردو) انار اور امرود
کی ایک قسم اور مطلق میوہ۔ گھلا ہوا میوہ (مذکر)
(۵) مضبوط۔ (ظہوریؔ) آبدندان حریفان
شدہ است ٭ طالعم خوش رقابتے دارد ٭ (اُردو)
قوی۔ زور آور۔ زوردار۔
(۶) موافق (خاقانیؔ) تو خود را از سر عزت
قفائے خاکپا شان زن ٭ ہوا را از بن دندان
حریفِ آبدندان شو ٭ (اردو) موافق۔
(۷) شجر و گیاہ (اُردو) درخت۔ جھاڑ (مذکر)
گھاس (مؤنث)۔ (اسیرؔ) وہ کون ہے جسے
نعم البدل نہیں ملتا ٭ درخت میں نہ رہے
گل تو میوہ دار رہا ٭ (ولہؔ) اے دل وا
ہو گیا مرضِ اہل دید کی ٭ بوٹی قبا کی گھاس
نہیں ہے خوید کی ٭
(۸) آبِ دندان باضافت ثالث۔ برق و
و تیزی و صفائی دندان (حکیم نزاری قہستانی
ؔ) بیا و بوسہ بدہ زان دہان خندانت ٭
کہ در دلم زدہ آتش آبِ دندانت ٭ (اُردو)
دانتوں کی صفائی۔ تیزی (مؤنث)۔ آبِ
دندان بھی اردو میں کہا جاتا ہے (رشکؔ)
صفائے آبِ دندان دیکھ کر کٹ کٹ گئے
موتی ٭ نئے جوہر دکھائے آپ نے تیغ
تبسم سے ٭۔
(۹) آبدندان بلا اضافت نوعے از نان۔
(مخلص کاشیؔ) باشتہا خورش ناگوار
آسان است ٭ قسم بذائقہ حرص آبدندان
است ٭ (اردو) روٹی کی ایک قسم (مؤنث)
(۱۰) چیز مفت و رائگان (اُردو) مفت کا مال (مذکر)

(۱۱) گناہ (اُردو) گناہ (مُذکر)

(۱۲) سِحر (اُردو) جادو (مُذکر) (آصفیہ ۵)
سوتے ہین فتنۂ خوابیدہ کی صورت معشوق ؎
جاگتے ہین یہ جگائے ہوے جادو کیطرح ؎

(۱۲۰) **آبدندان شدنِ کسے** (استعمال) قوی شدن دندان کسے است سندش از کلام ظہوری در آب دندان بر نمبر (۵) گذشت (اُردو) قوی ہونا کسی کا۔

آبِ دندان شکن (اصطلاح) باضافت ثالث بقول صاحب بحر عجم آب بسیار سرد (حکیم کاشی ۵) گرت ہست در سردی آن سخن ؎ بیاشام این آبِ دندان شکن ؎ (اُردو) نہایت سرد پانی (مُذکر)۔

(۱۲۱) **آبدندان گشتن** (مصدر اصطلاحی) بے اضافت خندیدن بوضعے کہ دندان بنماید و این علامت احمقی است (بابا فغانی ۵) تا بکے خندیدن و دل گرمی افزودن چو شمع ؎ آبدندان گشتن و آتش زبان بودن چو شمع ؎ (اُردو) دانت نکالنا۔ بیہودہ طرح سے ہنسنا۔ (میر سوز ۵)
سُن سوز عبث دیکھ کے حیران ہوگا۔ جو رُو نکا جمال ؎ دل زلف مین الجھیگا پریشان ہوگا۔ مت لے یہ وبال ؎ یہ چال بری ہے تجھسے نبھنے کی نہین۔ آمان کہا ؎ ہنستا ہے کیا بہت پشیمان ہوگا۔ مت دانت نکال ؎

(۱۲۲) **آب دویدن بہ دل** (مصدر اصطلاحی) بدون اضافت کنایہ از تقویت دادن آن وبہار محض آب دویدن راذکر می کند واز تعریف آن ساکت سندے کہ از کلام ملا شانی تکلو آوردہ آب بدل دویدن است و بر ہمین قیاس آب بجگر دویدن و بجان دویدن ہم (۲) محض آب دویدن معنی حقیقی را باشد یعنی روان شدن آب بہ تیزی اگرچہ استعمال این در کلام متقدمین بنظر نیامدہ ولیکن از متاخرین تصدیق این معنی میشود۔ (ملا شانی تکلو ۵) مے خیال تو مخمور وصل را بجگر ؎ چنان

دووکہ بدل آب ناشتا بدود؛ (اردو) دل کو
قوت دینا۔ قوت بخشنا۔

آبِ دہان (استعمال) باضافت ثالث
بقول صاحب بحر عجم و بہار خیو کہ از دہان بیفگنند
(کمال خجند ۵) انچہ ضائع شود بما زلبت؛
بر رخ آبِ دہان و دشنام است؛ (اردو) آب
دہن۔ لعاب دہن۔ (مذکر) (وزیر ۵) تربت
پہ مری آب دہن یار نے پھینکا؛ بھولا نہ پس
مرگ وہ مجھ تشنہ دہن کو؛

آبِ دہان خوردن (مصدر اصطلاحی) باضافت
ثالث بقول صاحب فرہنگ انند بحوالہ شرح
قران السعدین کنایہ از تحمل کردن باشد صاحب
غیاث ہم ذکر این می کند (اردو) غصہ پینا۔
(ظفر ۵) ہم تو پی جاتے لہو دشمن کا یہ کچھ
سو چکر؛ دلمیں اپنے غصہ اپنا اے ستمگر پی گئے؛

آبِ دہان فرو بردن (مصدر اصطلاحی)
آبِ دہان فرو خوردن باضافت ثالث بہ تحقیق
مولف مترادف آب دہان خوردن باشد صاحب
بحر عجم بذیل (آب دہان) می فرماید کہ استعمال آب دہان
با لفظ فرو خوردن و فرو بردن است بہار الفصیح
(آب دہان) گوید کہ ہر دو محاورہ ضعیف باشد
(خسرو ۵) صفت تیغ کہ با حسن پیامش
گوید؛ کہ زہر تو فرو چند خورم آب دہان؛

آبِ دہان فگندن بر چیزے (استعمال)
آبِ دہن فگندن بر چیزے باضافت
ثالث بمعنی تف زدن بر چیزے است چنانکہ
کاتبی نیشاپوری گوید (۵) آب دہن فگندن
بر خاک ما برفتن؛ آرے نبات مصری ریزند
تو تیا را؛ (اردو) کسی چیز پر تھوکنا۔

آبِ دہ دست (اصطلاح) باضافت ہائے
ہوز بقول صاحب بحر عجم (۱) اشارہ بجناب
سرور کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام خصوصاً
(۲) بزرگ مجلس عموماً (اردو) (۱) پیمبر برحق
علیہ السلام (۲) ہر ایک مجلس کا وہ شخص جو واجب التعظیم

(۱۴۳)

اور برگ ہو۔

آبِ دہن (اصطلاح) باضافت ثالث بقول صاحب فرہنگ انندراج۔ (۱) مرادف آب دہان (۲) کنایہ از آرزوے دلی (اُردو) (۲) دل کی آرزو (بحرے) دم نہ نکلا کسی کے زانو پر۔ رہ گئی دل کی آرزو دل مین ٭

آبدیدجام (اصطلاح) بدون اضافت بقول صاحب بحر عجم (۱) شراب (۲) جرعۂ شراب صاحب انند ہمین اصطلاح را آبدیدہ جام می نویسد وازفرہنگِ فرنگ سندگیرد (اردو (۱) شراب (مُونث) (۲) شراب کاگھونٹ (مُذکر) (مخیرے) خوش ہو کے پی شراب محبّت کے گھونٹ ہین ٭ اے دل کلام یار کے شربت کے گھونٹ ہین ٭۔

(۱۲۲) **آب دیدنِ چیزے** (مصدر اصطلاحی) باضافت نون صاحبان لغت بر آب دیدن زخم) قناعت فرمودہ اند مؤلف گوید کہ (آب دیدن چیزے) بر دو معنی باشد۔ (۱) تازہ و سرسبز شدن آنچیز (۲) ضائع شدن ونقصان کشیدن آن۔ پس آب دیدن خاک وآب دیدن زخم کہ می آید متعلق از معنی اول است وآب دیدن شمشیر و آب دیدن متاع وجنس متعلق از نمبر۲ (اردو) (۱) تازہ ہونا۔ ہرا ہونا۔ سرسبز ہونا۔ (داغ ے) شجرخشک تو ہر سال ہرے ہوتے ہین ٭ جاکراے عمرجوانی تونہین آتی ہے۔ (۲) آبرسیدہ ہونا۔ بقول امیر پانی سے بھیگ کر خراب ہونا (فقرہ امیر بذیل لفظ آبرسیدہ) کیا اچھی کتاب تھی مگرآب رسیدہ ہو کر خراب ہوگئی،،

آب دیدنِ جنس (مصدر اصطلاحی) باضافت نون۔ ضائع شدن ونقصان کشیدن آن جنس آبدیدہ از ہمین مصدر اصطلاحی است

چنانکہ سالک قزوینی گوید (ے) متاع لخت
دل از چشم اعتبار افتاد ۔ دگر کہ می خرد این
جنس آبدیدۂ ما ۔ (اُردو) دیکھو آب دیدن
چیزے کا نمبر (۲)

آب دیدنِ خاک (مصدر اصطلاحی) (۱۴۵)
باضافت نون تازہ و سرسبز شدن آن
چنانکہ بیدل گوید (ے) خاک ما چون گشت
خونہا آب نادیدن ہنوز ۔ عشق میدانی کہ بے
رویت چہ با ما کرد نیست ۔ (اُردو) دیکھو
آب دیدن چیزے کا پہلا نمبر ۔

آب دیدنِ زخم (مصدر اصطلاحی) باضافت
نون بقول صاحب بحر عجم تازہ شدن زخم
(ابو طالب کلیم ے) آب دریا را بجوی تیغ
بیداوت مبند ۔ بسکہ سیر ابست شمشیر تو زخم
آبدید ۔ (اُردو) زخم کا ہرا ہو جانا ۔ زخم کا
آلا ہونا (بحر ے) پھر کسی کان کے سبزے سے
لڑی آنکھ اپنی ۔ پھر ہرا ہو گیا زخم جگر اچھا ہو کر

(ناسخ ے) پھر بہار آئی چمن مین زخم دل آبے
ہوئے ۔ پھر مرے داغ جنون آتش کے
پرکالے ہوئے ۔

آب دیدنِ شمشیر (مصدر اصطلاحی) (۱۴۶)
باضافت نون ۔ ضائع شدن و نقصان کشیدن
شمشیر باشد و ہم برین قیاس است آب دیدن
خنجر و پیکان و امثال آن (بیدل ے) شمشیر
آب دیدۂ زنگ ملامتم ۔ باشد درشت
گوئی مردم زبان ما ۔ (اُردو) تلوار کا زنگ
آلود یا زنگ خوردہ ہونا ۔

آبِ دیدہ (اصطلاح) باضافت ثالث
بقول بہار (۱) اشک (ارسلان ے) دم
گر دیدہ خون بے لعل مے گونش دم گریہ ۔ عجب
نبود کہ آب دیدہ خون آمیز می آید (۲) و بہ تحقیق
مُوتّف ۔ نور دیدہ ہم یعنی بینائی سندش در
(آب دیدہ رفتن) می آید صاحب بحر عجم و بہار چین
اصطلاح را بدون اضافت ثالث مثل خلع

وآب رسیده - گوید اگر زخم آب دیده را از
مصدر (آب دیدن زخم) گیرم یا خاک آب
دیده را از مصدر (آب دیدن خاک) تخصیص
معناے بہار وصاحب بحر عجم باقی نمی ماند
در راے **مُولّف** - لفظ آبدیده را که اسم
مفعول (آب دیدن) است مخصوص بتتباع
آبدیده کردن درست نباشد و این هردو
صاحبان لغت از همان شعر سالک قزوینی سند
گیرند که در (آب دیدن) جنس گذشت. قائل

(۱۴۸) **آبِ دیده از آسمان گذشتن** (مصدر
اصطلاحی) باضافت ثالث - کنایه از بسیار
گریستن وغرق گریه شدن چنانکه قدسی مشهدی
گوید (ﮧ) باآنکه آبِ دیده ام از آسمان گذشت
بختم نه شست دیده زخواب گران ما ۰ (اردو)
آنکھون سے دریا بہانا یعنی بہت رونا معروف
ﮧ) بخار اس دل کا سینے مین نه رکھتے
گر سحاب آسا ۰ تو کیون پھر دیدۂ ہم دریا بہاتے
اپنی آنکھون سے ۰ -

آبدیده جام (اصطلاح) بدون اضافت
ثالث بقول صاحب فرہنگ انندراج مرادف
آبدیجام که گذشت

(۱۴۹) **آبِ دیده رفتن** (مصدر اصطلاحی) باضافت
ثالث نابینا شدن چنانکه جامی گوید (ﮧ)
چه آب در جگرم باشد اینچنین که مرا ۰ هم آب
دیده زهجرش هم آبرو رفتست ۰ (اردو)
آنکھونکی بینائی جاتی رہنا -

(۱۵۰) **آب را از بالا بستن** (مصدر اصطلاحی)
مرادف آب از بالا بستن است (شجاع الدین
اصفهانی رباعی) آزاده روان کمر بصحرا بستند
همره طلبان بار بفرد البستند ۰ اے سبزه طرف
جو سر از خاک برآر ۰ زان پیش که آب را
زبالا بستند ۰

(۱۵۱) **آب را بآب رساندن** (مصدر اصطلاحی)
مرادف آب بآب رساندن است چنانکه

نظام دست غیب گوید (ع) بآن رسید
که خاک از میان کناره کند * زبسکه چشم
ترم آب را بآب رساند *

(الدا) **آب را باریسمان بستن** (مصدر اصطلاحی)
مرادف آب بریسمان بستن است چنانکه
مخلص کاشی گوید (ع) بطول فکر نتوان جمع
کردن مال دنیا را * چرا بیهوده باید آب را
باریسمان بستن *

(الدب) **آب را بجواز کوفتن** (مصدر اصطلاحی)
مرادف آب بجواز کوفتن چنانکه میرخسرو گوید (ع)
عدو که آب شدش خود مکوب چندینش *
که بیش ازان نتوان کوفت آب را بجواز *

(الدج) **آب را بجوی بستن** (مصدر اصطلاحی)
مرادف آب بجو بستن چنانکه کلیم گوید (ع)
آب دریا را بجوی تیغ بیدادت مبند * بسکه
سیراب است شمشیر تو زخمم آبدید *

آب را بریسمان بستن (مصدر اصطلاحی) بقول
صاحب فرہنگ آنند راج تردد و تلاش
بجد تمام نمودن و کنایه از امر لغو کردن و بقول
بهار فکر کردن در امری بتز دیر و خوشامد
تمام و سرانجام دادن - مولف - گوید که
مرادف آب بریسمان بستن است -

(الده) **آب را بر زمین زدن** (مصدر اصطلاحی)
کنایه از بی آبرو کردن باشد چنانکه غنی گوید
(ع) صدای گریهٔ ابر بهاری کرد معلوم هم *
که آب بحر را زد بر زمین چشم گهر بارم * اردو
آبرو خاک مین ملا دینا (ظفر ع) ملائی خاک
مین سب آبرو آئینه کی تم نے * اور اسپر
بھی تمہارے روبرو یه بے حیا آیا *

(الدو) **آب را بریدن** (مصدر اصطلاحی) قطع
کردن روانی آب چنانکه خرین اصفهانی گوید
(ع) برید آب سرچشمه را آسمان * زگردش
فتاد آسیای دہان * اردو روانی آب کو
روکدینا - قطع کردینا -

(۱۴۷) **آب را بسنگ سودن** (مصدر اصطلاحی)
مرادف آب بسنگ سودن است (میر خسرو
ع) بگداختم چو آب و بسوزی دل مرا؛
کس آب را بسنگ نساید مساے آب؛-

(۱۴۸) **آب را در جوے کسے راندن** (مصدر
اصطلاحی) مرادف آب در جوے کسے راندن
است (مولوی معنوی ع) راند حق این آب را
در جوے تو؛ آفرین بر دست و بر بازوے تو؛

آب راه (استعمال) بقول صاحب شمس
و برہان قلب اضافت راهِ آب مرادف
آب راهه- (سیف الدین اسفرنگی ع)
خاک خور کو پس ازین روح طبیعی تا من؛
آب راہش زگذرگاه جگر بر بندم؛ و باضافت
ثالث مرادف آب سفر باشد سندش در (آب
راه زدن) می آید-

(۱۴۹) **آب راه زدن** (مصدر اصطلاحی) باضافت
ثالث بمعنی آب در سفر خوردن چنانکه جامی گوید
(ع) بے غبارے بحرم کعبه روے پی بردہ است؛
کاب راه حرم از آبلهٔ پازده است؛ مخفی مباد
که زدن بمعنی خوردن و نوشیدن هم آمده چون
ساغر زدن کذا فی بحر العجم-(اردو) سفر میں پانی پینا

آب راهه (اصطلاح) بروزن چارباهه بقول
صاحبان بحر عجم و برہان و سروری (۱) رہگذر
آب (۲) سیلاب (اردو) (۱) پانی کا رہگذر (مذکر)
(۲) سیلاب (مذکر) (ناسخ ع) میرے اشکوں کا
فلک پر موج زن سیلاب تھا؛ ہالہ مہ کی جگہ
شب حلقه گرداب تھا؛

آب ربودن از چیزے (مصدر اصطلاحی) (۱۵۰)
بے آب و بے رونق کردن آن چنانکه
علوی میگوید (ع) رنجه مشو گر سپہر از گلت
آب ربود؛ مصلحتے چرخ را بود ازین ارتکاب؛ (اردو)
کسی چیز کو بے رونق کرنا-

آبِ رحمت (اصطلاح) باضافت ثالث (۱۵۱)
آب باران است چنانکه جامی فرماید (ع)

سحاب مکرمت و آب رحمتی جانان ٭ و لے
چہ سود کہ بر کشت زار مانخکی ٭ (اردو)
آب رحمت بقول امیر اردو مین استعارہ ہے
رحمت سے۔ باران رحمت بارش کے
لئے مستعمل ہے۔

آب رُخ (اصطلاح) بقول صاحب
بحر عجم بدون اضافت (۱) مرادف آبرو
باشد کہ می آید و بقول صاحب فرہنگ
نندراج باضافت (۲) خوبی روے
و صفائی چہرہ (۳) مجازاً جاہ و اعتبار ِ لِفکّ
اضافت (ظہوری ؎) آب رُخِ زہد و ورع
باخاک کو آمیختم ٭ در مجلس مستان کنون
جام بہاران برکنم ٭۔ (اُردو) آبِ رخ اردو
مین مستعمل ہے یعنے چہرہ کی چمک۔ رنگ
روشنی (مومن ؎) وہان آب رُخ اور یان
آتش دل ٭ جدھر دیکھو اُدھر ہے جلوہ گر آگ

آبِ رخِ حیا دزدیدن (مصدر اصطلاحی (۱۵۲)

باضافت ثالث وخامس بیحیا شدن وحیا و شرم
نداشتن چنانکہ ظہوری گوید (؎) حرام باد گل
عارضان نگاہ نہان ٭ بر آن گروہ کہ آب
رُخ حیا دُزدند ٭ (اُردو) آنکھ مین پانی نہونا یعنے
بے شرم ہونا (آغا ہجو صاحب ؎) کرتے
ہین رندون کو یہ منع شراب ٭ زاہدونکی
آنکھ مین پانی نہین ٭

(۱۵۳) **آبِ رُخ فروختن** (مصدر اصطلاحی
باضافت ثالث مرادف آبرو فروختن باشد
کہ می آید (صائب ؎) نبرد آب گہر تلخی منّت
ز مذاق ٭ چون صدف آب رخ خویش
بہ نیسان مفروش ٭

(۱۵۴) **آبِ رخِ کسے و چیزے را بردن**
(مصدر اصطلاحی باضافت ثالث وخامس
بے آبرو کردن باشد چنانکہ علی قلی بیگ
خراسانی گوید (؎) ہیم واعظ نبرد آب رُخ
مستانرا ٭ در میخانہ نہ بستند ازین گفت و شنود ٭

(انوری ؏) نسیم باد را اعجاز زنده کردن
خاک ÷ ببرد آب رُخِ معجزاتِ عیسیٰ ÷ (اردو)
آبرو لینا۔ بے عزّت اور ذلیل کرنا (بحر ؏)
جو آب آئینہ کی جاے ہم مُکدّر رہون ÷ وہ کون
ہین جو کسی کی ہین آبرو لیتے ÷۔

(۱۵۵) **آبِ رخِ کسے ریختن** (مصدر اصطلاحی)
باضافت ثالث و خامس بے آبرو شدن
و کردن چنانکہ غنی گوید (؏) تا آب رخ محتسب
شہر نریزد ÷ ما نشتی مے را نتوانیم وان کرد ÷ (اردو)
آبرو ریزی ہونا۔ آبرو ریزی کرنا۔ آبرو لینا
(امیر اللغات) (زند ؏) ہو نہ راز عشق افشا
آبرو ریزی نہو ÷ پھوٹ بہنا تو اگر اے
چشم گریان چھوڑ دے ÷۔ (فقرہ امیر) کسی
کی آبرو ریزی کرنے سے کیا فائدہ،،

(۱۵۶) **آبِ رخِ کسے شکستن** (مصدر اصطلاحی)
باضافت ثالث و خامس مرادف آب رخ
کسے ریختن است چنانکہ علی خراسانی گوید
(؏) برو کہ آب رُخ عاشقان شکست
از تو ÷ نہ گوے دوست ولا چند شرمسارئی ÷

آبِ رز (اصطلاح) باضافت ثالث
آبِ رزان بقول صاحب بحر عجم شراب
انگوری (میر معزی قطعہ) دو گوہر است بدنیوقت
شرط مجلس ما ÷ فتیلہ معدن این و تنورہ مسکن
آن ÷ یکے چو آب رز اندر میان جام قدح
یکے چو برگ گل اندر میان آتشدان ÷ (صائب)
می شود آب رزان چون برگ تاک شود ÷
صرفہ در آب رز آنست کہ در خاک شود ÷ (اردو)
آب انگور (مذکّر) شراب انگوری (مونث)

(۱۵۷) **آبِ سائیدن بہ رُخ** (مصدر اصطلاحی)
آبرو حاصل کردن چنانکہ نظیری گوید (؏) آب
رخ از آبلہ گفتم برسانم ÷ وادی بر ہم ریخت لقد
آبلہ چین را ÷ (اردو) سُرخروئی حاصل کرنا
آبرو پیدا کرنا۔ (صبا ؏) آبرو کی جو صفات
فقر سے پیدا ÷ صورت وصل ہوئی ذات خدا سے پیدا ÷

(۱۵۶) **آب رسیدنِ بچیزے** (مصدر اصطلاحی) بتحقیق مولّف۔ (۱) سیراب شدن و تازہ شدن آن چنانکہ ابوطالب کلیم گوید (ص) شانہ از زلفت تو خوش کام روا شد ستم است ٭ کہ دگر آب درین باغ بہ شمشاد رسد (۲) نقصان رسیدن بہ چیزے چون آب بہ متاع رسیدن و آب بکتاب رسیدن کہ متاع آبرسیدہ از آب و تاب اصلی برمی گردد (اردو) (۱) ہرا بھرا ہونا۔ تر و تازہ ہونا۔ (۲) آبرسیدہ ہونا۔

(۱۵۷) **آب رسیدنِ زخم** (مصدر اصطلاحی۔) باضافت نون۔ مرادف آب دیدن زخم است چنانکہ غنی گوید (ص) بیا کہ در شب ہجر تو چشم گریانم ٭ چو زخم آب رسیدہ بہم نمی آید ٭۔

آب رسیدہ (اصطلاح) بقول صاحب فرہنگ انندراج و بہار جنسے را گویند کہ بسبب افتادن داغ از آب و تاب اصلی برگردیدہ باشد۔ و قیمتش نازل شدہ باشد (۲) نیز زخمے کہ آب دزدیدہ باشد۔ **مؤلف**۔ گوید کہ آبرسیدہ اسم مفعول است از مصدر (آب رسیدنِ بچیزے) و بر ہر دو معنی آن شامل لفظ آبرسیدہ صفت چیزے واقع شود در سرسبزی و تازگی یا بہ نقصان آن پس (آبرسیدہ) را با جنس ضائع شدہ مخصوص کردن درست نباشد و زخم آب دزدیدہ را۔ زخم آبرسیدہ مترادف است۔ از مجرد لفظ آبرسیدہ زخم آب دزدیدہ ہرگز مراد نیست۔ سند این در ہر دو مصادر گذشتہ گذشت (اردو) آبرسیدہ چیز دیکھو آب دیدن چیزے۔

آب رُفت (اصطلاح) بدون اضافت ثالث و بضمّ راے مہملہ بقول صاحب بحرعجم سنگے را گویند کہ آب انرا تراشیدہ و مدوّر ساختہ باشد (اردو) وہ گول پتھر جو ندیون مین پائے جاتے ہین۔

(۱۰۸) **آب رفتن از چشم** (استعمال) بفتح را مہملہ روان شدن اشک از چشم باشد چنانکہ صائب گوید (ﮯ) آب حسرت می رود ہر سوز چشمم جوے جوے ؏ بسکہ میخواہم نگار فتنہ جوے خویش را ؏ (اردو) آنکھوں سے آنسو بہنا (سوداؔ ﮯ) سمندر کر دیا نام اس کا ناحق سب نے کہہ کہہ کر ؏ ہوے تھے جمع کچھ آنسو مری آنکھوں سے بہ بہ کر ؏ (امیر اللغات)

(۱۰۹) **آب رفتن از چیزے و از کسے** (استعمال) بفتح را مہملہ۔ صاحب بحر عجم (آب رفتن) را ذکر می کند و می فرماید کہ بے عزت و خفیف شدن است۔ مؤلف۔ گوید کہ (۱) (آب رفتن از چیزے)۔ بے آب و بے رونق شدن آنچیز است (۲) (آب رفتن از کسے بے عزت و خفیف شدن آن (اردو) (۱) کسی چیز کا بے رونق ہونا (۲) کسی شخص کا بے عزت اور بے آبرو ہونا۔ آبرو جانا (بحر ﮯ) آبرو جاتی رہے گی آپ کی ؏ بحر اب اس سے کنارہ خوب ہے ؏۔

(۱۱۰) **آب رفتن بر کشت زار** (استعمال) گذشتن آب بران و سیراب کردن آن چنانکہ نظیری نیشاپوری گوید (ﮯ) زان بحر موجزن چہ کم آید اگر شبے ؏ بر کشت زار سوختہ آب بقارود ؏ (اردو) کھیت کو پانی پہنچنا۔

آبِ رفتہ بجو آمدن (مصدر اصطلاحی) باضافت ثالث بقول صاحب ناصری آمدن دولت و نعمت رفتہ بعد از فقر۔ سندش از کلام ظہوری بدست آمد (ﮯ) شاید آب رفتہ ام دیگر بجو آید بگو ؏ حرف سرو جو بیاری گریہ می آید مرا ؏ (اردو) گئی ہوئی دولت کا ہاتھ آنا۔

(۱۱۱) **آبِ رفتہ بجو آوردن** (مصدر اصطلاحی) باضافت ثالث کنایہ از دولت رفتہ را بازنہ حاصل کردن چنانکہ جامی گوید (ﮯ) آورد آب رفتہ بجو باغ حسن را ؏ سرو بلند قامت

طوبیٰ خرام ما ٭ (اردو) گئی ہوئی دولت کو حاصل کرنا۔

(۱۶۴) **آبِ رفتہ بجو باز آمدن** (مصدر اصطلاحی) باضافت ثالث۔ مرادف آب رفتہ بجو آمدن چنانکہ سعدی گوید (ﮯ) تشنہ ترسم کہ منقطع گردد ٭ ورنہ باز آید آب رفتہ بجوے (صائب ﮯ) باز آید آب رفتہ ہستی بجوے ما ٭ روزے کہ خاک تربت ما زاب تر کنند ٭۔

(۱۶۵) **آبِ رفتہ بجو بیار باز بخشیدن** (مصدر اصطلاحی) مرادف آب رفتہ بجو آوردن است چنانکہ حزین گوید (ﮯ) تا ہست مے بشیشہ غم از عمر رفتہ نیست ٭ این آب رفتہ باز باین جویبار بخش ٭۔

(۱۶۶) **آبِ رفتہ بجوے دیدن** (مصدر اصطلاحی) باضافت ثالث مرادف آب رفتہ بجو آمدن چنانکہ ظہوری گوید (ﮯ) خویش را حاجت روا خواہی مراد از شوق جوے ٭ گریہ آب رفتہ دید آخر بجوے خویشتن ٭

آبِ رفتہ در جوے آمدن (مصدر اصطلاحی) باضافت ثالث مرادف آب رفتہ بجو آمدن

(۱۶۷) **آبِ رفتہ در جوے آوردن** (مصدر اصطلاحی) باضافت ثالث۔ مرادف آب رفتہ بجو آوردن چنانکہ فیضی گوید (ﮯ) آوردہ گلم بتازگی روے ٭ کاوردیم آب رفتہ در جوے ٭۔

(۱۶۸) **آبِ رفتہ در خیرے آمدن** (مصدر اصطلاحی) باضافت ثالث۔ مرادف آب رفتہ بجو آمدن چنانکہ شیخ العارفین مے فرماید (ﮯ) کدوے خشک زاہد را دماغ از بوے مے تر شد ٭ بحمد اللہ کہ آب رفتہ مارا در ایاغ آمد ٭ ایاغ بالفتح پیالۂ شراب خوری است و این لفظ ترکیست کذا فی البرہان ۔ مؤلف گوید کہ ازین سند پیدا است کہ آب رفتہ را با جوے تخصیص نیست (آب رفتہ در جام یا حوض یا تالاب یا صراحی

یا شیشہ و مثلہ (آمدن یا آوردن) ہیتوان گفت

آبِ رکنا باد (اصطلاح) باضافت ثالث و ضم رابع بقول صاحب فرہنگ انند۔ چشمہ ایست در رکنا باد کہ در شیراز واقع است (حافظ ع) بدہ ساقی مے باقی کہ در جنت نخواہی یافت ÷ کنارِ آب رکنا باد و گلگشت مصلا را ÷ (اردو) بقول صاحب جامع اللغات رکن آباد ایک گانؤن ہے نواح شیراز مین اُسکے پاس ایک چشمہ جاری ہے جسکو آب رکنا باد کہتے ہین۔

آبِ رُکنی (اصطلاح) باضافت ثالث و ضم رابع بقول صاحب ہفت قلزم مُخفّف و مترادف ماقبلہ (حافظ ع) شیراز و آبِ رکنی و آن باد خوش نسیم ÷ عیبش مکن کہ خال رُخ ہفت کشور است ÷۔

آب رنگ (اصطلاح) بدون اضافت ثالث بفتح رائے مہملہ بقول صاحب بحر عجم تری و تازگی۔ (اردو) آب و رنگ مُذکّر (آتش ع) مُرغ چمن کے نالون سے ہے یہ عہدا بلند ÷ قابل ہے دیکھیے یہ طلسم آب و رنگ کا ÷

آبِ رنگین (اصطلاح) باضافت ثالث بفتح رائے مہملہ۔ بقول صاحب بحر عجم (۱) شراب سُرخ (۲) اشک پر خون (اردو) دیکھو آب آتش رنگ۔

آب رو (اصطلاح) بدون اضافت بضم را مہملہ۔ بقول صاحب بحر عجم (۱) شخصے کہ پیش بزرگان قدرے و اعتبارے داشتہ باشد (۲) باضافت ثالث۔ تری و تازگی و روشنائی و بقول صاحب فرہنگ انند راج بہ اضافت ہم بمعنی اول۔ بہار گوید کہ آبِ رو در اصل باضافت و معنی ترکیبے آن خوبی رو و صفائی چہرہ۔ و بمعنی جاہ و اعتبار مجاز است و در عرف بفکّ اضافت و بہ تحقیق مولف

آب رو باضافت و بدون اضافت۔ (۳) بمعنی اشک ہم۔ (صائب ؒ) ز انقلاب چرخ می لرزم باآب روے خویش ٭ جام لبریزم بدست رعشہ دار افتادہ ام ٭ (ولہ ؒ) نمی افتم چو اسکندر بدنبال خضر صائب ٭ من آن خضرم کہ آب روے باشد آب حیوانم ٭ (جامی ؒ) آب رورا کہ دران کو مژہ ام ریخت بخاک ٭ آبروے بدل از خاکِ درش می دارم ٭ (اُردو) آبرو (مونث) بقول امیر بمعنی حرمت۔ قدر و منزلت (داغ ؒ) حسرت جس آبرو کی سلیمان کو رہی ٭ یثرب میں ہے وہ مرتبہ مور ضعیف کا ٭

آبرو بمعنی ناموس و عصمت۔ (جان صاحب ؒ) آبرو لینے کا یہ رہتا ہے طالب رات دن ٭ نسکٹا خواجہ سرا پیری مرا مطلوب ہے ٭

آبرو بمعنی امارت و وجاہت (صبا ؒ) چاہیے عقبیٰ کی عزت کا خیال ٭ منعمو یہ آبرو اچھی نہیں ٭۔

آبرو بمعنی حیثیت عُرفی (فقرہ امیر) ہتک عزت کی نالش میں آبرو کا اندازہ کر کے سرکار جرمانہ کرتی ہے"۔

آبرو بمعنی ساکھ۔ اعتبار (فقرہ امیر) روپیہ کہاں مگر لالہ جی کی آبرو بنی ہوئی ہے"۔

آبرو بمعنی بی بی۔ زوجہ (فقرہ امیر) یہ تمہاری آبرو ہے اسکا بہت خیال کرو۔

آبرو بمعنی شرم۔ لاج (داغ ؒ) الٰہی اشک ندامت کی آبرو رکھنا ٭ یہ بیکسی میں بُرے وقت پر ضرور آیا ٭ (۲) چہرے کی رونق (مونث) (۳) اشک۔ آنسو (مذکر)

آب رُوا (اصطلاح) بدون اضافت ثالث بضم راے مہملہ بقول صاحب فرہنگ جہانگیری سنبل باشد و در بعضے لغات (۲) نیلوفر (اردو) بالچھڑ۔ سنبل (مذکر) (۲) نیلوفر (مذکر) (وزیر ؒ) سنبل گلشن میں کہہ رہا ہے ٭ یکتا ہے وہ زلف گو دوتا ہے ٭ (ظفر ؒ) خال شکین

آتشین رُخسار پر پیدا ہوا ؛ چشمۂ خورشید
مین بھی نیلوفر پیدا ہوا ؛ ۔

(۱۲۹) **آبرو افزودن** (استعمال) قدر و مرتبت
زیاد شدن و کردن لازم و متعدی ہر دو
چنانکہ ابن جلال عراقی گوید (ف) اے
در جہان حسن تو خورشید خاک کوے ؛ مہ را
ز خاک کوے تو افزودہ آبروے ؛ (اُردو)
آبرو بڑھنا۔ آبرو بڑھانا۔ (بحر ف) بڑھی ہے
گریۂ عاشق سے آبروے فراق ؛ فلک ہے
اپنی نظر مین حباب جوے فراق ؛ (اسیر ف)
فروغ پیر مغان ہے ہماری محنت سے ؛
گھٹا کے خون بڑھائی ہے آبروے شراب ؛

آبِ رَوان (اصطلاح) باضافت ثالث
بفتح راے مہملہ بقول بہار آب جاری (غنی
ف) داغم کہ دل صاف مکدر زجہان رفت ؛
چون آب روان آمد و چون آب روان رفت ؛
(جامی ف) موسم عید و بہار است و شاہ
نوجوان ؛ سایۂ ابر و کنار سبزہ و آب روان ؛
(صائب ف) ترا بیوسف مصر اشتباہ نتوان
کرد ؛ قیاس آب روان را بچاہ نتوان
کرد ؛ (اردو) بہتا پانی۔ آب جاری۔ آب
روان (ناسخ ف) دلیل اس پر ہے کیا جو
حکم کرتا ہے نجاست کا ؛ کہ ے گردش
مین زاہد کم نہین ہے آب جاری سے ؛
(ولہ ف) پڑ گیا عکس جو چلنے سے رہا آب
روان ؛ تیری صورت سے فقط آینہ ہی
ڈھنگ نہین ؛ ۔

آبِ روان از استادن سبز گردد
(مقولہ عجم) باضافت ثالث۔ مقولہ ایست
چون کسے از کاہلی و سستی در اشتغال
خود تفرقہ اندازد فارسیان گویند کہ ”آب
روان از استادن سبز شود“ یعنی متعفن و ناقابل
استعمال می شود۔ مقصود آنست کہ اشتغال
جاریہ را موقوف مکن کہ نقصانے رسد

صائب ہمین مقولہ را در کلام خود آوردہ است (ع)
ز استادن آب روان سبز گردد ٭ مجو چون خضر
ہستی جاودانہ ٭ (اردو) چلتی کا نام گاڑی ہے نہین تو ہین اینٹ

(۱۰۹) **آبرو اندوختن** (استعمال) آبرو پیدا کردن
و آبرو حاصل کردن است چنانکہ صیدی طہرانی
گوید (ع) آبروئے کہ بصد خون دل اندوختہ ام
بامید کرم نسیہ بدربان مفروش ٭ (اردو)
آبرو پیدا کرنا (صبا ع) آبرو کی جو صفات
فقر اسے پیدا ٭ صورت وصل ہوئی ذات
خدا سے پیدا ٭۔

(۱۱۰) **آبرو باختن** (استعمال) بے آبرو شدن
و آبرو از دست دادن است چنانکہ صائب
گوید (ع) در بحر دریا دلان خاموش بنشین
چون حباب ٭ آبروے خویش می بازی
نفس گرمی کشی ٭ (اردو) آبرو کھونا (بحر
ع) آبرو کھوئی ہے محو رُخ زیبا ہو کر ٭
بیڑیان پہنی ہین اس زلف پہ شیدا ہو کر ٭

(۱۱۱) **آبرو بالیستن** (استعمال) خواہان آبرو بودن
و در کار بودن آبرو ست چنانکہ ظہوری گوید
(ع) آبرو از سجدۂ خاک درے می بایدم ٭
قطرہ ام از تشنہ جانی کوثرے می بایدم ٭ (اردو)
آبرو درکار ہونا۔

(۱۱۲) **آبرو بباد دادن** (استعمال) ضائع کردن
آبرو ست چنانکہ ظہوری گوید (ع) آبرو در
طلب بادہ مدہ ٭ بعرق ریزی حیا سوگندہ (اردو)
آبرو خاک مین ملانا۔ (رشک ع) نظر مے کشان
سے گر کر جاے ٭ آبرو خاک مین ملائے شراب ٭
آبرو برباد کرنا بھی کہا جاتا ہے۔ (فی البدیہہ نظم
طباطبائی ع) پھوٹ کر کہتا ہے دریا مین حباب ٭
آبرو اے چشم تر برباد کی ٭

(۱۱۳) **آبرو بباد رفتن** (استعمال) ضائع شدن
آبرو ست چنانکہ ظہوری گوید (ع) آبرو
می رود بباد مباد ٭ آتش بادہ و حیا سوزی ٭ (اردو)
آبرو خاک مین ملنا۔ (اسیر ع) پیکان تیر یار سے

کرتا ہے ہمسری ۔ ڈرتا ہوں خاک میں نہ ملے
آبروے دل ۔ آبرو برباد ہونا بھی کہا جاتا
ہے (فی البدیہہ نظم طباطبائی ے) نہیں ہو سکتا اتو
ضبط اشک وآہ اے ناصح ۔ بلا سے آبرو
برباد ہو جائے تو ہو جائے ۔

(۵۹) **آبرو برباد دادن** (استعمال) مرادف آبرو
بباد دادن است (حافظ ے) خون دل در
جام دیدم از سرشک ۔ آبرو برباد دادم
از شراب ۔

(۶۰) **ابرو برباد رفتن** (استعمال) مرادف
آبرو بباد رفتن است (ظہوری ے) رود
برباد ترسم آبروے اعتبار من ۔ چہ محتاجم
بدشنامے اثرہا در دعا پیچم ۔

(۶۱) **آبرو بر داشتن** (مصدر اصطلاحی) آبرو
بلند کردن و مرادف آبرو دادن است
کہ می آید چنانکہ بیدل گوید (ے) اگر مہر
قناعت باز کردہ پر تو احسان ۔ چو شبنم
آبروے ما کہ بردارد درین دریا ۔ (اردو) آبرو
بڑھانا (اسیر ے) فروغ پیر مغان ہے ہماری
محنت سے ۔ گھٹا کے خون بڑھائی ہے
آبروے شراب ۔

(۶۲) **آبرو بردن** (استعمال) بے آبرو کردن
است چنانکہ سعدی گوید (ے) بشب گر
ببرد بر شحنہ سوز ۔ گناہ آبرویش ببرد
بروز ۔ (اردو) آبرو لینا (جانصاحب ے)
لی مفت چنی لعل نے موتی کی آبرو ۔ پہنچی
خبر یہ لائی ہے گوہر ہمارے پاس ۔

(۶۳) **آبرو برگرفتن** (استعمال) یافتن ابروست
چنانکہ ظہوری گوید (ے) آبرو از خاکپایت
آبحیوان برگرفت ۔ رنگ و بوے کز تو
بود افزون گلستان برگرفت ۔ (اردو) آبرو
پانا ۔ بقول امیر شرف اور عزت حاصل ہونا
مرتبہ بڑھنا (رشک ے) سر تو جدا ہوا تھا
مگر پائی آبرو ۔ یہ مرتبہ جدا اتری تلوار سے ملا

(۱۸۰) **آبرو بودن** (استعمال) حاصل بودن آبرو و وجود آبرو است چنانکہ بیدل گوید (شعر) گر آبرو بود از حادثات کاہش نیست ؎ زیان منیر سد لماس راز سود نہا ؎ (اُردو) ابرو بنی ہونا۔ بقول امیر عزت سلامت رہنا۔ آبرو سلامت رہنا قدر و منزلت قائم رہنا۔

(۱۸۱) **آبرو حاصل کردن** (استعمال) آبرو پیدا کردن است چنانکہ سلمان ساوجی گوید (شعر) آبروے ہر دو عالم آنزمان حاصل کنی ؎ کز سر اخلاص گردی خاکپاے بوالحسن ؎ (اُردو) آبرو پیدا کرنا۔ بقول امیر ناموری اور شرف حاصل کرنا (صبا شعر) آبرو کی جو صفات فقر اسے پیدا ؎ صورت وصل ہوئی ذات خدا سے پیدا ؎

(۱۸۲) **آبرو خرج کردن** (مصدر اصطلاحی) ضائع کردن و باختن آبرو دست۔ (ظہوری شعر) قرار خاک لیسی دہ ظہوری ؎ نخواہم کرد آب رو دگر خرج ؎ (اُردو) آبرو کھونا۔ بقول امیر عزت ضائع کرنا۔ (بحر شعر) آبرو کھوئی ہے محو رُخ زیبا ہو کر ؎ بیڑیاں پہنی ہیں اُس زلف پہ شیدا ہو کر ؎

آبرو خریدن (مصدر اصطلاحی) بقول صاحب بحر عجم چیزے براے حفظ آبرو دادن و خود را از شکنجۂ آبرو ریختن رہانیدن (مخلص کاشی شعر) فرو ختم بغبار رہ تو ملک جہان را ؎ باین متاع قلیل آبروے خویش خریدم ؎ (اردو) آبرو مول لینا کہا جاتا ہے۔ (فی البدیہہ نظم طباطبائی شعر) بات میزان خرد میں تول لے ؎ جان کو بیچ آبرو کو مول لے ؎

آبرو د (اصطلاح) بدون اضافت بروزن یاد بود بقول صاحب برہان (۱) سنبل و نیلوفر مرادف آب روا کہ گذشت۔ مؤلف۔ گوید کہ (۲) باضافت۔ آب جوے باشد کہ بقول صاحب برہان رود۔ در فارسی جوے را گویند (اُردو) (۱) سنبل۔ نیلوفر۔ (مذکر) (۲) ندی کا پانی (مذکر)

آبرو دادن (استعمال) عزت بخشیدن است

چنانکه شاپور طهرانی گوید (ﮯ) شاپور خون
زدیده روانست و خوشدلم ٭ زین آبرو که
دیدهٔ ترمید هد مرا ٭ (اردو) آبرو دینا۔ آبرو
بخشنا (ناسخ ﮯ) وہی ہے خالق نے ازل سے
آبرو تلوار کو ٭ کیون نہ آنکھون پر جگہ ہو ابروِ
خمدار کو ٭ (غالب ﮯ) تم نے مجھ کو جو آبرو بخشی ٭
ہوئی میری وہ گرمی بازار ٭ ۔

(۱۷۴) **آبرو داشتن** (استعمال) باتوقیر و باآبرو
بودن است چنانکه سبزواری گوید (ﮯ)
بناکام شاہے برفت از درت ٭ که پیش تو هیچ
آبروئے نداشت ٭ (اُردو) آبرو رکھنا۔ (فقرہ
امیر) حضور ہم اگرچہ غریب ہین مگر آبرو رکھتے ہین۔

(۱۷۵) **آبرو رفتن** (استعمال) بے آبرو شدن و
باقی نماندن آبروست چنانکه جامی گوید (ﮯ)
چه آب در جگرم باشد اینچنین که مرا ٭ هم آب دیده
ز هجرش هم آبرو رفتست ٭ (ظهوری ﮯ)
رود از گریه هاے خام آبِ روے بیتابی ٭
نباشد گر جگر را جوششے از داغ پنهانی ٭ (اُردو)
آبرو جانا (غالب ﮯ) ہر بوالہوس نے حسن
پرستی شعار کی ٭ اب آبروے شیوهٔ اہل نظر گئی ٭

(۱۷۶) **آبرو روان گردیدن** (استعمال) مرادف
ماضیه چنانکه بیدل گوید (ﮯ) بے رواجیہاے
اشکم احتیاجم داغ کرد ٭ آبرو چندانکه می ریزم
نمی گردد روان ٭ ۔

(۱۷۷) **آبرو ریختن** (مصدر اصطلاحی) مرادف آب
کسے ریختن باشد (غنی ﮯ) پر کن ز آب دیدهٔ
گریان سبوے خویش ٭ یعنی مزیر لب جوا بروے
خویش ٭ (ابو سلیک گرگانی ﮯ) خون خود را
گر بریزی بر زمین ٭ به که آبِ روے ریزی بر
کنار ٭ (آہی ﮯ) ندارد روے گل پیش
تو آبے ٭ بباید ریخت گوئی آبرو را ٭
در اصطلاح ماضیه هم سند این از کلام بیدل
پیدا است۔

(۱۷۸) **آبرو سنجیدن** (مصدر اصطلاحی) موازنهٔ آبرو

کردن چنانکہ بیدل گوید (س) باکدامی ذرّہ
سنجم آبروے اعتبار ؂ آن قدر ہیچم کہ از خود
شرمسارم کردہ اند ؂ (اردو) آبرو کا جا پہنچنا ۔

آبرو شدن (مصدر اصطلاحی) رفتن آبرو (۱۴۷)
و بے آبرو شدن است چنانکہ حزین اصفہانی
گوید (س) نبوداوّل درین میخانہ قدرے خرقہ
پوشانرا ؂ شراب آلودہ دلقم آبروے
پارسائی شد ؂ (اردو) آبرو جانا ۔ جاتی رہنا
(غالب س) ہر بوالہوس نے حسن پرستی شعار کی ؂
اب آبروے شیوۂ اہل نظر گئی ؂ (بحر س)
آبرو جاتی رہیگی آپکی ؂ بحر اب اس سے
کنارہ خوب ہے ۔

آبرو شکستن (مصدر اصطلاحی) بقول بہار
کہ بذیل آبرو می نویسد مرادف آبرو بردن است

آبِ روشن (اصطلاح) باضافت ثالث بقول
صاحب بحر عجم رونق و رواج ۔ سندش در (آب از پس غوردن)
گذشت (اردو) رونق (مونث) رواج (مذکر)

(۱۵۰) **آبِ روشن جستن** (استعمال) باضافت
ثالث امیدِ رونق و آبرو داشتن و طلب آن
کردن چنانکہ صایب گوید (س) چہ آب روشن
ازین چرخ نیلگون جویم ؂ کہ رخ بخون شفق آفتاب
می شوید ؂ (اردو) آبرو چاہنا ۔ عزّت اور
اور مرتبے کی خواہش کرنا (آتش س) پیش
منعم نہین کم مایہ کی عزّت ہوتی ؂ آبرو چاہیے
تو دریا سے کنوان دور رہے ۔

(۱۵۱) **آبرو طلبیدن** (استعمال) خواہش آبرو کردن
و آبرو خواستن چنانکہ صائب گوید (س)
از روشنان خرچ سخاوت طمع مدار ؂ کز
شبنم آبرو طلبد آفتاب خشک ؂ (بیدل
س) آبرو می طلبی ترک طمع کن بیدل ؂
کاین دو تمثال بیک خانہ نشستست بہم ؂ (اردو)
آبرو چاہنا ۔ (دیکھو اصطلاح ماضیہ)

(۱۵۲) **آبرو فروختن** (مصدر اصطلاحی) آبرو را بمعاوضہ
از دست دادن است چنانکہ صیدی طہرانی گوید

(ع) آبروے که بصد خون دل آندوخته ٭ یا مید
کرم نسیه بدربان مفروش (اردو) آبرو بیچنا۔
(بحر ع) دینے والے کا کب احسان گدا لیتے
ہین ٭ آبرو بیچکے ٹکڑا فقرا لیتے ہین ٭۔

(۱۹۳) **آبرو فرو ریختن** (مصدر اصطلاحی) مرادف
(آب رخ ریختن) باشد چنانکه ارسلان گوید (ع)
زلعل جانفزا ایش ارسلان ہرگه سخن گوید ٭
زخجلت آبروے چشمۂ حیوان فرو ریزد ٭۔

(۱۹۴) **آبرو کردن** (مصدر اصطلاحی) لحاظ و احترام
کردن (بیدل ع) خاک گردیدیم اما آبروے گل
نکرد ٭ ہیچو دل بر آب گردیدن جگر داریم ما ٭ (نظیری
نیشاپوری ع) تصدیع کم کنند گل و باده تا بکے ٭
در کار بید ماغی ما آبرو کنند ٭ (ظهوری ع)
طراوت ہاے عمر خضر ہست از جرعۂ جامت ٭۔
سکندر رکو که خاک رهگذارت آبرو کردے (اردو)
لحاظ کرنا۔ احترام کرنا۔

(۱۹۵) **آبرو گرد کردن** (مصدر اصطلاحی) کنایه از
جمع کردن و حاصل کردن رونق و آبروست
چنانکه صائب گوید (ع) از قناعت گرد اگر
می کرد آب روے خویش ٭ زود می شد
سیر چشم از گوہر غلطان صدف ٭ (اردو) آبرو
سمیٹنا۔ (فی البدیه نظم طباطبائی ع) آتی ہے
جب نسیم تو کہتی ہے موج بحر ٭ یون آبرو سمیٹ
اگر ہون ہزار ہاتھ ٭

آبرو ماندن (استعمال) در مبحث آبرو
نماندن بیاید۔

(۱۹۶) **آبرو نگاه داشتن** (استعمال) آبرو
محفوظ داشتن است چنانکه جامی گوید (ع)
میدہم گفتم بہاے خاک کویت آبرو ٭ گفت
روجا می نگهدار آبروے خویش را ٭ (اردو)
آبرو بچانا (بحر ع) ہوے بے آبرو ہم آپکے
آگے گھڑی بھر مین ٭ بچائی کیونکر آئینے
نے اپنی آبرو برسون ٭۔

(۱۹۷) **آبرو نگذاشتن** (استعمال) بے آبرو کردن

وآبرو ریختن است اگرچه این منفی آبرو گذشتن
است ولیکن استعمال این درمثبت بنظر مؤلف
نیامده (شانی مشهدی ؎) خاکسترم بسر که
چه بے آبرو شدم ۞ نگذاشت گریه پیش کسان
آبرو مرا ۞ (اردو) آبرو لینا۔ بے عزت اور
ذلیل کرنا (بحر ؎) جو آب آئینه کی جاے
ہم مکدّر رہون ۞ وہ کون ہین جو کسی کی ہین
آبرو لیتے ۞۔

آبرو نماندن (استعمال) بے آبرو شدن (۱۹۸)
است لازم استعمال ماضیه۔ ومنفی آبرو ماندن
اگرچه آبرو ماندن بمعناے حقیقی است ولیکن
استعمالش درمثبت بنظر نیامده قاسمی گوہی یاد
گوید (؎) نماند آبروئے درین انجمن ۞
درو شسته ام دست دل از سخن ۞ (اردو)
آبرو مٹنا۔ بے آبرو ہونا (قلق ؎) گھر
سے باہر اگر نکالا قدم ۞ آبرو ساری
سب گئی اسدم ۞۔ اردو مین آبرو رہجانا
کہا جاتا ہے جو آبرو ماندن کا ترجمه ہے
(بحر ؎) بلا سے جان نکل جاے آبرو رہجاے
کُھلے کسی په نه پرده شکسته حالونکا ۞۔

(۱۹۹) **آبرو ہوس کردن** (استعمال) بقول صاحب
نفائس ہوس بمعنی آرزوے نفس است پس آبرو
ہوس کردن خواہش آبرو کردن نفس باشد
(ظهوری ؎) کسے از عشق آبرو ہوس
کرد ۞ که خاک ره بفرق ملتمس کرد ۞ (اردو)
آبرو کی ہوس کرنا۔

(۲۰۰) **آبرو یافتن** (استعمال) مرادف آبرو حاصل
کردن (ظهوری ؎) یافت ظهوری ز غم عشق
آبرو ۞ بر سر صد عیش و طرب خاک باد ۞

آب رز (اصطلاح) بدون اضافت ثالث
بقول صاحب شمس اللغات شراب
انگوری (اردو) انگوری شراب (ہوش)

آب ریخت (مقوله) بدون اضافت ثالث
(۱) بقول صاحب بحر عجم شرمنده گردیدن

مقولۂ عجم است یعنی چون کسے نادم شد گویند
که آب ریخت ولبقول صاحب برہان جامع
(۲) بے عزت وخفیف ساخت۔ مولف
گوید که این مشتق از مصدر اصطلاحی آب
ریختن است که بیاید (اردو) (۱) آب آب
ہوا۔ پانی پانی ہوا۔ (ناسخ ے) نرگس مست
یار کے آگے ٭ ہوئی غیرت سے آب
آب شراب ٭ (ولہ ے) وہ پانی پانی ہوا شرم سے
تو محفل مین ٭ بہا کے اشک ہوا کیا ہی
انفعال مجھے (۲) آبرولی۔ ذلیل کیا۔

آب ریختن (مصدر اصطلاحی) (۱) بقول
بہار معروف که از افشاندن آب مراد باشد
(۲) ولبقول صاحب فرہنگ انند گرد وغبار
فرونشاندن۔ صاحب بحر عجم گوید که (۳) آب
ریختن بے عزت وخفیف ساختن۔ مولف
گوید که معناے آخر الذکر متعلق از (آب کسے
ریختن۔ یا آب چیزے ریختن) است وبہ تحقیق
مُولّف۔ (۴) آب ریختن عرق آلود و منفعل
شدن ہم۔ (ظہوری ے) در گرفتست آتش
ستان ٭ ساقی از روغن آب می ریزد ٭۔
(ولہ ے) برگل نم دیدہ آبے ریختن آسان
تراست ٭ سوز عشق خویش بر دلہاے شیدا
عرض کن (بیدل ے) مزن اے بے خبر
لاف محبّت ٭ مبادا آب ریزد از حیا
دل ٭ (اردو) (۱) و (۲) پانی چھڑکنا (۳)
آبرو لینا (دیکھو آب رُخ کسے ریختن) (۴)
آب آب ہونا۔ پانی پانی ہونا۔ (دیکھو مقولۂ عجم)

آبریز (اصطلاح) بدون اضافت ثالث بقول
صاحب بحر عجم (۱) ادب خانه ومستراح (۲)
دلو آب کشی (۳) ظرفے که وقت غسل بدن آن
آب بر سر ریزند (۴) گودابیکه از براے
آبہاے مستعمل ہمچو آب حمام ومطبخ وغیرہ کنند
باشد ولبقول صاحب سروری (۵) متوضا
یعنی حوض وغیرہ که دران وضو کنند (مولوی

معنوی ۵۱) اے بدیدہ تو نہادہ چرب خیز ؛
فضلۂ آنرا ببین در آبریز ؛ (حکیم سنائی ۵۲)
دوستی را بریز چرخ مہر ؛ زانکہ او گہ تہی بود
گہ پر ؛ (حکیم زجاجی ۵۴) کمربستہ یکسر برائے
گریز ؛ نہ مطبخ بدانجا نہ بُد آبریز ؛ (حکیم سوزنی ۵۵)
شعر تو باید بآبریز در انداخت ؛ گر بود از
مشک بر نبشتہ با بریز ؛ (اردو) (۱) پاخانہ
(مذکر) (۲) ڈول (مذکر) (۳) وہ ظرف جس سے
غسل کے وقت پانی سر پر ڈالیں (۴) چوبچہ
جس میں حمام یا باورچیخانہ کا پانی جمع ہوتا ہے
(مذکر) (۵) حوض وغیرہ جس میں وضو کریں (مذکر)

آبریزان (اصطلاح) بدون اضافت ثالث
بقول صاحب برہان روز سیزدہم ماہ تیر باشد
گویند کہ در زمان یکے از ملوک عجم چند سال
باران نبارید در این روز حکما و بزرگان و
خواص و عوام در جائے جمعیت نمودہ دعا
کردند ہمان لحظہ باران شد بدان سبب
مردم شادی و نشاط کردہ آب بر یکدیگر
ریختند ازان باز این رسم برجاست (نظیری
نیشاپوری ۵) از سیہ چشمان ہندی آب در
چشمت نماند ؛ آبریزان می شود در ریز چشمے
آبدہ ؛ (اردو) عجمیونکی ایک خاص عید کا
نام جو ۱۳ ر ماہ تیر کو منائی جاتی ہے۔

آب ریزگان (اصطلاح) بقول صاحب
بحر عجم مرادف ماضیہ۔

آب زدن (مصدر اصطلاحی) بدون
اضافت بقول صاحب بحر عجم (۱) گرد فرونشاندن
(۲) تسکین دادن (۳) اطفائے آتش
کردن و بقول صاحب فرہنگ انندراج
(۴) فرونشاندن آتش خشم (۵) رام ساختن
مؤلف۔ گوید کہ اگر این مصدر عام را بہ صلہ
ہائے مختلفہ و تخصیص مفعولش بیان نکردہ شود
تحقیق پسندان را خوش نہ نماید و اصطلاح
جویان را افادتے نہ بخشد۔ مخفی مباد کہ استعمال

این مصدر را اصطلاحی بصلہ ہاے متعدّدہ یافتہ میشود مثلاً۔ (آب زدن بہ چیزے) و (آب زدن بر چیزے) و (آب زدن چیزے را) و (آب زدن در چیزے) بہ تحقیق۔ **مولّف** از براے این مصدر اختلاف صلہ ہا فرقے در معنی پیدا نکند ولیکن اختلاف مفعول مشعر بر معنی است چنانکہ آب زدن براہ معنی اول است و آب زدن بدل مخصوص بمعنی دوم و آب زدن بر آتش مثال معنی سوم باشد۔ امّا معنی چہارم متعلق است از معنی سوم مثلاً (**آب بر آتش خشم زدن**) کنایہ از غصّہ فرو نشاندن و اطفاے آتش غضب است۔ عجب است کہ صاحب فرہنگ اندراج اینمعنی را معنی تازہ قرار می دہد و ہم چنین است معنی چہارم ہم کہ محض ادعاے صاحب فرہنگ اندراج است و دیگران از اینمعنی سکوت ورزیدہ اند۔ **مولّف** این کتاب را ہم سندش بدست نیامد و بہار از (آب زدن) ساکت است و (آب زدن بر چیزے) را کنایہ از گرد و غبار فرو نشاندن گیرد قابل غور است کہ تخصیص صلۂ بر در تعمیم لفظ چیزے معاملہ را برہم می کند در راے **مولّف**۔ آب زدن کنایہ از فرو نشاندن باشد و ہمین است قول صاحب برہان و (آب زدن بظرف مکانی) خواہ بصلۂ با باشد یا بر یا در یا را کنایہ از گرد و غبار فرو نشاندن است چنانکہ بالا گذشت پس (آب زدن بر چیزے) را بدین معنی مخصوص کردن درست نباشد۔ خلاصہ اینست کہ معانی متعدّدہ آب زدن پیدا می شود از مفعول و قرینۂ آن چنانکہ بذیل می آید۔ (اُردو (۱) آبپاشی کرنا (۲) تسکین دینا (۳) آگ بجھانا (۴) آگ بجھانا (۵) مطیع کرنا۔ آصفیہ) (اسیر سلمہ)

غم دور کرے شراب پاشی ٭ بھلا دے

یہ گرد آب پاشی ٭ (کیف ۱۲ھ) ایک دنیا مین نہ ایسا کوئی صحرا پایا ٭ آگ دلکی جو بجھاوے کہین دن بہر روکے ٭ (قلق ۳ھ) دوڑو لوگو بجھاؤ آگ لگی ٭ جلد پانی منگاؤ آگ لگی ٭ فقرہ امیر ۴) دونون مزاج کے جھلّے ہین یہ آگ تمہین بجھاؤگے تو بجھیگی ،، (امیر اللغات)

(۲۰۱) **آب زدن آتش را** (مصدر اصطلاحی) مرادف آب بر آتش زدن - باشد کہ گذشت چنانکہ بیدل گوید (ھ) بتدبیر دگر نتوان زداغ کلفت آسودن ٭ مگر آبے زند خاکستر ما آتش مارا ٭ مخفی مباد کہ (آب زدن بہ آتش) و (آب زدن بر آتش) و (آب زدن در آتش) معنیٰ فرقے ندارد - اگرچہ سند استعمال آن بصلہ ہاے با و بر و در الان دستیاب نشد

(۲۰۲) **آب زدن براہ** (مصدر اصطلاحی) تخصیص مفعول درین اصطلاح بر طریق تمثیل است واین عام باشد از براے ظرف مکان یعنی آب زدن بہ خانہ و در خانہ و میدان و امثال آن در معنی اصطلاحی فرقے پیدا نمی کند کہ کنایہ از گرد فرونشاندن باشد - (ظہوری گوید ھ) براہ گریہ آبے می زند چشم ٭ نفس فرّاش جولانگاہ آہ است ٭ (بیدل ھ) آب زد بیدل بر آتش عمرہا چشم ترم ٭ آن ستمگر یک نگہ انعام نتوانست کرد ٭ (اُردو) آبپاشی کرنا - چھڑکاؤ کرنا - راستے یا مکان یا میدان وغیرہ مین - (دیکھو آب زدن کے پہلے معنی) (شاہ نصیر ھ) یہ کسکے واسطے کرتی ہے چشم تر چھڑکاؤ ٭ کہ آئنے کا نہین چاہتا ہے گھر چھڑکاؤ ٭

آب زدن بر چیزے (مصدر اصطلاحی) بقول بہار کنایہ از گرد و غبار فرونشاندن و در راے **مؤلّف** - چنانکہ در مصدر (آب زدن) گذشت تعمیم چیز ہر گز درست نیست و اینقدر درست باشد کہ بجاے

(آب زدن بر چیزے) (آب زدن بر ظرف مکانی)۔ گفتہ شود۔ بہار سندے کہ پیش میکند ہمان ست کہ در (آب زدن براہ) گذشت و اسناد دیگرش ہم علی غیر محلہ۔ اگر آب زدن بر چیزے را بدین معنی مخصوص کردہ شود (آب بر رُخ زدن) و (آب بر رخسار زدن) و (آب بر روے زدن)، وغیر ذلک کہ گذشت داخل این اصطلاح می شود و آن بلحاظ معنی درست نباشد۔

آب زدن در را (مصدر اصطلاحی) کنایہ از گرد فرونشاندن در خانہ باشد یا درباغ و امثال آن و گاہے صلۂ را۔ محذوف ہم باشد چنانکہ حافظ گوید (ے) خرّم آنروز کہ با دیدہ گریان بروم ٭ تا زنم آب۔ درِ میکدہ یکبار دگر ٭ (اُردو) آبپاشی کرنا چھڑکاو کرنا۔ دروازے مین۔ (۲۰۳)

آب زدن راہ را (مصدر اصطلاحی) (۲۰۴)

مرادف (آب زدن براہ) است چنانکہ ظہوری گوید (ے) باستقبال وصل از خویش می خواہم برون آیم ٭ کہ شادی می زند از گریہ راہ خندہ را آبے ٭ بحث کامل این مصدر اصطلاحی در (آب زدن براہ) گذشت

(۲۰۵) **آب زدن کباب را** (استعمال) افشاندن و پاشیدن آب بر کباب باشد (شاپور طہرانی ے) دلم بر آتش غم خام سوز گشت امشب ٭ کجاست گریہ کہ آبے زند کباب مرا ٭ (اردو) کباب پہ چھینٹا دینا۔ (آصفیہ دیکھو چھینٹا دینا)

آب زدہ (اصطلاح) بے اضافت بقول صاحبان بہار عجم و فرہنگ انندراج جنسے را گویند کہ بسبب افتادن داغ آب قیمتش نازل باشد (نادم گیلانی ے) تو پاکدامنی این گل زجنس حسن تونیست ٭ کہ نیست لالہ و گل داغدار و آب زدہ ٭ بہار گوید کہ تواند کہ دینجا بمعنی آب پاشیدہ شدہ باشد چنانچہ سر گلہاے

پژمردہ می باشند۔ براے طراوت وتازگی
انہا وخیال ضعیف است کہ بمعنی لوث وآلودہ
باآب باشد و بمقابلہ پاکدامنی ہمین رامی خواہد
(انتہی) **مولف**۔ گوید کہ آب زدہ را ب جنس
آب زدہ گرفتن درست نباشد و درکلام
نادم گیلانی استعمال (گل آب زدہ) می باشد
پس آب زدہ صفت چیزے است کہ نقصان
آب یا ورسیدہ باشد اعم ازینکہ داغدار
شود یا متغیر۔ مقصود انیست کہ اثر آب آنرا از
آب وتاب اصلی برگردانیدہ واین۔ (مرادف
آب رسیدہ) ومفعول (آب زدن) وزیر صورت
آب زدن متاع مرادف آب رسیدن متاع
باشد کہ گذشت۔

آب زر (اصطلاح) باضافت ثالث بقول
صاحب بحر عجم (۱) طلاے حل کردہ نقاشان
(۲) مے زعفرانی وبقول صاحب ناصری
(۳) آب زعفران ہم بہار گوید کہ آبے کہ درو
نقرہ حل کردہ باشند آنہم آب زر است۔
(سنجر کاشی ؎) از آب زر بخنجر شیرویہ نقش
بود؛ کین رانسب بہ تیشۂ فرہاد می رسد؛
(نظامی ؎) بآب زر این نکتہ باید نوشت؛
شتربان دروداینچہ خربندہ کشت؛ (سلمان ساوجی
؎) ہمہ روز تخم طرب کاشتند؛ بآب زرش
آب میداشتند؛ (علی خراسانی ؎) درمجلس
غارت زدگان طرب وعیش؛ ساقی زخرابات
مغان آب زر آرد؛ (اردو) (۱) بقول امیر
آب زر سے وہ پانی مراد ہے جسمین سونا یا چاندی
حل ہو (آتش ؎) لکھتا جو نامۂ شوق اس
سیمبر کو آتش؛ تحریر اسکو خامہ بے آب زر
نہ کرتا؛ (۲) زعفرانی شراب (مؤنث) (۳)۔
زعفران کا پانی۔ (مذکر)

آب زر تاب (اصطلاح) باضافت ثالث
بقول صاحب بحر عجم از قبیل آب آہن تاب
است یعنی آبیکہ زر را تاب دادہ دران

غوطہ دہند تا گرم شود پس سرد کردہ بہ بیمار خورانند (اردو) وہ پانی جسے اصلاح کے لیے سونا گرم کر کے بجھاتے ہین - اگرچہ لوہے بجھے ہوے پانی کو اردو مین آب آہن تاب کہتے ہین لیکن آب زرتاب مستعمل نہین ہے - سونے سے بجھا ہوا پانی کہہ سکتے ہین -

(۲۰۷) **آبِ زرِ رو** (اصطلاح) باضافت ثالث کنا(یہ) از اشک خونین باشد چنانکہ صائب گوید کہ بذیل آب از دیدہ فروریختن گذشت (اردو) اشک رنگین (اسیر ؎) تفوق ہے گل شاداب پے ہر اشک رنگین کو ؛ گریبان داغ رہتا ہے مرادامان گلچین کو ؛ -

آبِ زرد از دیدہ ریختن (مصدر اصطلاحی) باضافت ثالث بقول صاحب فرہنگ انندراج کنایہ از اشک خونین ریختن باشد چہ صفرا ر(ا) کفت خون است (فردوسی ؎) فروریخت از دیدگان آب زرد ؛ بہ آب دو دیدہ ہمین چارہ کرد ؛ **مولف** - گوید کہ از آب زرد اشک خونین مراد است چنانکہ گذشت و (آب ز(رد از) دیدہ فروریختن) ہم مصدر اصطلاحی است کہ گذشت پس آب زرد از دیدہ ریختن اصطلاحے خاص نباشد چرا کہ اشک یا آب دیدہ و امثال آن با ہر قدر مصادر کہ مستعمل است - آب زرد ہم با مصادر مذکورہ مستعمل باشد - مخفی مباد کہ در کلام فردوسی استعمال (آب زرد از دیدہ فروریختن) است (اردو) آنکھون سے خون بہانا - (فی البدیہہ نظم طباطبائی ؎) روتے روتے نہین رہتے جب اشک ؛ خون آنکھون سے بہاتا ہون مین ؛ -

آبِ زرہ بر زرہ (اصطلاح) باضافت ثالث بقول صاحب فرہنگ انندراج کہ بحوالہ مظہر العجائب می نویسد آب موج زن (اردو) لہراتا پانی - موج زن سمندر

آبِ زلال (استعمال) باضافت ثالث

وضمّ زاے منقوطہ۔ بقول صاحب برہان
لفظ زلال بروزن جُوال کرمے را گویند کہ
درمیان برف بہم میرسد و او پرندہ باشد
پراز آب صاف و آنرا آب زلال خوانند
و آن کرم اندک حیاتی و حرکت مذبوحی ہست
و زلال لفظ عربی است بمعنی صاف۔ استعمال
آب زلال در کلام اساتذہ یافتہ میشود (جامی
ے) تشنگان را بدمے آب تفقّد می کن ۞
ایکہ منزل بلب آب زلالست ترا ۞ (حافظ ے)
در سینہ دلش ز نازکی بتوان دید ۞ مانند سنگ
ریزہ در آب زلال ۞ (اُردو) آب زلال۔
(مُذکّر) (بحر ے) اے بحر آب و تاب ہے
کیا تیری بات مین ۞ ہر شعر موج چشمۂ آب
زلال ہے ۞۔

آب زمزم (استعمال) باضافت ثالث (۷۰۲)
آب چاہے معروف کہ در مکّہ معظمہ واقع است
(جامی ے) باآب زمزم اگر شست خرقہ
زاہد شہر ۞ چہ سود از ان چو ندارد طہارتے
ذیلی ۞ (اُردو) آب زمزم (مُذکّر) بقول امیر
مکّہ معظمہ مین ایک کنوان ہے اُسکا پانی۔
(کیف ے) کیسکے بوسۂ لب سے مجھے تو
رغبت ہے ۞ مین آب کوثر و زمزم کی
چاہ کیا کرتا ۞ ۔

آبزن (اصطلاح) باباے موقوف بقول
صاحبان برہان و بحر عجم (۱) کنایہ از آرام
و تسکین دہندہ۔ یعنی شخصے کہ مردم را بزبان
خوش تسلّی کند (۲) امر بہ معنی اوّل ہم یعنی
تسلّی کن و تسکین بدہ (۳) حوض کوچک
(۴) ظرفے باشد از مس و امثال
آن بمقدار قامت آدمی یا کمتر از ان باسرپوشے
سوراخ دار کہ اطبا بیماران را دران خوابانند
یا بنشانند و سر بیمار را از ان سوراخ بیرون
آرند و آب گرم با ادویہ جوشانیدہ دران
کنند (اردو) (۱) آرام اور تسکین دینے والا

(۲) تسلّی دلاسا دینے کا صیغۂ امر یعنے تسلّی دے دلاسا دے ۔ (۳) چھوٹا سا حوض (مُذکر) (۴) بقول امیر دہ ظرف جسمین دواؤن کا جوش کیا ہوا پانی اس اندازسے بھر کر کہ مریض کی گردن تک رہے مریض کو بٹھاتے ہین اسی کا مصدر آبزن کرنا اور اُسکا لازم آبزن ہونا اردو مین مستعمل ہے ۔

(۲۰۲) **آبزن دادن** (استعمال) بیمار را در آبزن خوابانیدن ونشاندن است زباندانان حال ہم تصدیق این می کنند (فی البدیہ مرزا مہدیخان کوکب ؎) نماید تا زرنج جلدش آزاد ؛ پزشک کاردانش آبزن داد ؛ (اُردو) آبزن کرنا (امیر اللغات)

آب زندرود (استعمال) بقول صاحب فرہنگ انندراج کہ بحوالہ فرہنگ فرنگ می فرماید نام دریائے است در اصفہان کہ از غرب جانب شرق جاریست گویند کہ نہرہاے مختلف دریکجا مجتمع شدہ دریاے بزرگ گردیدہ ۔ زندہ بمعنی بزرگ وکلان است و زند مخفّف زندہ پس آب زندرود رودے است کہ آب او زندہ است صاحب برہان بذیل لفظ زندہ ذکر این میکند ومی فرماید کہ (زندہ رود) نام دریاے است در صفاہان ۔ **مُولّف** ۔ گوید کہ آب بمعنی دریا گذشت ۔ (زندہ رود) را (زندہ آب) گفتن ہم درست نباشد کہ علم است عجب است کہ صاحب انند (زندہ رود) را (آب زند رود) نوشتہ (اُردو) اصفہان کے ایک بڑے دریا کا نام زندہ رود ہے ۔

آبِ زندگانی (اصطلاح) باضافت ثالث بقول صاحب فرہنگ انندراج (۱) مرادف آب حیات (۲) کنایہ از طراوت ورونق جوانی وتحقیق **مُولّف** (۳) مجازاً بمعنی شراب ہم (ارسلان ؎) درزمین لطف اندازد نظر بر بادئہ

خضر یابد ذوق آب زندگانی از سراب ؎
(محتشم سہ) گر از خمار روہم جان عجب مدار
اے دل ؎ کہ ساقی از لب من آب زندگانی
لبست ؎ (اردو) (۱) آب زندگانی (مذکر)
(وزیر سہ) بوسۂ لب دلکو دیگا اک حسین سبزہ
رنگ ؎ خضر آب زندگانی سے بھریگا جام
روح (۲) ترنگ و رونق جوانی (مونث)
(۳) شراب (مونث)۔

آبِ زندگی (اصطلاح) باضافت ثالث
بقول بہار (۱) مرادف آب زندگانی (۲)
و بہ تحقیق مؤلف۔ کنایہ از معشوق ہم (ارسلان
لہ) ہست گویا در دم تیغ تو آب زندگی ؎
ورنہ از بہر چہ جان بخشد دم بسمل مرا ؎ (صائب)
مستانہ جلوہ ہاے تو اے آب زندگی ؎ گردش
دیا و حلقۂ گرداب می برد ؎ (اردو) بقول اسم
(۱) آب زندگی (مذکر) (بحر سہ) کیا عجب جھلکے
ضعیفوں کا جو آب زندگی ؎ کاسۂ سر میں ہے
عالم ساغر مخمور کا ؎ (۲) معشوق۔

آب زندہ رود (استعمال) بدون اضافت
ثالث بقول صاحب فرہنگ انندراج مرادف
(آب زندرود) باشد۔

آبِ زِہ (اصطلاح) باضافت ثالث و کسر
رابع بقول صاحبان بحر عجم و سروری آبیکہ از
کنار تالاب و رودخانہ و امثال آن تراوش
کند۔ (اردو) ندی یا تالاب وغیرہ کے کنارہ
سے رِستا ہوا پانی (مذکر)

آبِ زہرہ (اصطلاح) باضافت ثالث و فتح
رابع بقول صاحب بحر عجم (۱) شراب (۲)
تابش (۳) شفق بعد از صبح و بقول صاحب
فرہنگ انندراج مطلق شفق (اردو) (۱) شراب
(مونث) (۲) تابش (مونث) (۳) شفق (مونث)
(ذوق سہ) ہے آج جو یوں خوشنما نور
سحر رنگ شفق ؎ پر تو ہے کس خورشید کا
نور سحر رنگ شفق ؎۔

آبِ زیرِ کاه (اصطلاح) باضافت ثالث
وسادس بقول صاحب بحر عجم کسے کہ بظاہر
خوب و در باطن فتنہ انگیز باشد وخوبی و نیکی
و قابلیّت و کمال مخفی وبقول بہار مطلق
چیز پنہان و مخفی ہم ۔ مؤلف ۔ گوید کہ از
استعمال زباندانان عجم می کشاید کہ آبِ
زیرِ کاه (۱) آبے است کہ زیر کاه پنہان باشد
و این خیلے خطرناک است چراکہ در بادی النظر
وجود و مقدارش معلوم نمیشود و راه روانِ
بے خبر را غرق کند اکثرے از شعرائے عجم در
معنی حقیقی استعمال این کرده اند و مجازاً بمعانی
مکرِ مکّار و نیکی و نیک ۔ صائب در معنی حقیقی گوید
(سلہ) کرد ما را عاقبت ہمواری دشمن خراب ؛
سیل کار آب زیر کاه نتوانست کرد ؛ (ولہ)
آب زیر کاه را باشد خطر از بحر بیش ؛ صائب
از ہمواری اہل زمان غافل مباش ؛ خلاصہ
انیست کہ آب زیر کاه بمعنائے حقیقی (۱)
آب پنہان است نہ چیز پنہان و مجازاً (۲)
مکر و حیل را ہم توان گفت کہ در ظاہر دوست
می نماید و در باطن فتنہ انگیزی کند (۳) خوبی
و نیکی و قابلیّت و کمال مخفی کہ بظاہر معلوم
نہ شود و این عکس معنی دوم است (۴) کسے
کہ در باطن با صفات حسنہ موصوف باشد و بظاہر
ننماید صاحب برہان ہم معنی سوم را ذکر میکند
صائب (سلہ) با خس و خاشاک صائب موجۂ
دریا نکرد ؛ انچہ با ما سادہ لوحان آب زیرکاه
کرد ؛ (سالک یزدی سلہ) می دہم بر باد
آب زیر کاه خویشتن ؛ زعفرانی کہربا را کاه
خرمن می کنم ؛ خاقانی (سلہ) با جہان آب
زیر کاه مباش ؛ تات بے آب تر زکہ
نکند ؛ (اُردو) (۱) آب زیر کاه (مذکّر) وہ پانی
جو سبزہ کے نیچے چھپا ہوا ہو (۲) آب زیرکاه
مکر اور وہ شخص جو دل مین فریبی ہو (۳) نیکی (۴) وہ
جو باطن مین نیک بخت ہو ۔ اسکو زباندانان

اُردو والے آب زیرکاہ نہیں کہا ہے آتش
(ف) فریب کو دل اہل صفا میں راہ نہیں ٭
وہ دشت ہے یہ جہاں آب زیرکاہ نہیں ٭
(بحر ف) آب زیرکاہ ہے صیادا سے مرغان
باغ ٭ چاہیے سبزے سے بھی خوف و خطر برسات
میں ٭ (مومن ف) تھا آب جو زیرکاہ پنہاں ٭
غم میں سرور میں ہوا واں ٭

آب زیرکاہ انداختن (مصدر اصطلاحی)
بقول صاحب بحر عجم مکاری و حیالی کردن
و بقول صاحب فرہنگ انندراج حیلہ و شیطنت
درپردہ داشتن (قدسی۔ رباعی) چرخ
آب ہمیشہ زیرکاہ اندازد ٭ یک کار بصد حیلہ
براہ اندازد ٭ مہر است کہ عیب چرخ را
پوشیدہ ٭ رسواست چو گل ز سرکلاہ
اندازد ٭ (اردو) مکاری کرنا۔ حیلہ بازی کرنا

(۲۰) **آب زیرکاہ داشتن** (مصدر اصطلاحی)
(۱) مرادف ماضیہ چنانکہ بیدل گوید (ف)
(طرز شرب عشاق سیر بے نوائی کن ٭ شکست
رنگ کس آب ندارد و زیرکاہ آنجا ہ۔

(۲۰) **آب ساختن** (مصدر اصطلاحی) (۱) موافق
شدن آب و ہوا است چنانکہ دانش گوید
(ف) گل بدست گلفروشان رنگ بیماران
گرفت ٭ آب غربت نازپرورد گلستان را
ناساخت ٭ (۲) مرادف آب کردن باشد
چنانکہ صائب گوید (ف) اگر تاثیر در افغان
سنگین دل نمی باشد ٭ کجا دل آب سازد
نالہ کز آسیا خیزد ٭ (۳) شراب ساختن۔ کہ
آب بمعنی شراب ہم آمدہ (غنی ف) مغان
کہ دانۂ انگور آب می سازد ٭ ستارہ می شکنند
آفتاب می سازند ٭ (اردو) (۱) پانی موافق
آنا۔ آب و ہوا موافق ہونا۔ آب و ہوا
کی سازگاری بھی کہتے ہیں (دیکھ ف)
خانۂ غیر کا اسے حور تھا قصد مگر ٭ ناموافق
ہے بہت آب و ہوائے دوزخ ٭ (۲)

نرم کرنا آب کر دینا۔ بقول امیر گھلا دینا۔ پانی کر دینا (آتش ؎) عتاب یار سے رنگ رخ مرّیخ اُڑتا ہے ٭ نگاہ خشمگین کرتی ہے زہرہ آب رستم کا ٭ (۳) شراب بنانا۔

آب ساختنِ آیینہ (مصدر اصطلاحی۔) باضافت نون جلا دادن آیینہ باشد چنانکہ صائب گوید (؎) از دم آتش فشان آیینۂ تاریک خود ٭ گر نسازی آب بارے پیش آہنگر گذار ٭ (اُردو) آیینہ کو آب دینا کہہ سکتے ہین اسلیے کہ آب آیینہ جلا اور صفائی آیینہ کے لیے اردو مین مستعمل ہے۔ (دیکھو آب آیینہ)

آب ساختنِ چیزے (استعمال) اوّل
آب ساختنِ چیزے را باضافت نون (۱) گداختن و آب کردن چیزے است سندے کہ در (آب ساختن) از کلام صائب گذشت سند این ہم باشد کہ آب ساختن دل و دل را آب ساختن نوشتہ مخفی مباد کہ درین مصدر اصطلاحی از لفظ چیزے تعمیم کہ واقع است مقصود ازان چیزہاے سخت است ولبس۔ چون آب ساختن دل وجگر و آہن و سنگ و امثال آن (اردو) آب کر دینا دیکھو (آب ساختن)

آب ساختنِ خون (مصدر اصطلاحی) باضافت نون بسیار مشقّت کشیدن و گریستن ہم چنانکہ ظہوری گوید (؎) نفسہا دستہ می بندم شکیب از سینہ می گیرم ٭ زغم خون آب می سازم ز دل آرام می شویم ٭ (اردو) لہو پانی کرنا۔ بقول صاحب آصفیہ کثرت اشکباری سے خون کو خونابہ بنا دینا (آتش ؎) شوق وصلت مین ہے شغل اشک افشانی مجھے ٭ ہجر مین کرنا پڑا آخر لہو پانی مجھے ٭ (ولہ ؎) رلاتا ہے وصال یار کا شوق ٭ فراق اپنا لہو کرتا ہے پانی ٭ مولف۔ کی راے مین (لہو پانی کرنا)

بسیار مشقت کشیدن و گریستن کا کامل ترجمہ ہے

آب بادہ (اصطلاح) باضافت ثالث بقول صاحب مؤید الفضلا کنایہ از شراب زبون۔ کم کیف۔ (اردو) بگڑی ہوئی اور کم نشہ شراب۔ ہلکی شراب۔

آب سازگار آمدن (مصدر اصطلاحی) مرادف معنائے اوّل آب ساختن است چنانکہ مرزا ملک مشرقی گوید (ص) دل ہمایا مارا آب غربت سازگار آمد ؛ قفس شد آشیان از مہربانیہائے صیاد م ؛

آب ساکن (استعمال) باضافت ثالث بقول بہار مرادف آب استادہ کہ گذشت

آبسال (اصطلاح) بدون اضافت ثالث بقول صاحب فرہنگ جہانگیری۔ باغ سندش در آبسالان بیاید (اردو) باغ (مذکر)

آبسالان (اصطلاح) بدون اضافت بقول صاحب ناصری جمع آبسال باشد (فخر گرگانی ص) ہمان شیپور بر صدرا نالان بسان بلبل اندر آبسالان ؛ (اردو) باغات (مذکر)

آب سائے (اصطلاح) بدون اضافت بقول صاحب شمس اللغات مرادف آب رفتہ باشد

آب سبحہ (استعمال) باضافت ثالث بقول صاحب بحر عجم رواج و رونق تسبیح (اردو) تسبیح کی آب و تاب (مؤنث)

آب سبز (استعمال) بہ اضافت ثالث آبے کہ جاری نباشد و از رنگ اصلی برگردیدہ باشد در کلام بیدل استعمال این با مصدر گردیدن بنظر آمدہ (ص) زنگ می بندد دلت چندان بعزلت خو مکن ؛ آب ہم می گردد از آسودن بسیار سبز ؛ (اردو) متغیر اور بگڑا ہوا پانی۔ صاحب امیر اللغات نے بضمن صفات لفظ آب بدمزہ اور بودار پانی کا ذکر کیا ہے۔

آب سبک (استعمال) باضافت ثالث

بقول صاحب بحر عجم آب گوارا و گوارنده و ہاضم دارد و) بقول صاحب جامع اللغات کم وزن اور ہاضم پانی امیر نے بضمن صفات لفظ آب ہاضم پانی کا ذکر کیا ہے۔ ہلکا پانی اور سُبک پانی بھی کہہ سکتے ہین ۔

آبِ سبیل (اصطلاح) باضافت ثالث بقول بہار و صاحب فرہنگ انندراج آب وقف کہ بے عوض ازان انتفاع کنند (بابا فغانی ؒ) ہر جا کہ برکشید زروے دلیل تیغ ٭ بر روے خصم ریخت جو آب سبیل تیغ ٭ (اردو) آبِ سبیل (مُذکّر) بقول امیر وہ پانی جو پیاسون کے پلانے کو سرِراہ رکھتے ہین اور ثواب کے لیے مفت پلاتے ہین (ذوق ؒ) سلسبیل آکے اگر خلد سے ہو آبِ سبیل ٭ کہے مے نوش کہ بجھتی ہے کہین اس سے پیاس ٭ ۔

آبِ سبیل کردن (استعمال) بدون اضافت ثالث بقول بہار وقف کردن آب است کہ مرادف آب خیر کردن باشد۔ (صائب ؒ) بر لعل او عقیق کند آب خود سبیل ٭ بر سیب او سہیل کند خون خود حلال ٭۔

آبِ سرخ (اصطلاح) باضافت ثالث بقول صاحب بحر عجم شراب (نظامی ؒ) من و آب سرخ و سرِ سبز شاہ ٭ جہان گو فرو شو بآب سیاہ ٭ (اردو) امیر نے بضمن لفظ آب آب سرخ کا ذکر فرمایا ہے۔ بمعنی شراب (مُذکّر)

آبِ سفر (اصطلاح) باضافت ثالث بقول صاحب بحر عجم آبیکہ در اثناے سفر خورند **مؤلف** گوید کہ آب سفر آبے را گفتہ اندکہ در منازل بے آب مسافران با خود محفوظ کنند۔ خلاصہ۔ آبے کہ مسافران در اثناے سفر با خود دارند۔ آب سفر است۔ (سالک یزدی ؒ) گل کند در دشت و در عمّان گہر سازدمرا ٭ قطرۂ بارانم و آب سفر سازدمرا ٭ (اردو)

وہ پانی جو سفر میں ساتھ رکھا جاتا ہے۔

آب سپید (اصطلاح) باضافت ثالث
آب سفید بقول صاحب شمس اللغات

(۱) علتے کہ در چشم پدید آید مرادف آب گوہر **مولف**۔ گوید کہ آب سفید و سپید آب ہر دو یک است۔ سپید آب بقول بہار (۲) نام رنگیست و بقول صاحب بحر عجم سفید آب (۳) سرب سوختہ باشد۔ (۴) **مولف** گوید کہ خطاطان شعبدہ پسند مقطعات را از شیرہ کشنیز بر کاغذ سپید می طراوند کہ ہمہ حروف آن پنہان باشد و چون آن را گرمی آتش دہند حروف ش رنگ گیرد و پیدا شود این قسم مداد را فارسیان آب سپید و سفید آب ہم گویند مگر از آب سفید یا سفید آب ہمانوفت مداد مراد گیرند کہ ذکر کتابت ہم بمیان آید چنانکہ غنی گوید (ع) چون نامہ کہ مردم بسپید آب نویسندہ در کاغذ این چشم سفیدم رقمے نیست ؛ (اردو) (۱) موتیا بند (۲) ایک رنگ کا نام (۳) ناگ بہسم سیسے کی بھنک (محیط بضمن لفظ آبار) (۴) سپید روشنائی۔ جو شیرہ پیاز یا اور کسی مرکب سے بنائی جائے جسکے حروف کا غذ پر اسوقت ظاہر ہوتے ہیں جب کہ آگ پر سینکا جائے

آبِ سکندر (اصطلاح) باضافت ثالث بقول صاحب فرہنگ انندراج مرادف آب حیات باشد (سعدی ع) بخشید حیات تن اگر آب سکندر ؛ دل زندگی چشمۂ حیوان تو دارد ؛۔

آبِ سنان (استعمال) باضافت ثالث بقول بہار کنایہ از تیزی و دم سنان (خسرو ع) شود ز آب سنانت غرق طوفان بلا عالم ؛ زنیزہ گر نہ دہ جا جائے بر آب سنان باشد (خان آرزو ع) ز شوخی نیست خالی آرزو آن سرو با تمکین ؛ کہ چون آب سنان استادہ است و در گذر باشد ؛ (اردو)

آب سنان (مؤنث)

آب سنج (اصطلاح) بدون اضافت بقول صاحب ناصری مرادف آبزن۔

آب سِند (استعمال) باضافت ثالث وکسر رابع وسکون نون بقول صاحب جامع اللغات دریاے سند (اردو) دریاے اٹک۔ (مذکر)

(۱) **آب سوار** (اصطلاح) بدون اضافت

(۲) **آب سواران** اوّل بقول صاحب بحرعجم حباب وبقول صاحب برہان شیشہ مانندے باشدکہ بیشتر بوقت باریدن باران درروے آب بہم رسد و دوم جمع آن (اردو) بُلبُلا حباب (مذکر)۔ بُلبُلے۔ جمع (ظفر ۵) یہ اشک آنکھون مین اب تھم رہے رہے نہ رہے ؎ حباب بحرمین کوئی دم رہے رہے نہ رہے ؎

آب سیاہ (اصطلاح) باضافت ثالث بقول صاحب بحرعجم (۱) مرضے است کہ چشم بدان نابینا شود ومخفف آن آب سیہ باشد (۲) شراب کہنہ (۳) گِل ولاے (۴) آب عظیم وعمیق وآب طوفان نوح (۵) نکبت وخواری وحوادث زمانی (۶) علتے است کہ درسمّ اسپ پیدا شود (۷) مدادکہ بدان کتابت کنند (مرزا محمد سعید اشرف ۱۵) گربرم آب سیاہ از دیدہ میگرددسپید ؎ کے توان کردن بلاے تیرہ روزان راعلاج ؎ (خسرو ۲) آب سیہ خوردہ چنان گشت مست ؎ کش چو نگیرند بیفتد زدست ؎ (آلہی ہمدانی ۵۳) دیدم زبسکہ روزسیاہ وگریستم ؎ آب سیاہ تاسرزانوگرفتہ است ؎ (شرف الدین علی یزدی ظفرنامہ) (۴) برلب آب سیاہے کہ درمیان فاصلہ بود فرود آمدند، (ابن جلال عراقی ۵) جہان اگرہمہ آب سیہ گرفت چہ باک ؎ چو راضیم بیکے نان وآبک انگور ؎ (اشرف ۵۶) کند دررہ نوشتن ہاچو اصرار ؎ سمش آب سیہ آرد

قلم وار؛ (کمال اسمعیل ؎) پے کردہ سر برید؛
باآب سیاہ رفت؛ چون خامہ ہر کہ با تو نبود دست
یک زبان؛ (اردو) (۱) موتیا بند۔ (مُذکّر)
دیکھو آب آوردن چشم (۲) پرانی شراب
شراب کہنہ (مونّث) (۳) کیچڑ (مونّث) (اختر
؎) یہ تیرا مے کدہ خم خانۂ عالم بنا ساقیؔ
ارے خمار کیچڑ بھی یہان تلچھٹ کی پھرتی ہے
(۴) گھرا پانی۔ (مُذکّر) طوفان نوح کا پانی۔
(مُذکّر) (۵) نکبت وخواری (مُونّث) (آصفیہ
(۶) سُم مین اُتر آیا ہوا پانی (مُونّث)۔ رَس
(مُذکّر) (مع) (۷) روشنائی (مونّث) (آصفیہ)

آبِ سیاہ آوردنِ چشم (مصدر اصطلاحی)

باضافت ثالث بقول بہار۔ عبارت از
مبتلا شدن چشم بعلّت نزول الماء۔ (قدسی ؎)
سواد شعر مرا خامہ چون برد بہ بیاض؛
ز رشک آورد آب سیاہ چشم حسود؛ (اُردو)
آنکھ مین پانی اتر آنا۔ موتیا بند ہو جانا۔
(آب آوردن چشم) ملاحظہ ہو۔

آبِ سیاہ آوردنِ دیدہ (مصدر اصطلاحی) (۲۱۶)

باضافت ثالث ونون مرادف ماضیہ (مرزا
از ماماے مشہور شیرازی ؎) دیدۂ تن پروران
آبِ سیاہ آوردہ است؛ ورنہ شمشیر شہادت
موجۂ آب بقاست؛

آبِ سیاہ آوردنِ سم (استعمال) باضافت (۲۱۷)

ثالث ونون فرود آمدن آب در سم ستوران
(مرزا اشرف ؎) کند دررہ نوشتن ہا چو اظہار
سمش آب سیاہ آرد قلم وار؛ (اردو) سُم مین
پانی اُتر آنا۔ دکن مین رس اُترنا کہتے ہین۔

آبِ سیاہ از چشمۂ خورشید بر آمدن (مصدر (۲۱۸)

اصطلاحی) باضافت ثالث نکبت وخواری
بسر رسیدن و زوال پذیر شدن چیزے
(فصیحی یزدی ؎) زہر لیست خط دوست
کہ چون وقت سر آید؛ آب سیہ از چشمۂ خورشید
بر آید؛ (اردو) بد اقبالی۔ بدبختی آجانا۔ نکبت

وخواری مین مُبتلا ہونا۔ ہر چیز کا زوال

آبِ سیاہ از دیدہ بردن (مصدر اصطلاحی) باضافت ثالث۔ دیدہ را از مار بد صاف کردن۔ یعنی آب سیاہ از دیدہ بر آوردن سند این در معناے اول آب سیاہ گذشت (اردو) موتیا بند۔ اچھا کرنا (دیکھو آب از چشم کشادن۔) (۳۱۹)

آبِ سیاہ از زمین بر آمدن (مصدر اصطلاحی) باضافت ثالث۔ بقول صاحب ناصری کنایہ از حادثہ بزرگ وامر خطرناک واقع شدن چنانکہ زلزلۂ شدید (نظامی ؎ آب سیہ از زمین بر آمد ❊ مرگ از در آہنین در آمد ❊ بارید بباغ ماتگرگے ❊ و ر گلبن ما نماند برگے ❊ (اردو) خطرناک حادثہ کا واقع ہونا۔

آبِ سیاہ بچشم در آمدن (استعمال) باضافت ثالث بقول صاحب بہار مرادف۔ (آب آوردن چشم) است (کمال اسمعیل ؎ ز سہم خدمت بروز سپید ❊ در آید بچشم خور آب سیاہ ❊۔

آبِ سیاہ بر آوردنِ چشم (استعمال) باضافت ثالث و نون بقول صاحب فرہنگ انند و بہار مرادف ماضیہ

آبِ سیاہ بردنِ چشم را (استعمال) باضافت ثالث و نون بقول صاحب فرہنگ انند مرادف ماضیہ (دانش ؎ بنی نہم ز جنون رو بدشت و پندارم ❊ کہ بے تو آب سیہ بردہ چشم آہو را ❊

(۳۲۰) **آبِ سیاہ خوردن** (استعمال) باضافت ثالث (۱) شراب خوردن (سند این در آب سیاہ بر نمبر ۲۔ گذشت) (اُردو) (۱) شراب پینا

(۳۲۱) **آبِ سیاہ گرفتن** (استعمال) باضافت ثالث (۱) مُبتلاے حوادث و آفات شدن (۲) بگل فرو ماندن سند اول از کلام ابن جلال در مبحث آب سیاہ بر نمبر (۵) گذشت و سند ثانی از کلام میر الٰہی ہمدانی ایضاً بر نمبر ۱۳ (اردو)

(۱) مبتلاے حوادث ہونا - آفت مین
گرفتار ہونا (۲) کیچڑ مین پھنسنا -

آب سیر (اصطلاح) بدون اضافت و
بفتح رابع بقول صاحب بحر عجم چارپاے
خوش رفتار (اردو) بقول صاحب جامع اللغات
تیز رفتار گھوڑا و بقول صاحب آصفیہ سبک رفتار
نازک خرام -

آبشار (اصطلاح) بدون اضافت بقول
صاحب بحر عجم چادر آب کہ از بالا بپائین
ریزد (طغرا رباعی) امشب بچمن ساغر دمے
می باید ؛ آن تازہ گل خجستہ پے می باید ؛
وارلب آبشار قانون سرود ؛ فوارۂ نغمہ
جوش سنے می باید ؛ (اردو) آبشار (مونث)
بقول امیر مرکب ہے آب اور شار سے -
شار کے معنی اونچی بنیاد - کھلی ہوئی راہ کے
ہین (ناسخ ؎) عریانی مین ہے چادر آب
اپنے جسم پر ؛ سیکھے ہین طرز رونے کی ہم
آبشار سے ؛ -

(۲۲۲) **آب شاہواری برداشتن** (مصدر اصطلاحی)
باضافت ثالث حاصل کردن آب وتاب
دُرّ یتیم است شاہوار بقول صاحب برہان بمعنی
دُرّ یتیم آمدہ صاحبان لغت در مصدر آب برداشتن
این معنی را بہ تعمیم ذکر نکردہ اند بنا بر علیہ مؤلف
ہم این را بتخصیص شاہوار عرض میکند مخفی مباد کہ
تخصیص لفظ شاہوار باعتبار سند است وجہ
نباشد کہ آب دُر یا آب گوہر برداشتن نگفتہ
شود (ظہوری ؎) قیمتے می خواستم خود را
چہ حاصل بر نداشت ؛ اشک آب شاہواری
گریہ می آید مرا ؛ (اردو) جواہر کی سی آب
حاصل کرنا -

آبش بگلو فرو نمی رود (مقولۂ عجم) بقول
بہار کنایہ از نہایت بخل و امساک است فارسیان
این را براے ممسک وبخیل استعمال می
کنند (اردو) بخل سے اس کا حلق بند ہے

اس پر نعمت حرام ہے۔

آبِ شبنم (استعمال) باضافت ثالث (۲۲۲)
شبنم باشد چنانکہ غنی گوید (ص) درجہان توان
نشان از سیرچشمی یافتن ؛ چشمۂ خورشید ہم محتاج
آب شبنم است ؛ (اُردو) شبنم (مؤنّث) (رند
ص) روے رنگین عرق فشان ہے ؛ شبنم
گل سے ٹپک رہی ہے ۔

آبِ شنخور (اصطلاح) با خاے نقطہ دار و واو
معدولہ بروزن دانشور بقول صاحب برہان
(۱) نصیب و قسمت (۲) سرچشمہ و کنار دجلہ
و رودخانہ و تالاب و استخر و امثال آن کہ
مردمان و جانوران ازانجا آب خورند (۳)
ظرف آبخوری (۴) توقف نمودن و مقام
کردن و بقول صاحب بحر عجم مرادف آبخور
و محل اقامت **مولف**۔ گوید کہ مقصود صاحب
برہان از معنی چہارم محل اقامت باشد۔
حافظ گوید (ص ا) مابرفتیم و تو دانی و دل غمخوار ما ؛
بخت بد تا بکجامی برد آبشنخور ما ؛ (کمال اسمعیل ص)
ہر کجا باز سر رایت تو سایہ فگند ؛ کبک و شاہین
بہم آیند سوآبشنخور ؛ (حکیم اسدی ص) بتوان
زمین زادی از مادرت ؛ ہمانجا بُد آرام و
آبشنخورت ؛ (اردو) (۱) آب و خورد (مذکّر) آب و
خورش (مؤنث) (۲) پن گھٹ ۔ گھاٹ (مُذکّر)
(۳) آبخورا (مُذکّر) (۴) محلّ اقامت (مُذکّر)
(دیکھو آب خور)

آبشنخورد بکسر باے عربی بقول صاحب فرہنگ
ناصری مرادف اصطلاح آبخور و آبخورد و
آبشنخور۔ صاحب فرہنگ آنند ہم ذکر این میکند

آب شدن (مصدر اصطلاحی) بدون اضافت
ثالث بقول صاحب بحر عجم (۱) گداختن (۲)
شرمندہ شدن (۳) برطرف شدن عزّت
و رونق و رواج و رفتن عزّت و آبرو
(صائب ط) درین ریاض چو شبنم اگرچہ آب
شدم ؛ خوشم کہ محو تماشاے آفتاب شدم ۔

(خسرو ؎) عدو کہ آب شود خود مکوب چندینش٭
کہ بیش ازین نتوان کوفت آب را بجواز٭
مؤلف۔ گوید کہ درین مصدر باعتبار فاعل معانی مختلفہ پیدا می شود کہ می آید مخفی مباد کہ گداختن بمعنی نرم شدن ہم آمدہ و این معنی از نمبر (۱) تعلق دارد و در معنی (۲) عرق آلود شدن ہم مقصود باشد کہ نتیجۂ انفعال است۔ (اردو) بقول امیر (۱) آب ہونا یعنی پانی ہونا گھل جانا (۲) آب ہونا بمعنی شرمندہ ہونا (۳) آب ہونا بمعنی ضائع و برباد ہونا (آتش ؎) تاثیر دار لوگ ہیں اللہ کے فقیر٭ سنگ صنم ہو آب جو ہم ذکر ہو کریں٭ (مومن ؎) دیکھ اس لب کی گوہر افشانی٭ ہو گیا آب ابر نیسانی٭ (ولہ ؎) ہوا بگڑی دعا ہاے سحر کی٭ ہوئی آب آبرو مژگان تر کی٭۔

(۱۲۴) **آب شدنِ آرزو** (مصدر اصطلاحی) باضافت نون کنایہ از باقی نماندن آرزو یعنی حاصل شدن و برآمدن آرزو باشد چنانکہ صائب گوید (؎) تا چہرۂ تو در عرق شرم غوطہ زد٭ ہر آرزو کہ در دل من بود آب شد٭ (اردو) بقول امیر آرزو برآنا۔ مراد پوری ہونا۔ (اسیر ؎) بر آئیں آرزوئیں سب یہ اب ہے آرزو اتنی٭ خدا وندا نہو تا زیست کوئی آرزو ہمکو٭۔

(۱۲۵) **آب شدنِ چیزے** (استعمال) باضافت نون گداختن آن و بے رونق شدن ہم (تاثیر ؎) شکر کہ برد دل ز جہانے بحلاوت٭ آب ار نشود پیش رخش از سر خامی است٭ مخفی مباد کہ تعمیم لفظ چیزے بر ہمۂ اشیا منحصر بر ہمین معنی نباشد چنانکہ آب شدن شمع و آب شدن طاقت۔ کہ اگرچہ در آب شدن چیزے داخل است ولیکن در معنی فرقے نازک دارد ہمین سبب است کہ مؤلف۔ آنرا مصدری خاص قرار دادہ (اردو) دیکھو آب شدن

(۲۲۵) **آب شدنِ دل** (مصدر اصطلاحی) باضافت نون (۱) کنایہ از نرم شدن دل مثل آب ازینجا کہ نرم دل را در عربی رقیق القلب گویند۔ (محتشم ؎) خاموش محتشم کہ دلِ سنگ آب شد ؛ بنیاد صبر و خانۂ طاقت خراب شد ؛ (۲) فارسیان آب شدن دل را بمعنی عرق آلود شدن دل ہم گرفتہ اند کہ نتیجۂ انفعال است چنانکہ بیدل گوید (؎) ولم ز خجلت بے ظرفی آب شد بیدل ... بیا دبادہ تہیا برین سفال گذشت ؛ (اردو) (۱) دل نرم ہونا (۲) دل آب آب ہونا۔ اردو میں آب آب ہونا بمعنی عرق آلود از منفعل ہونا آیا ہے اور یہ دل ہی سے مخصوص نہیں ہے بلکہ ہر منفعل کے لیے کہا جاسکتا ہے (دیکھو امیر اللغات)

آب شدنِ زہرہ (مصدر اصطلاحی) باضافت نون بقول صاحب بحر عجم بے طاقت شدن و کمال بیمناک گشتن (اردو) زہرہ آب ہونا بقول صاحب آصفیہ حوصلہ پست ہونا۔ دہشت ماننا۔ رعب طاری ہونا (غالب ؎) گھر سے بازار میں نکلتے ہوئے ؛ زہرہ ہوتا ہے آب انسان کا ؛۔

(۲۲۷) **آب شدِ شمع** (مصدر اصطلاحی) باضافت نون گداختن شمع باشد چنانکہ بیدل گوید (؎) شب خیال پر تو حسن تو ز دبر انجمن ؛ شمع چندان آب شد کز دیدۂ پروانہ ریخت ؛ (اردو) شمع کا پگھل جانا۔

(۲۲۸) **آب شدنِ طاقت** (مصدر اصطلاحی) باضافت نون۔ زائل شدن طاقت است چنانکہ بیدل گوید (؎) سختی دہر ز دست دل ما زنہار لیست ؛ آب شد طاقت سنگ از جگر شیشۂ ما ؛ (اُردو) قوّت کا زائل ہو جانا۔ طاقت طاق ہونا۔ (نصیر ؎) گر دکھا دون تجھے محراب خم ابروِ یار ؛ زاہد گوشہ نشین طاق

تری طاقت ہو۔
(۲۲) **آب شدنِ کسے** (مصدر اصطلاحی) (۱) اگر از دہشت است بے طاقت وبیمناک شدن آنکس (۲) اگر از انفعال است عرق آلود شدنش (ظہوری لہ) نمیشوند زلبس ز دہشت آبی ہمی ترسم ہ از ان کسان کہ ترا در خیال می گیرند ہ (عالی شیرازی ہ) بجیرتم کہ فلاطون زشرم آب نشد ہ بخم نشست فلاطون شد و شراب نشد ہ (اُردو) (۱) سہم جانا (۲) آب آب ہونا یعنی عرق آلود ہونا (دیکھو سند آب شدن)

(۲۳) **آبِ شراب** (استعمال) مرادف آبِ مے باشد کہ شراب است (سلمان ساوجی ہ) تو ابر تشنہ لب تیرہ روز را بنگر ہ کہ آب می طلبد با وجود آب شراب ہ

آبِ شرم (اصطلاح) بقول بہار مرادف آب انفعال باشد (محمد ہمگر ہ) فلک جناب از رشک خاک درگہ تو ہ در آب شرم

شود غرق روضہ مینو ہ ۔
آبش روشن است (مقولہ عجم) بقول صاحب بحر عجم۔ عزت وآبرو دارد (ملا جلال الدین افضل ہ) بہ در مخلوق بودن عمر ضائع کردن است ہ خاک آن در شو کہ آب بندگانش روشن است ہ (اردو) اسکی ساکھ بنی ہوئی ہے۔ اسکی ہوا بندھی ہوئی ہے۔ (حضور آصف ہ) ہزاروں حسن کی شہرت سے ہو گئے برباد ہ بندھی ہوئی ہے زمانے میں کیا ہوا انکی ہ ۔

آب شستن گاہ (استعمال) بدون اضافت بقول صاحب ناصری طہارت خانہ یعنی محل تبرّیدن باشد۔ (اُردو) پیشاب خانہ

(۲۴) **آبِ شفق گون** (اصطلاح) باضافت ثالث کنایہ از شراب سرخ باشد چنانکہ جامی گوید (ہ) شد مہ عید از شفق چون جام در رہا انسکار یعنی از آب شفق گون جام زر خالی ہمارا (اردو)

آب سرخ ۔ (مذکر)۔ (امیر اللغات بضمن لفظ آب)

آبِ شقائق (اصطلاح) باضافت ثالث بقول صاحب بحر عجم (۱) شراب سرخ (۲) خون (اردو) (۱) شراب سرخ (مونث) (۲) خون (مذکر) بقول صاحب جامع اللغات آب شقائق سے لالہ کا پانی اور سرخ شراب مراد ہے۔

(۳۶۲) **آب شکستن از چیزے** (مصدر اصطلاحی) بیرونق شدن وکردن آن چنانکہ فیضی گوید (ب) در باغ شکستہ از سمن آب ÷ چون کرد خسوف روے مہتاب ÷ (اردو) کسی چیز کا بے رونق ہونا یا کسی چیز کو بے رونق کرنا۔

آبِ شمشیر (استعمال) باضافت ثالث بقول بہار مرادف آب تیغ است (اردو) آب شمشیر۔ (مونث) (وزیر ب) ٹھہرا ہے جوشش گریہ کہ گلا کٹ جائیے ÷ آب شمشیر نکل جاے نہ اچھو ہو کر ÷۔

آبِ شنگرفی (اصطلاح) باضافت ثالث بقول صاحب رشیدی مرادف آب ارغوانی باشد۔

(۳۶۳) **آبِ شہادت چشیدن** (مصدر اصطلاحی) شہید شدن چنانکہ صائب گوید (ب) ہر وآن اگر نفس بفراغت کشیدہ اند ÷ در زیر تیغ آب شہادت چشیدہ اند ÷ (اردو) شہید ہونا۔ (ناسخ ب) دکھلا گیا کبھی نہ وہ چشم سیاہ کو ÷ آنکھیں مری شہید ہوئیں انتظار میں ÷۔

آب شناس (اصطلاح) بدون اضافت **و آب شناسان** وبکسر شین معجمہ بقول صاحب بحر عجم آب شناس (۱) حقیقت شناس قاعدہ دان و صاحب مہارت در علوم (۲) کسے کہ بالاے تیر کشتی بر آمدہ از صلاح و فلاح دریا خبر دہد و آب شناسان جمع آنست (اسفرنگی ملہ) زیر کاب تواند کار گذاران بخت

پیش عنان تواند آب شناسان مطیع ⁂ (رضی الدین
لہ) بہ پیش آب شناس آن کس است
طعمۂ موج ⁂ کز آب علم تو دارد گذر طمع
بشاہ (اُردو) (۱) قاعدہ دان۔ صاحب
مہارت۔ جوہر شناس (مع) (۲) ناخدا
معلم کشتی (مُذکّر) (زکی لہ) ڈوبتا ہے سفینۂ
امّید ⁂ ناخدا کون ہے خدا کے سوا ⁂

آب شناسان کار (اصطلاح) بدون
اضافت بقول صاحب سروری۔ مرادف آب
شناسان۔

آب شنگ (اصطلاح) بدون اضافت
بر وزن آبرنگ بقول صاحب بحر عجم (۱)
مرادف آبزن بمعنی دوم و بقول صاحب
فرہنگ انند راج (۲) خون (۳) مے
سُرخ کہ مرادف آب شقائق باشد (اُردو)
دیکھو آبزن۔ (۲) خون مُذکّر (۳) دیکھو آب
شقائق۔

آب شنگرف رنگ
آب شنگرفی (اصطلاح) باضافت
ثالث و فتح شین معجمہ
بقول صاحبان بحر عجم و فرہنگ انند۔ مرادف
آب آتشناک۔ صاحب ناصری ہم بضمن
آب آتش رنگ ذکر این می کند (ناصری
لہ) زاغ زنگار گون چو کرد لباس ⁂
آب شنگرف رنگ ریزہ بکاس ⁂۔

آب شور (استعمال) اضافت ثالث
بقول صاحبان بحر عجم و انند (۱) آبی کہ شور
باشد بعربی آنرا ماء الملح گویند کما فی محیط الاعظم
(۲) اشک گرم و اشک غمزدگان (جامی لہ)
اشک ریزان می روم امّا کجا یابد رواج ⁂
پیش آن دریای شیرین قطرۂ چند آب شور ⁂
(ولہ لہ) خریدن از نمکینان بروزگار تو تازہ ⁂
ہمان معاملۂ آب شور و اعرابیست ⁂ (اُردو)
(۱) آب شور (مُذکّر) (۲) اشک گرم (مُذکّر)
(مصحفی لہ) آب شور اشک کا آنکھیں بھی ہی

لے وورڑین ٭ انکی نتھ کے جو کبھی ہو گئے گوہر میلے ٭ (ناسخ ۵۲) ایک اشک گرم ناسخ گرخرابے مین گرے ٭ طعنہ زن فوّارہ ہو منقار موسیقار پر ٭۔

آب شیب (اصطلاح) بدون اضافت بکسر شین معجمہ۔ بقول صاحب بحر عجم راہ گذر آب کہ از بالا بزیر آوردہ باشند (اردو) آبشار بقول امیر کُھلی راہ پانی بہنے کی جو اوپر سے نیچے آتا ہے (صبا ۵) موسم گل ہے دن خوشی کے ہین ٭ قہقہہ زن ہے آبشار چمن ٭

آبِ شیراز (اصطلاح) باضافت ثالث بقول خان آرزو (۱) نہریست در صفاہان و بعضے برآنند کہ (۲) مراد از شراب است عموماً و بقول بعض (۳) شراب شیراز خصوصاً وارستہ می طرازد کہ آب شیرازی و آب شیراز شراب شیراز است در صاحب بحر عجم آب شیراز را نہر گفتن آب درمیان دارد و (۴) فاسیان آب شیراز را بمعناے حقیقی ہم استعمال کردہ اند (مرزا طاہر وحید ۹۴) ہواے اشرفست و آب شیراز ٭ اگر آب و ہوائے درجہانست ٭ (اردو) (۱) شیراز کی ایک نہر کا نام (مؤنث) (۲) شراب۔ (مؤنث) (۳) شیراز کی شراب (۴) شیراز کا پانی (مذکّر)

آبِ شیرازی (اصطلاح) باضافت ثالث بقول وارستہ شراب باشد (شفیع اثر ۹) سر و برگ شگفتن نیست گلزار طبیعت را ٭ اگر در خاک اصفاہان نباشد آب شیرازی ٭ (اردو) شراب (مؤنث)۔

آب شیرین (اصطلاح) بدون اضافت بقول بہار نہریست در حوالی کشمیر **مؤلف** گوید کہ (۲) بمعناے حقیقی آبے کہ شیرین باشد (صائب ۱۵) دلِ بے غم نصیب از نقطۂ سودائمی دارد ٭ کہ ہرگز آب شیرین عنبر سارا

نمی دارد ؎ (غنیمت ۵) شکر فروشی لعل لب
تو تا بدل چہ کند ؎ شد آب شیرین آئینہ
را تبسم ہا ؎ (اردو) بقول صاحب جامع اللغات
کشمیر مین ایک نہر کا نام (۲) آب شیرین
میٹھا پانی - (مذکر) (صبا ۵) خاکساری کا مزہ
ہوتا جو اے خسرو تجھے ؎ آب شیرین سے
دھلا تا کوہکن کے ہاتھ پاؤن ؎ (امیر اللغات)

آبِ شیرین و مشکِ گندہ (مثل)
باضافت ثالث و کاف عربی - صاحب
خزینۃ الامثال ذکر این می کند فارسیان
این مثل را بجائے زنند کہ چیز خوب را با
غیر متناسب امتزاج باشد (اردو) پاپوش
مین لگائی کرن آفتاب کی - (تاش کی ٹوپی
مین کمل کا جوڑ - دکن) تاش پر مونج کا
بخیہ اطلس پر مونج کا بخیہ -

آبِ صافی (استعمال) آب شفاف (۲۲۲)
باشد چنانکہ جامی گوید (۵) ناپسندی گرد
از یار روشن دل چہ باک ؎ نیست عیبے
آب صافی را کہ خاشاک آورد ؎ (اردو)
آب صاف و شفاف (مذکر) (نگارش ۵)
وہ شفاف و صاف آب آئینہ رنگ ؎ سکندر
بھی دیکھے تو ہو عقل دنگ ؎ -

آبِ صبح (اصطلاح) باضافت ثالث بقول
بہار آبے کہ نہار خورند و این مورث بیماریہاست
(میر یحیی شیرازی ۵) اے گشتہ سرد مہر ترا
آفتاب صبح ؎ اے خصم جان تشنہ خود ہیچو
آب صبح ؎ (اردو) وہ پانی جو نہار منھ پیا جائے
بقول صاحب (مع) وہ پانی جو صبح صبح پیا جائے

آبِ صفت باش (مقولہ) بقول صاحبان
شمس و ہفت مقولہ عجم است کہ ناصحان گویند
یعنی متواضع و نفع رسان باش - (اردو)
دے دلا - کھا کھلا (دکن) فیض رسانی کر -

آبِ صفت بودن (مصدر اصطلاحی)
بقول صاحب بحر عجم بسیار نفع و فائدہ رسانیدن

وباتواضع بودن مؤلف گوید که مقولهٔ ماضیهٔ مشتق از همین
مصدر است (اردو) نفع پہنچانا - دریا دل ہونا
محاورہ اردو مین سخی کو دریا دل کہتے ہین -

آبِ طبرستان (استعمال) باضافت ثالث
بقول صاحبان بحر عجم وانند چشمه ایست
روان در کوہے که اگر انگشت بران زنند
بایستد وچون فریاد کنند پنہان شود وچون
طلب نمایند روان گردد این حال در ہر ساعتے
ازان چشمه مکرر بفعل آید (اردو) ایک خاص
چشمه کا نام (مذکر)

آبِ طبریه (استعمال) باضافت ثالث
بقول صاحب بحر عجم چشمه ایست که مدت
ہفت سال پیوسته روان باشد وہفت سال
دیگر خشک (اردو) ایک خاص چشمه کا نام (مذکر)

آبِ طرب (اصطلاح) باضافت ثالث
بقول صاحب بحر عجم (۱) شراب (۲) منی (اردو)
(۱) شراب - مؤنث (۲) منی (مؤنث)

آب طریق (اصطلاح) بدون اضافت بقول
صاحب شمس اللغات راه بزرگ (اردو) بڑا
راسته - کشاده راسته (مذکر) شاه راه (مونث) آصفیه -

آبِ طلا (استعمال) باضافت ثالث وکسر طای (۲۳۵)
مهمله مرادف آب زر باشد (غنی ؎) هلال نیست
که ناخن زده است بر دل چرخ * نوشته مصرع
ابروے او بآب طلا * (قدسی ؎) چو حرف
زینت این روضه بر کشم اوّل * چو کلک موے
بشویم زبان بآب طلا *

آب طلبیدن (استعمال) آب خواستن (۲۳۶)
چنانکه سلمان ساوجی گوید (؎) تو ابر تشنه لب تیره
روز را بنگر * که آب می طلبد با وجود آب
شراب * (اردو) پانی مانگنا - پانی طلب کرنا

آب طینت (استعمال) بدون اضافت
بقول صاحب بحر عجم آبے که خاک ابدان
بدان سرشته اند (ابوطالب کلیم ؎) مارا چپیدن
از غمِ روزی شعار نیست * صد شکر کاب

طینتِ ما موجد از نیست ٭ (اردو) وہ پانی جس سے جسم خاکی کی سرشت ہوئی اور بقول صاحب جامع اللغات انسان کی اصلیت اور خصلت۔

آبِ عرق (اصطلاح) باضافت ثالث (۱) خوے کہ از مسامات بر می آید (۲) گلاب (تاثیر ﷫) در آب عرق بسکہ فتاد از قد شوخت ٭ فوارہ شد آن شمع کہ در انجمن تست ٭ (میر صیدی طہرانی ﷫) شتابان باز از بزم کہ می آئی بدین گرمی ٭ کہ از آب عرق پر کردہ چاہ زنخدان را ٭ بہار گوید کہ آبِ عرق از عالم اضافت عام الی الخاص یا اضافت مشبہ بہ الی المشبہ است (اُردو) (۱) پسینہ (مذکر) (اسیر ﷫) محفل یار میں اغیار کا آنا کیسا ٭ آگیا مجکو پسینا جو ہوا بھی آئی ٭

آبِ عشرت (اصطلاح) باضافت ثالث بقول صاحب بحرِ عجم مرادف آب طرب (خاقانی ﷫) جہد با خاصگان کنند امروز ٭ آب عشرت روان کنند امروز ٭۔

آبِ عصیر (استعمال) باضافت ثالث و فتح عین مہملہ و کسر صاد مہملہ بقول بہار کنایہ از شراب باشد (علی خراسانی ﷫) تاک ساقی بہرستان گشت چون ابر مطیر ٭ آتش دل شعلہ زن گردید چون آب عصیر ٭ (اردو) شراب (مؤنث)۔

آبِ عمو (اصطلاح) باضافت ثالث و فتح عین مہملہ بقول صاحب انند نام دریاے جیحون کہ نہر بلخ است بخوارزم منتہی میشود۔ (اردو) دریاے جیحون کا نام۔

آبِ عنب (استعمال) باضافت ثالث و کسر عین مہملہ و فتح نون بقول بہار شراب انگور (بدر چاچی ﷫) از حرم یا دحق خواہ اگر عاشقی ٭ بر مکش آواز چنگ در مکش آب عنب ٭ (حکیم رودکی ﷫) بنشین خرم و

خندان وجهان را بنشان ٭ بستان از لب
عنّاب لبان آب عنب ٭ (اردو) آب
عنب شراب کے لئے مستعمل ہے (مذکر)
(رشک سے) کیفیت اور اور تر سے میکدے
مین ہے ٭ آب عنب کو جانتے ہین آب دست
مست ٭ -

آبِ عنب ستاندن (استعمال) باضافت

آب عنب کشیدن ثالث شراب
خوردن است چنانکه و راسناد ماضیه
گذشت (اردو) شراب پینا -

آب عیسوی کیش (استعمال) باضافت
ثالث صاحب بهار عجم گوید کیش بمعنی ملت
و دین و عادت و خو و تصرف و قدرت باشد
پس برین تقدیر مراد از خوے عیسوی اعجاز
او باشد که احیاے موتی است (زلالی سے)
بباغ و راغ آب عیسوی کیش ٭ نفوذش
بود در خاکستر خویش ٭ مؤلف. گوید که
عیسوی کیش صفت آب است و آب عیسوی
کیش (۱) مطلق آب باشد که احیاے موات
کند یعنی زمین غیر مزروعه را سبز گرداند و بدین وجه
که احیاے موتی یعنی زنده کردن مرده. اعجاز
عیسوی است من وجه با تصرف عیسیٰ علیه السلام
مشابه است و سند این از کلام زلالی گذشت
(۲) آب عیسوی کیش آب بقا و آب حیات
باشد که اثرش مرده را زنده کند و زنده
از خوردن آن هرگز نمیرد. فارسیان از صفات
آب حیات بر صفت آخر الذکر قناعت کرده
اند ولیکن صاحب میر اللغات بر صفت اول الذکر
از صحیح بخاری و شرح آن (قسطلانی) سند گیرد
پس به تشبیه تام آب عیسوی کیش آب حیات است
و معنی اوّلین مجاز آن - (اردو) (۱) پانی
(۲) آب حیات -

آبِ غربت (اصطلاح) باضافت ثالث
بقول صاحب بحر عجم آبی که وراشناے راه

خورند۔ درینصورت مرادف آب سفر باشد
(ظہوری سہ) زطعن خویش و پندِ دشمنان
جان در بدن کاہد ٭ موافق ساز با طبعم
خدایا آب غربت را ٭ بہار ہم برہمان معنی
اکتفا کند کہ گذشت و از کلام مرزا ملک مشرقی سند
گیرد (سہ) دل بیمار مارا آب غربت ساز
گار آمد ٭ قفس شد آشیان از مہربانی ہاے
صیادم ٭ دانش ہم در کلام خود آوردہ
(سہ) گل بدست گلفروشان رنگ بیماران
گرفت ٭ آب غربت نازپرور دگلستان
رانشاخت ٭ **مؤلف**۔ گوید کہ از ہر سہ
اسناد متذکرہ بالا مستفاد می شود کہ آب غربت
آب وہواے غریب الوطنی است نہ آبے
کہ دراثناے سفر خورند پس آب غربت مرادف
آب سفر نباشد فتامل (اردو) غیر وطن۔
پردیس کی آب وہوا۔

آبِ غمام (اصطلاح) باضافت ثالث و
فتح غین معجمہ بقول صاحب بحر عجم (۱) باران
(۲) رونق ابرہا و بقول صاحب شمس اللغات
(۳) ہواے ابر (اردو) (۱) بارش (مؤنث)
(۲) ابر کی رونق (مؤنث)، (۳) ابر کی ہوا (مؤنث)

آبِ غورہ (اصطلاح) بدون اضافت
بقول صاحبان انند و ہفت (۱) عصارہ میوۂ
خام و ترش (۲) آب انگور ترش (اردو)
(۱) ہر میوہ خام کا ترش شیرہ (۲) بقول
صاحب جامع اللغات انگوری سرکہ اور شیرہ

آبِ فاتر (اصطلاح) باضافت ثالث بقول
صاحب محیط اعظم آبے کہ معتدل باشد در
سردی وگرمی (اردو) گنگنا پانی جو نہ زیادہ
گرم ہوا اور نہ سرد (مذکر) (آصفیہ)

آبِ فتنہ (اصطلاح) باضافت ثالث۔
بقول صاحب بحر عجم رواج و رونق فتنہ
و بسیاری آشوب (اردو) فتنہ کی زیادتی

آبِ فتنہ تیرہ شدن (مصدر اصطلاحی)

بقول صاحب بحرِ عجم فرو نشستن فتنہ (اردو) لڑائی جھگڑا رفع دفع ہونا۔ فتنہ و فساد مٹنا۔ آگ بجھنا (بحر ؎) بجھی نہ آگ لگائی ہوئی رقیبون کی ٭ بہائے بحر نے دریا مین بارہا تعویذ ٭۔

آبِ فراخ (استعمال) باضافت ثالث وفتح فا بقول صاحب انند آب بسیار (اردو) پھیلا ہوا پانی۔ گہرا پانی۔

(۱۶۸) **آب فرو بردن** (مصدر اصطلاحی) فرو حلق کردن آب کہ مقصود از جرعہ کشیدن باشد (ظہوری ؎) بر تشنگان زخم خدنگ جفاباش تا چند آب حسرت پیکان فرو برم ٭ (اردو) پانی کے۔ گھونٹ بھرنا۔ گھونٹ پینا (آصفیہ (نصیر ؎) غیر پاؤن مین لگائے ترے مہندی ہیہات ٭ ہم پیین دیکھ کے خون دل بیتاب کے گھونٹ ٭۔

آبِ فسردہ (اصطلاح) باضافت ثالث بقول صاحب بحرِ عجم شمشیر و خنجر و شیشہ و بلور و آبگینہ۔ **مؤلف** گوید کہ مرادف آب افسردہ باشد۔

(۱۶۹) **آبِ فشاندن برچیزے** (استعمال) آب پاشیدن برچیزے باشد چنانکہ ظہوری در صفت فوارہ گوید و بہار (آب فشاندن) را ذکر می کند وبس (؎) فشاند چو بر تارک خویش آب بجوشد ز فوارہ ہا دُرِّ ناب ٭ (صائب ؎) آب برحسن گلو سوز فشاندن ستم است ٭ ورنہ لب تشنۂ ما آبِ زلالے دارد ٭ (اردو) پانی چھڑکنا۔

(۱۷۰) **آب فشاندن بروے کسے** (مصدر اصطلاحی) مرادف آب برچہرہ ریختن است چنانکہ ظہوری گوید (؎) دست بیداری بروے بخت شان افشاندہ آب ٭ دیدہ مرگ خواب خوش شب زندہ داران خود انند

آبِ فلان روشن است (مقولہ) باضافت

ثالث بقول صاحب بحر عجم کنایہ از عزت
وآبرو و رواج و رونق وطراوت باشد
مؤلف۔ گوید کہ مرادف آتش روشن
است) باشد (خاقانی ؎) پیش بزرگان
ما آب کسے روشن است * کاب زلیس
می خورد بر صفت آسیا *۔

آبق | بکسر باے موحدہ بقول صاحب
محیط اعظم مرادف آبک۔ فارسیان استعمال
این کم کنند۔

آبک | بفتح ثالث بروزن ناوک بقول
صاحب برہان (۱) یکے از نام ہاے سیماب است
وآنرا آبق نیز گویند (۲) آبلۂ کہ طفلان بر می آرند
(۳) بضم ثالث ہر چیز بہ آب وآبگی (خجستہ ؎)
مس وجود من شود از مے بسان زر * گویند
مے چو آبک از اجزاے کیمیاست۔ (اُردو)
(۱) پارا۔ سیماب (مذکر) (۲) چیچک کا آبلہ جو
ایک بیماری ہے (۳) پانی سے بھری ہوئی
ہر چیز (مع) (ظفر ؎) دل مین ہے سیماب
انکو بھیجدون نامہ کی جا * حال دل اسے
نامہ بر لائق نہین تحریر کے * (ناسخ ؎) آبلے
چیچک کے جب نکلے عذار یار پر * بلبلون کو برگ
گل پر شبہۂ شبنم ہوا ۔

آب کار | (استعمال) بے اضافت بقول
صاحب بحر عجم (۱) سقا (۲) شراب خوار (۳)
شراب فروش (۴) حکاک (۵) باضافت
ثالث رونق ورواج وآبرو و بقول صاحب
ناصری (۶) منی (خسرو ؎) در تتق بارگہش
گاہ کار * مائدہ کش عیسی وخضر آب کار *۔
(خاقانی ؎) بانگ آمد از قنینہ کاباد برخرابی *
ہان آب کار عشرت گر مرد کار آبی * (حکیم سنائی
؎) آب کارت ہمہ گر گردی پیر * کار این
آب را تو سہل مگیر * صاحب فرہنگ انجمن
آراے ناصری گوید کہ حکیم سنائی این شعر را
در منع کثرت شہوت رانی و مباشرت بانسوان

گفته است - (اردو) (۱) سقّا - آبدار (مذکّر)
(۲) شراب خوار - شرابی - (مذکّر) (۳) آبکار
شراب فروش (مذکّر) (۴) حکّاک - مهرکن
(مذکّر) (۵) رونق (مؤنّث) رواج (مذکّر) آبرو
(مونث) (۶) منی (مؤنّث) (برق ۵۱) لئے
وہ ہاتھ مین شمشیر آبدار آیا ٭ ہماری پیاس
بجھانے وہ آبدار آیا ٭ -

آبِ کار بردن (استعمال) باضافت (۱۲۱)
ثالث کنایه از شهوت رانی و مباشرت کردن
باشد چنانکه حکیم سنائی گوید که در اصطلاح ماضیه
گذشت (اردو) جماع کرنا - مباشرت کرنا -
مجامعت کرنا (آصفیه)

آب کاری (استعمال) بدون اضافت بقول
صاحب انند (۱) خراج و محصول که از شراب
فروشان و فروشندگان دیگر مسکرات می گیرند
(۲) کارخانه شراب مؤلّف گوید که تخصیص
محصول و تعمیم دیگر مسکرات بلا وجود سند قابل
غور است کار و بار شراب و دیگر مائعات مسکره
را آبکاری توان گفت که منسوب با بکار است
آب بمعنی شراب آمده و آبکار بمعنی شراب خوار
و شراب فروش هم گذشته است پس بوجه
یاے نسبت ادعاے معانی تازه بلا وجود سند
استعمال درست نباشد زباندانان فارس
هم باراے مؤلّف اتفاق دارند (اردو) آبکاری
(مؤنّث) بقول امیر وه کارخانه جسمین شراب
کھچے اور بکے اور وه کچهری جسمین مسکّرات
کا محصول لیا جاے - (بحر ۵) آبکاری کی ہے
خدمت بحر کو ٭ ناخدا ہے کشتی مینخوار کا ٭ -

آب کان (استعمال) بقول صاحب انند
بدون اضافت - مرادف آبدان و حوض
و آبگیر -

آبکاه (استعمال) بقول صاحبان برہان (۴)
و ناصری بدون اضافت (۱) تهی گاه (۲)
تالاب (اردو) (۱) کوکھ یعنی پہلو کے نیچے کی

(۴ بقول صاحب بحر بکاف فارسی هم)

وہ جگہ جہان ہڈی نہین ہوتی۔(مونّث) (آصفیہ)
(۲) تالاب (مذکّر)۔

آبِ کبریتی (اصطلاح) باضافت ثالث بقول صاحب محیط اعظم آبے کہ از معدن وزمین گوگردی برآید مزاجاً گرم وخشک (اُردو) گندھک کی کان کا پانی (مذکّر) جو مزاجاً گرم وخشک ہے۔

آبِ کبود (اصطلاح) باضافت ثالث۔ بقول صاحب بحر عجم (۱) دریاے چین گویند کہ ہر شب دختران خوبصورت ازان برمی آیند وبردامن کوہے کہ کنارہ آنست بازی کنند چون روز شود باز بدریا روند (۲) کنایہ از آسمان (حکیم منوچہر ؎) گشت نگارین تذرو پنہان درکشت زار * ہمچو عروس غرق در آب کبود * (اردو) چین کے سمندر کا نام (مذکّر) (۲) آسمان (مذکّر)

آبِ کدر (اصطلاح) باضافت ثالث وفتح کاف عربی بقول صاحب محیط آبے کہ ناصاف باشد کہ آنرا آب فاسد وآب غلیظ ہم گویند (اُردو) گدلا پانی (مذکّر) (امیر اللغات بضمن صفات لفظ آب)

آبِ کُرد (اصطلاح) بدون اضافت بضم کاف تازی بقول صاحب انند آبے را گویند کہ رنگ وبو ومزہ وطعم آن نگشتہ باشد۔ صاحب فرہنگ ناصری گوید کہ این لغت از دساتیر آباد بدست آمد (اردو) وہ پانی جس کا رنگ اور بو اور مزہ نہ بدلا ہو۔

آب کردن (مصدر اصطلاحی) بدون اضافت بقول صاحب بحر عجم (۱) خجل کردن (۲) گداختہ کردن بہار بمعنی دوم قناعت کند۔ (صائب ؎) اے واے گرمرا نکند آب انفعال * زین تخم ہا کہ کاشتہ ام درزمین خویش * (ولہ ؎) نظر بران رخ چون آفتاب نتوان کرد * بیک نگاہ دل خویش آب نتوان کرد * اکثرے از صاحبان لغت برہمین دو معانی اکتفا فرمودہ اند

مؤلف گوید که آب کردن مصدریست عام
و معانی متعدده دارد و اختلاف مفعول و معنی
اثر کند چنانکه در آب شدن فاعل را دخل
است پس۔
(۱) **آب کردن**۔ گداختن بر آتش باشد
چنانکه ظهوری گوید (ع) تا پیکرے ز روح برین
برائے خویش ٭ قالب تهی شده است و ان
آب می کنم ٭ (اردو) پگلانا یا گلانا (عارف)
گلایا انجم و خورشید و مه کو تاب فرقت سے ٭
بدن اللہ نے تیرا یہ جب سانچے مین ڈھالا ہے
(۲) **آب کردن**۔ گداختن ہمچو آب و این
عمل را خصوصیت از آتش نباشد چنانکه ظهوری
گوید (ع) از پائے سرو آب روانم گرہ نیست ٭
در پائے سرو خویش روان آب می کنم (وله ع)
خشک است کشت ناله فغان آب می کنم ٭
یعنی روان و فغان را ہمچو آب رقیق کنم تا
سرو و کشت سیراب شود۔ (اردو) آب کردینا
یعنی پانی کردینا (امیر اللغات) (آتش ع)
عتاب یار سے رنگ رخ مریخ اڑتا ہے ٭
نگاہ خشمگین کرتی ہے زہرہ آب رستم کا ٭۔
(۳) **آب کردن**۔ بمعنی آبدادن و این معنی مخصوص
باشد از اسلحه چنانکه آب کردن تیغ (ظهوری ع)
خشک است کشت ناله فغان آب می کنم ٭ پشته
است زخم سینه سنان آب می کنم (اردو)
آبدینا۔ (دیکھو آبدادن بہ چیزے کا نشان (۱)
(۴) **آب کردن**۔ بمعنی آبیاری کردن و
سیراب کردن و در راے۔ **مؤلف**
سند این مصرع اول کلام ظهوری است که در
ماضیه گذشت برین تقدیر مقصود شاعر این باشد
که کشت ناله من خشک است و را فغان آب
می کنم یعنی آب فغان می دهم و از فغان آب می دهم
و هم برین قیاس معنی مصرع ثانی هم۔ زبانداناں
عجم را ازین معنی انکار نیست (اسیر ع) نرگس
از چشم سیاهی چه قدر ناز آموخت ٭ میتواند به نگاه آب دہے

که چمن آب کند ٭ (اردو) آبدینا - آبیاری کرنا
(دیکھو آب دادن) -

(۵) **آب کردن** - قرار دادن آب چنانکه ظهوری گوید (ب) رسوائیم عیار ندارد در آتشم ٭ دل کوزه گشت راز نهان آب می کنم ٭ یعنی دلم کوزه شده است و راز نهان را آب قرار می دهم تا که رسوائی سوخته را به آب فرو برد وغوطه دهم تا عیارش پیدا شود (اردو) پانی قرار دینا -

(۶) **آب کردن** - رقیق کردن چنانکه ظهوری گوید (ب) تا ناگوار ریش نکند گوش را گران ٭ شهد سخن بلطف بیان آب می کنم ٭ (اردو) رقیق کرنا -

(۷) **آب کردن** - بمعنی منفعل و شرمنده کردن چنانکه ظهوری گوید (ب) رنگے نگردماندم از رُخ بهار ورد ٭ در سرزمین چهره خزان آب می کنم ٭ مخفی مباد که هرگاه استعمال آب کردن بالفظ خجلت و امثال آن شود مفیش عرق آلود کردن باشد چنانکه ظهوری گوید (ب) مشاطگیش می کنم و آفتاب را ٭ از تاب خجلت آینه سان آب می کنم ٭ (اردو) آب آب کرنا بقول امیر شرمنده کرنا (کیف ب) بت ہین تیرے سامنے خوشرو انھین کر آب آب ٭ آتش رخسار سے عطر گل تصویر کھینچ ٭ -

(۸) **آب کردن** - بمعنی آب پاشیدن چنانکه ظهوری گوید (ب) در شاهراه شنبۂ مستان مباد گرد ٭ آدینه را بکوے مغان آب می کنم ٭ مخفی مباد که اینمعنی مخصوص باشد بجائے که مفعول آن ظرف مکانی باشد - (اردو) آبپاشی کرنا بقول امیر چھڑکاو کرنا - (رند ب) آب پاشی کرتی ہین پریان گزرتی ہو جدھر ٭ جھاڑتی ہے حور بالون سے تمہاری راہ کو ٭ -

(۹) **آب کردن** - بمعنی محو کردن و شستن چنانکه ظهوری گوید (ب) شد کهنه زخم ناوکش الّا بداغ نو ٭ از بیم چشم زخم نشان آب می کنم ٭

(ولہ ۵) تا نالہ را ئبک بگندبے طراوتی ٭ درسینہ دردہائے گران آب می کنم ٭ (اردو) محو کرنا۔ مٹانا۔ دھونا۔

(۲۲۲) **آب کردنِ خون** (استعمال) باضافت خون را مبدل بہ آب کردن چنانکہ ظہوری گوید (۵) درگریہ نیست فرصت خون آب کردنم ٭ اینک جگر ز دیدہ بہ پرکالہ می رود ٭ (اردو) خون کو پانی کرنا۔

(۲۲۳) **آب کردن در آتش** (مصدر اصطلاحی) سرد کردن آتش باشد چنانکہ ظہوری گوید (۵) چندانکہ بادمی بردم خاک میشود ٭ در آتش آنقدر کہ توان آب می کنم ٭ (اردو) آگ ٹھنڈی کرنا۔ بقول امیر آگ بجھانا۔ (کیف ۵) آتش عشق کو رو رو کے کیا ہے ٹھنڈا ٭ اب پری بھی جو جلائے تو بلا جلتی ہے ٭

(۲۲۴) **آب کردن در چیزے** (مصدر اصطلاحی) (۱) انداختن آب در چیزے و پر کردن چیزے از آب (۲) کم کردن اثر چیزے (ظہوری ۵) دریا دیدہ فریب کردیم ٭ از گریہ سراب زاسے آبے ٭ (ولہ ۵) میر اندم در آب ظہوری ہمہ حال ٭ در تاب و شرم کام و زبان آب می کنم ٭ (اردو) (۱) کسی چیز مین پانی بھرنا (۲) پانی ملا دینا۔

(۲۲۵) **آب کردنِ دل** (مصدر اصطلاحی) نرم کردن دل کہ ترجمہ ترقیق القلب است (بیدل ۵) در محبّت خود گدازی ہم لبائل بودہ است ٭ ہر قدر دل آب کردم یادم از مہتاب داد ٭ (اردو) دل نرم کرنا۔ دل پسیجنے کا متعدی۔

(۲۲۶) **آب کردن دل را** (مصدر اصطلاحی) محفوظ کردن دل است صاحبان لغت (دل آب دادن) را ہمین معنی نوشتہ اند و مؤلف۔ سند (آب کردن دل را) پیدا کردہ است چنانکہ ظہوری گوید (۵) دل را کہ زہر گوشۂ ابرو نہ چیدہ است ٭ از ذوق شہد کنج دہان آب می کنم ٭ (اردو) محفوظ کرنا۔

(۱۲۴۷) **آب کردنِ زور** (مصدر اصطلاحی) باضافت نون زائل و کم کردن طاقت باشد چنانکہ ظہوری گوید (ے) بر غیر تیر مے کشد و در کشاکشم ؛ از زور غنچہ زور کمان آب می کنم (اردو) قوّت زائل کرنا - طاقت گھٹانا -

(۱۲۴۸) **آب کردنِ زہرہ** (مصدر اصطلاحی) باضافت نون گداختن زہرہ باشد کہ نتیجہ کمال ہیبناکی است چنانکہ ظہوری گوید (ے) طعنہ مزن کہ زخم نمایان نہان خوشست ؛ از بیم زہرۂ دگران آب می کنم ؛ (اردو) دل دہلانا - خوف دلانا - (دلکو تھرّا دینا آصفیہ) زہرہ آب کرنا اسی کا لازم زہرہ آب ہونا - (آصفیہ) (فی البدیہہ نظم طبا طبائی ؎) غم نے زہرہ جو کیا آب وہ تنہا نہ رہا ؛ یہ وہ چھینٹے ہین جو شعلہ کو بجھا دیتے ہین ؛

(۱۲۴۹) **آب کردنِ سنگ** (مصدر اصطلاحی) کنایہ از نرم کردن آن چنانکہ ظہوری گوید (ے) گفتی نمیشود دلم از گریۂ تو نرم ؛ ہنشین ببین کہ سنگ فسان آب می کنم ؛ (اردو) پتھر پانی کر دینا - پتھر گلا دینا - پتھر کو پانی کر دینا صاحب فرہنگ آصفیہ نے اسی کے لازم پتھر پانی ہو جانیکا ذکر کیا ہے -

(۱۲۵۰) **آب کردن شعلہ را** (مصدر اصطلاحی) کنایہ از نشاندن شعلہ باشد عادت است کہ چون آتش روشن شود دخان کم گردد و شعلہ بیر کشد چون آب زنند دخان پیدا شود و شعلہ نشیند ظہوری گوید (ے) اشکم کہ ابر را جگر از رشک سفتہ ام ؛ آہم کہ شعلہ را بدخان آب می کنم ؛ (اردو) شعلہ کو بجھانا - (سند کیلئے دیکھو آب کردن زہرہ) -

(۱۲۵۱) **آب کسے یا چیزے افزودن** (مصدر اصطلاحی) باضافت ثالث آبرو و رونق افزودن است چنانکہ کلیم ہمدانی گوید (ے) اے گوشۂ عزلت ز تو آب قمرا فزود ؛ نشناسم اگر قدر ترا در بدر افتم ؛ (اردو) رونق اور آبرو بڑھانا - لقول امیر عزّت و توقیر زیادہ کرنا مرتبہ بڑھانا -

(اسیر ؎) فروغ پیر مغان ہے ہماری محنت سے ۞ گھٹا کے خون بڑھائی ہے آبرو ئے شراب ۞ -

(۴۵۳) آب کسے یا چیزے بردن (مصدر اصطلاحی) باضافت ثالث بے آبرو و بے رونق کردن آن است چنانکہ سعدی گوید (؎) بہ لا اقامت لات شکست خورد ۞ باعزاز دین آب عزّا ببرد ۞ (اردو) آبرو بٹانا آبرو لینا (امیر) (رشک ؎) مٹائی آبروئے گریہ ایسی بخت واژون نے ۞ ہنسی آتی ہے آنکو جب میرے آنسو نکلتے ہین ۞ -

(۴۵۴) آب کسے یا چیزے را بردن (مصدر اصطلاحی) باضافت ثالث مرادف ماضیہ (ارسلان ؎) چو ریزم از مژہ اشک فراق یاران را ۞ زگریہ آب برم ابر نوبہاران را ۞ -

(۴۵۵) آب کسے یا چیزے ریختن (مصدر اصطلاحی) باضافت ثالث بے عزّت و بے رونق ساختن آن چنانکہ سلمان ساوجی گوید (رباعی) اے دیدہ اگر ہزار سیل انگیزی ۞ خاک ہمہ تیز تر بخون آمیزی ۞ از عہدۂ ماتمش نیائی بیرون ۞ بیفائدہ آب خود چرا می ریزی ۞ (اردو) کیسی کی آبروریزی کرنا - (فقرہ امیر) بھلا کسی کی آبروریزی کرنے سے کیا فائدہ،، صرف آبروریزی بھی انھیں معنون مین مستعمل ہے (مصحفی ؎) بھلا اس فتنہ انگیزی سے حاصل ۞ کسی کی آبروریزی سے حاصل ۞ -

آب کسے یا چیزے را ریختن (مصدر اصطلاحی) باضافت ثالث مرادف ماضیہ باشد اگرچہ صاحبان لغت ذکر این نکردہ اند ولیکن از زباندانان حال تصدیق این میشود۔

آب کش (استعمال) بدون اضافت بکاف عربی مفتوحہ بقول صاحب بحر عجم (۱) خورندہ آب (۲) کسیکہ از چشمہ و چاہ آب کشد و بقول صاحب انند (۳) مشک چرمین (۴) رگ اوراق نبات (۵) سقا

مُولّف۔ گوید کہ صاحب انند بمعنی نمبر ۴ راکہ بحوالہ بہار آوردہ است بہار ازان ساکت و براے این اصطلاح خاص (آبکش برگ) است کہ می آید فتامّل (خسرو سلہ) مباش از سفال کہن آب کش ٭ کہ از کوزۂ نو خورند آب خوش ٭ (طغرا سلہ) چون آب کشان چاہ زمزم ٭ با اشک نیاز ابر نوروز ٭ (سالک یزدی سلہ) گر گوش تو آہنگ شناس است درین باغ ٭ ہر آبکش برگ گلے رشتہ سازے است ٭ (طغرا سلہ) بران آبکش میتوان بر در شک ٭ کہ خم را بدوش آورد جاے مشک ٭ (اردو) (۱) پانی پینے والا (۲) پانی کھینچنے والا (۳) مشک (مونث) (۴) نباتات کے رگ و ریشے (۵) سقا (مذکر)

آب کشادن (مصدر اصطلاحی) بقول صاحب فرہنگ انندراج (۱) مقابل آب بستن و بقول بہار آب بر آوردن و جاری کردن (۲) در گریہ آوردن چشم۔ مُولّف را بامعنی دوم اختلاف کلّی است و سند بہار مخالف ادعاے اوست کہ در آب از دیدہ و چشم کشادن گذشت بیار عجب است کہ وارستہ ذکر این می کند و می فرماید کہ نزد بعضے کنایہ از ضائع شدن وقت است و جمعے برانند کہ مرادف آب زدہان رفتن است و سندے کہ از کلام مفید بلخی می آرد آب کشادن دہن راست۔ فتامّل۔ (اردو) پانی جاری کرنا (۲) آنکھ کو نمناک کرنا۔

آب کشادنِ چشم (مصدر اصطلاحی) باضافت نون بقول صاحب فرہنگ انندراج بحوالہ بہار گریستن و بہار ازین اصطلاح ساکت و سندے ہم پیش نشد و از نظر۔ مُولّف ہم نگذشت (اردو) رونا

آب کشادنِ دہان (مصدر اصطلاحی) باضافت نون اوّل بقول بہار مرادف آب

بدہان آمدن (مفید بلخی ؂) زغنچۂ دہنت خندہ
تا نقاب کشادہ ٭ دہان شیشہ زشوق لب
تو آب کشادہ ٭۔

آبِ کشادہ (اصطلاح) باضافت ثالث بقول
صاحب بحر عجم شراب زبون وکم کیف وبقول
صاحب رشیدی مطلق شراب (خاقانی ؂)
زربہ بہلہ مے چو سیم مکن کم ٭ آتش بستہ
مدہ بہ آب کشادہ ٭ (اردو) کم نشہ شراب
شراب (مؤنث)۔

آب کشِ برگ (اصطلاح) باضافت
شین معجمہ بقول صاحب بحر عجم رگ اوراق
نباتات (مسیح کاشی ؂) تا ابر زجوے دل
من آب کشیدہ است ٭ جو شد ہمہ از آبکش
برگ گیاخون ٭ (اردو) دیکھو آبکش کا نمبر (۲)

آب کشیدن (مصدر اصطلاحی) بقول بہار
(۱) آب برآوردن از چاہ و مانند آن وبقول
صاحب انند (۲) آب خوردن (۳) شستن

مؤلف گوید کہ (۴) آب را بجوی کشیدن کہ
وراے آبخوردن است (۵) سیراب شدن ہم
(میر معزی ؂) آبے کہ مشتری کشد از چشمۂ حیات
روے موافق تو از ان آب شستہ باد ٭ (والہ ؂)
بشب و روز کنون بادہ کشد مالا مال ٭ آنکہ در
شام وسحر آب کشیدے قدرے ٭ (ملا شانی
تکلو ؂) شانی کیم کہ یار مے از جام من کشد ٭
مے چہ کہ آب خضر ز جامم نمی کشد ٭ (قدسی ؂)
دل را ز خیال مے خضر آب کشیدم ٭ تا عشق
چشانید بمن لذت غم را ٭ (مسیح کاشی ؂)
تا ابر زجوے دل من آب کشید است ٭ جوشد
ہمہ از آبکش برگ گیاخون ٭ (صائب ؂)
ما سبک روحان بہ بوے سیب غبغب زندہ ایم ٭
سبزۂ ما آب از چاہ زنخدان می کشد ٭ (اردو)
(۱) پانی کھینچنا (۲) پانی پینا (۳) دھونا (۴)
پانی جذب کرنا۔ (۵) سیراب ہونا۔

آب کشیدنِ چشم (مصدر اصطلاحی) باضافت

نون کنایه از گریستن باشد چنانکه حافظ گوید (ع)
چشم من از پئے این قافله بس آب کشید٭ تا بگوش
دلم آواز درا باز آمد ٭ (اردو) رونا ۔

آب کشیدنِ چیزے (مصدر اصطلاحی)
باضافت نون بقول وارسته شستن آنست
مؤلف گوید که چنین باشد بسیار عجب است که وارسته
از کلام قدسی سند گیرد که در (آب کشیدن) بر نمبر ۳
گذشت ۔ هرگاه آبکشیدن بمعنی شستن آمده است
چنانکه از کلام قدسی می کشاید نشاید که انرا بالفظ
چیزے اضافت کرده شود و معانی دیگر را گذاشته
آید یعنی در مصدر (چیزے) مفعول هم واقع شود
و فاعل هم سند قدسی صورت اول راست و کلام
صائب که در (آبکشیدن) بر نمبر ۵ گذشت سند صورت
ثانی است اندرین صورت (آب کشیدن کسے)
هم مصدر اصطلاحی باشد که سند آن در مصدر (آبکشیدن)
بر نمبر (۱ و ۲) از کلام میر معزی گذشته است خلاصه اینست
که مصدر عام (آبکشیدن) را گذاشتن و بر (آب کشیدن
چیزے) قناعت بیک معنی کردن هرگز درست نیست ۔

آب کشیدن چیزے را (مصدر اصطلاحی)
بقول صاحب بحر عجم شستن آنست و سند آن
همان شعر قدسی است که در مبحث ماضیه گذشت
صاحب بحر عجم بر همین یک مصدر و همین یک معنی
اکتفا فرماید و (آب کشیدن) را نمی نویسد فتامل ۔

آب کشیدنِ زخم (مصدر اصطلاحی) باضافت
نون بقول صاحب بحر عجم مرادف آب برداشتن زخم
(صائب ع) زخم گل آب از نواے آبدارم می کشد٭ شور
بلبل خجلت از جوش بهارم می کشد ٭ ۔

آب کفته من (مقوله) بقول صاحب مؤید الفضلا طراوت
و جاه و نشاط من ۔ از اهل لغت دیگر کسے ذکر این
نمیکند (اردو) میری تر و تازگی اور ترقی اور امنگ

آب کمانِ (اصطلاح) باضافت ثالث بقول
صاحب بحر عجم زور کمان باشد (امیر خسرو در تعریف
خربزه ع) ساخته در آب کمانش کمین ٭ چاشنی در
آب کمانش ببین ٭ (اردو) کمان کا زور کمان کا کس

آب کُمہ (اصطلاح) بسکون ثالث وضمّ کاف عربی و فتح میم بقول صاحبان بحر عجم وبرہان آبے است خاکستری رنگ و بغایت گندہ و بد بوے و آنرا از شکم نوعے از ماہی گیرند که در بحر چین می باشد ہر عضو یکه بشکنند مقدار دو مثقال ازان بخورند چنانکه بدنها نرسد آن عضو شکسته را درست کند وآن ماہی درد ریاسے ہرموز نیز بہم رسد (اردو) ایک خاص قسم کی مچھلی کے پیٹ کا پانی جو متعفّن اور خاکی ہوتا ہے جسکو بقدر دو مثقال کہانے سے عضو شکستہ جُڑ جاتا ہے۔

آب کَن بے حاصلان یکسر بدریا می رود (مثل) صاحب خزینۃ الامثال ذکر این می کند مقصود این است که محنت سبے نتیجہ ضائع میشود (اردو) بے نتیجہ محنت ضائع ہوتی ہے

آب کند آب کنده (اصطلاح) بدون اضافت بفتح کاف عربی وسکون نون بقول صاحبان بحر عجم و انندراج (۱) زمینے که آب آنرا کنده باشد (۲) نام شہرے (۳) مرادف آبگیر و آب انبار (سروری ۵) آب کندِ ورآن تاریک جاے؛ لغز لغزان چون دران بنهند پاے؛ (شمس فخری ۵) از سیل خیز حادثه اعداے شاه را؛ شد خانمان خراب بگرداب آبکند؛ (اردو) (۱) دریابرد - بقول صاحب آصفیہ وہ زمین جو دریا کی طغیانی سے کٹ گئی ہو (۲) ایک شہر کا نام (۳) دیکھو آب انبار۔

آبِ کوثر (استعمال) باضافت ثالث بقول صاحب فرہنگ انندراج جوے است معروف در بہشت و حوض کوثر - حوض بیرون بہشت در موقفے که منبع آن کوثر است جامی ۵) کنایت زان لب آمدبش سالک؛ شراب سلسبیل و آب کوثر؛ (اردو) کوثر بقول صاحب فرہنگ آصفیہ اسم مُذکر بہشت کی

ایک نہر کا نام جو اسکے اندر جاری ہے-
جنّت کے اس حوض کا نام جو بہشت کے
باہر موقف مین واقع چونکہ اس کا منبع
کوثر ہے اس وجہ سے یہی نام رکھا گیا -
کوثر کے پانی کو اردو مین آب کوثر کہا جاتا ہے
(مذکّر) دیکھو آب خنجر جسمین آب کوثر کی سند ہے

آب کور (اصطلاح) بدون اضافت -
بقول صاحب بحر عجم شخصے کہ مردم را از آب
و نان منتفع نہ گرداند - (مولوی معنوی ؎)
ناقۂ صالح بصورت بُد شتر * پے بریدندش
بجہل آن قوم مر * از براے آب چون
خصمش شدند * نانکور و آبکور ایشان بدند (اردو)
بے فیض - (آصفیہ) -

آب کوھہ (اصطلاح) بدون اضافت
بقول صاحب شمس کہ بضمن آب خیز می
نویسد مرادف آب خیز است -
آب کہ جائے بسیار میماند گندہ میشود
(مثل) صاحب خزینۃ الامثال ذکر این میکند
مقصود این است کہ حرکت بر سکون اولے
است کسانے کہ از سعی و تردّد و باز مانند
و فکر معاش نمی کنند بحق انہا این مثل صادق
می آید - (اُردو) چلتی کا نام گاڑی نہین تو
ایندھن - (رکا ہوا پانی - کیڑونکی راجدھانی)
(حیدر آباد) -

آب گاہ (استعمال) بدون اضافت بر
وزن خوابگاہ بقول صاحب برہان (۱) تہی گاہ
(۲) پہلو (۳) تالاب (اردو) (۱) کوکھ (مونث)
بقول صاحب آصفیہ پہلو کے نیچے کی وہ جگہ جہان
ہڈی نہین ہے (۲) پہلو (مذکّر) (ناسخ ؎)
ہوگیا تھا سرد مین تو تیرے اُٹھ جانے کے ساتھ
داغ حسرت سے مگر کچھ گرم پہلو ہوگیا * (۳)
تالاب (مذکّر) -

آب گذار (استعمال) بدون اضافت -
بضمّ کاف فارسی بقول صاحب اند گذرگاہ آب

ودریا و جوے (اردو) پانی یا دریا یا ندی
کی گذرگاہ (مؤنث)، بقول آصفیہ گزرگاہ دریا
وہ زمین جس پر دریا کا پانی بہتا ہے۔ دریا کا راستہ۔

(۱۵۱) **آب گذشتن** (استعمال) بدون اضافت
جاری و روان شدن آب باشد چنانکہ فغفور
لاہجی گوید (ع) زان طرہ بہ آشفتگیم عمر گذشتہ
چون آب کہ در سایۂ سنبل گذرد * (اردو)
پانی بہنا۔

آب گرد (استعمال) بے اضافت۔ بکسر
رابع بقول صاحب ناصری گرداب (ابو الفتح
رودکی ع) مگرد گرد آب گرد ہیتش * کہ در
کشد ترا بدام چو اژدرہا * (اردو) بہنور (مذکر)
بقول صاحب آصفیہ۔ جب دریا میں گڑھے
کے باعث پانی چکر کھاتا ہے تو اسے بہنور
کہتے ہیں۔ گرداب۔ (مذکر) (ظفر ع) تیرے
کیا ہجر میں روئے کہ ہم اب آپ حیران ہیں
یہ دور آستین یا رب ہے یا گرداب پانی کا *

آب گردانی (اصطلاح) بدون اضافت
بفتح کاف فاسی۔ بقول صاحب بحر عجم متعدی
آبگردش کہ بمعنی تاثیر زبونی آب و ہوا باشد
مؤلف۔ گوید کہ حاصل بالمصدر آب گردانیدن
است (شانی تکلو ع) ہر زمانم بعالمے فگند *
خاکساری و آب گردانی (اردو) تبدیل آب و ہوا
بقول صاحب فرہنگ آصفیہ تابع فعل۔ پانی
اور ہوا کا اثر بدلنے کے واسطے دوسری جگہ جانا

آب گردانیدن (مصدر اصطلاحی) بدون
اضافت بقول خان آرزو بمعنی آب گردش
واو سندے از کلام اشرف پیش می کند (ع)
جوش صہبا شربت بیمار جوشانیدن است *
دور ساغر خستگان را آب گردانیدن است *
وارستہ گوید کہ آب گردانیدن متعدی آب
گردش است و سند وارستہ ہم ہمان۔ کہ گذشت
بہار گوید کہ آب گردانیدن تغیر دادن آب
و مکان بیمار را حاصل آئینست کہ بہار را باد آرزو

اتفاق است وسند ہم مطابق آن نمی کشاید
کہ خان آرزو از ہمین سند معنی لازمی را چلو
پیدا می کند (اردو) بیمار کا مقام بدلنا۔

آب گردش (اصطلاح) بدون اضافت۔
بفتح کاف فارسی بقول وارستہ (۱) تاثیر زبونی
آب و ہوا۔ و بہار گوید کہ بیماریے باشد کہ از
خوردن آبہاے مختلفہ خصوصًا در سفر بہم رسد
صاحب بحر عجم ذکر ہر دو معنی می فرماید و
وارستہ و بہار از یک شعر ملا طاہر غنی سند گیرند
و ہو ہذا (ص) در محفلے کہ دارد جام شراب
گردش ٭ زاہد نیاید آنجا از بیم آب گردش ٭
مؤلف گوید کہ شک نیست کہ ادعاے ہر دو
باہم اختلافے دارد کہ از طرز بیان ہر دو پیدا
شدہ و نہ چنین باشد کہ ادعاے ہر یک بجاے
خود بمعنی مستقل باشد چرا کہ استناد ہر دو از
یک شعر است صاحب رشیدی گوید کہ آب
گردش بیماریے کہ سبب خوردن آبہاے
مختلف بہم رسد۔ **مؤلف**۔ گوید کہ آب گردش
اختلاف آب باشد کہ سببے از اسباب مرض
زکام است و نزلہ و ہمان سند ماضیہ۔ سند
مؤلف۔ باشد و معنی حقیقی موید آنست۔
پس نہ تاثیر زبونی آب و ہوا را ازین اصطلاح
تعلق است و نہ بیماری را (اردو) پانی
کا اختلاف جس سے نزلہ کے عارض ہونے کا
اندیشہ ہوتا ہے۔

(۲) آب گردش بقول وارستہ نقل مقام کردن
بیمار از جاے بجاے دیگر براے تغیر آب و ہوا
بہار ازین معنی ساکت صاحب بحر عجم ذکر این می
فرماید **مؤلف**۔ گوید کہ آبگردش نقل مقام
بیمار است نہ نقل مقام کردن (شفیع اثر ص)
کشتی اش را شور بختی ہا بگرداب افگند ٭ آرزوے
آبگردش گر کند بیمار ما ٭ (اردو) آب و ہوا کا
تغیر نقل مقام بیمار۔

(۳) آب گردش بقول صاحب بحر عجم و بہار

قسمت و روزی کہ مرادف آب و خور است
و گردش زمانہ (شہرت ــ ه) دو پیر چرخ
فرزند از پدر روا می کند ؛ آب گردش طفل
را از چشم تر روا می کند ؛ (اردو) قسمت
و روزی (مؤنث) آب و خور (مذکر) زمانہ کی
گردش (مؤنث) انقلاب زمانہ (مذکر)
(۳) آب گردش بقول بہار مرکب خوش رفتار
و بقول صاحب رشیدی چارواے تیز رو
و خوش رفتار ـ ہر دو از کلام حکیم ازرقی
سند گیرند (ــ ه) آبگردش مرکبے کز چابکی
ہنگام تک ؛ نعل سخت او ز خاک نرم ننگیزد
غبار ؛ **مولف** ـ گوید کہ تحقیق پسندان را
سند در یابند کہ آبگردش صفت مرکب واقع
شدہ کہ بمعنی تیز رو و خوش خرام باشد نہ ہمین
صفت را او را ے مرکب ہم استعمال
توان کرد از آبگردش مرکب تیز رو یا چارپاے
تیز رو ہرگز مراد نیست اگر چنین بودے
حکیم ازرقی مرکب را ذکر نہ فرمودے ـ فتامل (اردو)
نازک خرام ـ تیز رو ـ سبک رفتار ـ خوش خرام
(دیکھو آصفیہ بضمن لفظ خوش رفتار)

(۲۵۶) **آب گردش کردن** (مصدر اصطلاحی)
نقل مقام بیمار کردن از جاے بجاے چنانکہ
قدسی گوید (ــ ه) از درت تا دم تسلیم بجاے
نروم ؛ آبگردش نکند خستہ تو چون بیمارم ؛ (اردو)
بیمار کا نقل مقام کرنا ـ تبدیل آب و ہوا کرنا ـ

آبِ گردندہ (اصطلاح) باضافت ثالث
بقول صاحب بحر عجم آسمان (نظامی ــ ه)
بہ پیر بران ختلی رہ نورد ؛ برآورد زین آب
گردندہ گرد ؛ (اردو) آسمان ـ (مذکر) (غالب
ــ ه) رات دن گردش میں ہیں سات آسمان ؛
ہو رہے گا کچھ نہ کچھ گھبرائیں کیا ؛ ـ

(۲۵۸) **آب گردیدن** (مصدر اصطلاحی) مرادف آب شدن
است کہ گردیدن بمعنی شدن باشد و فارسیان
مصدر گردیدن را بمعنی شدن بیشتر در کلام خود

استعمال کردہ اند (۲) بدینوجہ کہ گردیدن بمعنی چرخ زدن ہم آمدہ - فارسیان آب گردیدن را بمعنی گردش آب ہم استعمال کردہ اند چنانکہ بیدل گوید (ص) بسکہ سرتاپایم از درد تمنایت گداخت * ہمچو موجم در رگ و پے جاے خون می گردد آب * (۳) آب گردیدن تبدل شدن آب است و آب گردش کہ گذشت حاصل ہمین مصدر باشد بہار در مبحث گردش گوید کہ گردش - حاصل بالمصدر گردیدن است پس آب گردش را حاصل بالمصدر آب گردیدن ہم توان گرفت - و وجہے نباشد کہ مصدر آب گردیدن را ذکر کنیم و از بمعنی سکوت ورزیم خلاصہ اینست کہ آب گردیدن لازم آب گردانیدن است ولیکن استعمال این بنظر نیامدہ - صاحبان لغت از مصدر آب گردیدن کنارہ می کنند و انحصار معانی کہ براے مصدر آب شدن کردہ اند قابل غور است و فرقے نازک باختلاف فاعل درین مصدر پیدا میشود بذیل می آید * (اردو) دیکھو آب شدن (۲) پانی کا گردش کرنا۔ (۳) پانی بدلنا - جو بعض وقت بسبب مرض زکام ہوتا ہے

(۲۵۹) **آب گردیدنِ آتش** (مصدر اصطلاحی باضافت)

نون سرد شدن آتش است (صائب ص) کدام زہرہ جبین بے نقاب گردیدہ است * کہ آتش از عرق شرم آب گردیدہ است * (اردو) آگ بجھنا (ناسخ ص) اڑائیے خاک کو کیونکر ہوا تیری حکومت مین * نہین بجھتی ہے اب اے عدل گستر آگ پانی مین *-

(۲۶۰) **آب گردیدنِ خون** (استعمال) باضافت

نون مبدّل شدن خون بہ آب چنانکہ بیدل گوید (ص) ہرکجا بر رویت از چشم برون میگردد آب * گر ہمہ در پردۂ خاراست خون می گردد آب * کیست تا زمرگز جدا گردیدنش رنگے نباخت * خون دل از دیدہ می گردد برون می گردد آب * (اردو)

لہو پانی ہوجانا۔

(۲۶۱) **آب گردیدن درچیزے** (استعمال) پر شدن آب دران چنانکہ غنی گوید (ے) چنان از اشک بلبل در گلستان آب می گردد * کہ بر آب اشیا نہا صورت گرداب می گردد * (اردو) پانی بھر جانا۔

(۲۶۲) (۱) **آب گردیدنِ دل** ۔ (استعمال)
(۲) **آب گردیدنِ سنگ** گداختن آنست
(۳) **آب گردیدنِ شیشہ** چنانکہ بیدل گوید
(۴) **آب گردیدنِ گوہر** (ملہ) دل بسے آب گردیدن طرب پیمانہ است * خود گدازی تردماغی ہاے این دیوانہ است (صائب ے) بدیدہ آب اگر آفتاب میگردد * دل از نظارۂ روے تو آب می گردد * (بیدل ملہ) دل چہ باشد تا نگردد گم بیاد طرّہ اش * گر ہمہ سنگست بیدل زین فسون می گردد آب * (ولہ ملہ) زین خمار آبا دحسرت بادۂ پیدا نشد * شیشہ ام از دردنومیدی کنون می گردد آب * (ولہ ملہ) عرض حاجت می گداز د جوہر ناموس فقر * آہ کین گوہر زدست طبع دون می گردد آب *۔

(۲۶۳) **آب گردیدنِ ہلال** (مصدر اصطلاحی) باضافت نون گداختن و غائب شدن آن (بیدل ے) ہلال غبغب جانان لطافتے دارد * کہ از اشارۂ انگشت آب می گردد * مؤلف گوید کہ عادت است کہ کسیکہ غبغب دارد و بخیال خود نشیند زنخدان بر غبغب بار اندازد و چین نازکے در غبغب پیدا شود کہ شکل ہلال دارد و چون آنکس باشارہ انگشت کسے خبردار شود و سربالا کند چین غبغب غائب شود ۔ حضرت بیدل چہ نازک تشبیہے با ہلال آوردہ است کہ ہلال چون از نزاکت باریک تر باشد مردمان یکدیگر را بواسطہ انگشت نشان می نمود و بیشتر اتفاق افتد کہ در ہمین سعیِ مشاہدہ ہلال

ہزیر رود واز نظر پنہان گردد۔ پس در آتش شدن ہلال معنی گداختن آن لطافتے ندارد بلکہ غائب شدن آن کیفتے دارد (اردو) ہلال کا پانی ہو کر غائب ہو جانا۔

آب گرفتن (مصدر اصطلاحی) بقول صاحب بحر عجم (۱) آب دادن وبقول بہار (۲) آب خوردن وشراب خوردن وبقول صاحب فرہنگ انند۔ بیمارے کہ از فساد آب پیدا می شود بسیار عجب است کہ سند بہار بر خلاف او ومتعلق از معنی در (آب از چیزے گرفتن) و (آب بدہان گرفتن) است وصاحب انند از سند ساکت دیگر کسے این مصدر اصطلاحی را ننوشتہ وصاحب بحر عجم برادعاے خود از کلام مخلص کاشی سند گیرد (شعر) چہ باک از مے کشی ہنگام جوش خط نکو یان را۔ کہ چون گلزار گردد سبز دہقان آب می گیرد۔ مولف با ہر سہ اختلاف است در کلام مخلص کاشی از آب گرفتن طراوت حاصل کردن مراد است آب بمعنی طراوت آمدہ وگرفتن بمعنی حاصل کردن ومعنی شعر ہم ہمین صورت درست باشد زیرا کہ سرسبزی گلزار نتیجہ آب دادن است وچون گلزار سبز شود دہقان را سرور حاصل میشود واو طراوت گیرد برہمین دلیل شاعر گوید کہ نکویان را بہ ہنگام جوش خط باکے نیست باید کہ اینہا از مے کشی طراوت حاصل کنند کہ وقت آن ہمین باشد تحقیق پسندان در ہند کہ مصدر گرفتن معانی متعددہ دارد کہ صاحب لغت ذکر آن فرمودہ اند اما بحر صاحب بحر عجم وبہار دیگر کسے گرفتن را بمعنی دادن نہ گرفتہ دبد بہمینی سندے دیگر از نظر مولف ہم نگذشت فتامل (اردو) تازگی حاصل کرنا۔ لطف اٹھانا۔

آب گرفتنِ تیغ (مصدر اصطلاحی) در بحث آب گیری می آید۔

آب گرفتن چشم (مصدر اصطلاحی) باضافت نون (۱) بقول صاحب بحر عجم آب آوردن چشم باشد که گذشت (۲) بہار گوید که کنایه از گریستن است ۔ سندے که بہار از کلام کمال اسمعیل اصفهانی پیش می کند متقاضی آنست که آب گرفتن چشم را بمعنی (۳) حیا و شرم داشتن چشم گیریم (رباعی) اے غنچه که خنده ہر دم از سر گیری ٭ دل می دہدت که لب زہم بر گیری ٭ اے نرگس شوخ دیده بے چہرۂ او ٭ چشم آب نه گیردت که ساغر گیری ٭ **مولف** گوید که اگر دیده نرگس شوخ نمیبود گریستنش برادعاے بہار روا می داشتم (اردو) (۱) دیکھو آب آوردن چشم (۲) رونا (۳) آنکھ مین پانی ہونا (آغا ہیچ صاحب ؎) کرتے ہین رندون کو یہ منع شراب ٭ زاہدون کی آنکھ مین پانی نہین ٭

آب گرفتن مکان (مصدر اصطلاحی ۔) باضافت نون ۔ خراب و ویران شدن آن بہار این مصدر اصطلاحی را (آب گرفتن خانه) می نویسد و زباندانان عجم در کلام خود اضافت آب گرفتن بہمین معنی بسوے خانه و شہر کرده اند پس اضافت آن بسوے خانه کردن تعمیم را باطل می کند (کمال خجند ؎) از گریه مرا خانهٔ چشم آب گرفته است ٭ افسانهٔ چشم تو زمن خواب گرفته است ٭ (محمد اسلم سالم ؎) ہستی که مرگ خانه خرابش گرفته است ٭ ویرانهٔ کهنه الیست که آبش گرفته است ٭ (اردو) بقول امیر مکان کا ویران ہونا ۔ اجڑنا ۔ اجڑنا (شاد ؎) اے جان دلکو میرے نه ویران کر کے جا ٭ اجڑا جو یه نگر تو بسایا نه جاویگا ٭ (سحر ؎) رواج مے کی کیفیت نه پوچھو دور ساقی مین ٭ اجڑتا مدرسه تھا میکده آباد ہوتا تھا ٭

آب گرم (استعمال) باضافت ثالث آبے که بر آتش گرم شده باشد ۔ (اردو) بقول امیر

آب گرم اردو مین مستعمل ہے (دیکھو لفظ آب) (مسرور ؎) دیا پینے کے واسطے آب گرم نہ آئی تجھے میہمان کر کے شرم ؎

آبِ گری (اصطلاح) بدون اضافت بکسر کاف فارسی بقول بہار آب دادن تیغ وخنجر و امثال آن **مولّف**۔ گوید کہ آب گری تیزی باشد۔ حاصل بالمصدر آب گرفتن مخفی مباد کہ گری مخفّف گیری از مصدر گرفتن کذا فی البرہان وصراحت این در مبحث گیری می آید (اردو) باڑ بقول آصفیہ اسم (مؤنث۔ دہار۔ تیزی۔

آبِ گری کردن (مصدر اصطلاحی) آب دادن تیغ۔ وامثال آن چنانکہ اثر گوید (؎) گردی از گریہ وزاری کہ زمن قطع نظر؛ گرد آیا کہ دگر تیغ ترا آبگری ؎ (اردو) باڑ رکھنا بقول صاحب آصفیہ دہار رکھنا۔ تیز کرنا۔ سان چڑہانا۔ تیھر چٹانا۔ بقول امیر آبدینا (دیکھو آبدادن تیغ)۔ (۲۶۵)

(۲۶۶) **آبِ گریہ** (استعمال) باضافت ثالث اشک چنانکہ ظہوری گوید (؎) خود را بہ آب گریہ دہم یا بباد آہ ؎ گر ہستیم غبار ضمیر منیر تست (اردو) اشک۔ آنسو (مذکر)

آبِ گشادہ (اصطلاح) باضافت ثالث وضمہ کاف فارسی بقول صاحب ہفت قلزم کنایہ از شراب زبون وکم کیف (مرادف آب کشادہ)

(۲۶۷) **آبِ گشتن** (اصطلاح) بفتح کاف فارسی مرادف آب گردیدن باشد کہ گشتن مرادف گردیدن وشدن آمدہ ظہوری (؎) لب کنم مہر عرض حال بلاست ؎ آب گشتن زانفعال بلاست ؎ ورائے این سند ہم اسناد آب گردیدن کہ گذشت ہم سند آب گشتن است۔

آبِ گفتن (مصدر اصطلاحی) بدون اضافت بقول بہار اشارہ بآب طلب کردن باشد

(حزنی اصفہانی سے) دل کہ لب تشنگی از چشمۂ حیوان تو داشت ٭ آب می گفت و نگاہے بزنخدان تو داشت ٭ مؤلف - گوید کہ لفظ آب از زبان برآمدن اشارہ است کہ قائل طلب آب می کند و در محاورہ زبان عجم این اشارہ خصوصیت بآب ندارد بلکہ از براے ہر یک شے مطلوب پیش مخاطب نامش برزبان گرفتن اشارۂ طلب آنست وہمچنین است محاورہ زبان اردو و دیگر السنہ پس اگر این اشارہ کلیہ را بر سبیل تمثیل براے آب بیان کنیم موقع حقیقی آن لفظ آب است کہ گذشت و این درست نیست کہ در الفاظ محاورہ لفظ گفتن را ہم شریک کنیم کہ داخل محاورہ نیست بلکہ جزو بیان مؤلف - کتاب است فتامل (اردو) جب کوئی شخص اپنی مطلوب شے کا نام لے تو اسکا منشا طلب بلحاظ محاورہ یہی سمجھیگا - کہ وہ اُس چیز کو مانگتا ہے اور چاہتا ہے - جیسی پانی - کتاب - اُگالدان وغیرہ وغیرہ -

آبِ گُل (استعمال) باضافت ثالث و ضمّ کاف فارسی بقول بہار گلاب باشد چنانکہ (حاجی مظفر تبریزی گوید سے) زشرم کشتنم خوے برگل عارض چہ می آری ٭ کسے زخم شہیدان را بہ آب گل نمی شوید ٭ (اُردو) گلاب اُمذکر)

آبِ گِل را آلبتنی دہد (مقولہ) بدون اضافت ثالث وکسر کاف فارسی بقول صاحب موید الفضلا - زمین را حاصل نامیہ کند (مرادف آب آلبتنی دہد) کہ گذشت -

آبِ گلرنگ (اصطلاح) باضافت ثالث بقول صاحب بحر عجم (۱) شراب سرخ (۲) اشک خونین (مرادف آب آتش رنگ)

آبِ گلزار رنگ (اصطلاح) باضافت ثالث بقول بہار شراب سرخ (یحییٰ کاشی سے) بیا ساقی آن آب گلزار رنگ ٭ کہ گہ صلح زان گل کند گاہ جنگ ٭

صاحب بحر عجم این را مرادف آب گلرنگ
می فرماید۔

آب گور (اصطلاح) بدون اضافت
بقول صاحب فرہنگ انند (۱) ظرفے کہ
دران اسپ را آب مید ہند (۲) آبدان (اردو)
(۱) بالٹی (مونث) بقول صاحب آصفیہ یہ
انگریزی کا بگڑا ہوا لفظ ہے (۲) دیکھو آبدان

آب گوشت (استعمال) بدون اضافت
بقول صاحب بحر عجم شوربائے گوشت (اردو)
بقول امیر آبگوشت۔ یخنی۔ (مونث)

آب گون (اصطلاح) بدون اضافت
بقول صاحب بحر عجم (۱) نام رود خانہ خوارزم
(۲) نشاستۂ گندم (۳) آسمان (۴) بقول
صاحب سروری۔ کبود رنگ۔ صاحب برہان
ہم ذکر این می کند و معنی چہارم را آب مانند
گوید۔ (جامی ؒ) خوش آن دو یار کہ دل
کردہ صاف چون شیشہ ٭ بہم خورند مے لعل
از آبگون شیشہ ٭ (اردو) بقول صاحب جامع اللغات
(۱) دریا کا نام جو خوارزم مین جاری ہے (۲)
نشاستہ گیہون کا (مذکر) (۳) آسمان (مذکر) (۴)
کبود (مذکر) بقول صاحب آصفیہ نیلا رنگ
آسمانی رنگ۔

آب گونِ بے آب (اصطلاح) باضافت
نون۔ بقول صاحب ناصری کنایہ از آسمان
کبود باشد (مسعود سعد ؒ) زمانہ ئیکہ درین
آبگون بے آب است ٭ بترس و اوراچنین
یکے نہنگ شمر ٭ (اردو) آسمان (مذکر)

آب گون پل (اصطلاح) بدون اضافت
بقول صاحب بحر عجم مرادف ماضیہ۔

آب گون صدف (اصطلاح) بدون اضافت
بقول صاحب بحر عجم (۱) آسمان (۲) آفتاب
(۳) ماہ (جامی ؒ) بشناس قدر خویش کہ پاکیزہ
ترز تو ٭ درّے نداد پرورش آبگون صدف (اردو)
(۱) آسمان (مذکر) (۲) آفتاب (مذکر) (۳) چاند (مذکر)

آب گون طارم (اصطلاح) بدون اضافت
بقول صاحب بحر عجم مرادف ماضیہ در معنی
اوّل -

آب گون قفس (اصطلاح) بدون اضافت
بقول صاحب بحر عجم مرادف ماضیہ -

آب گون قفص (اصطلاح) بدون اضافت
بقول صاحبان ہفت قلزم و موید الفضلاء
آسمان -

آبِ گوہر (استعمال) باضافت ثالث
بقول صاحب بحر عجم بیماری نزول آب
در پردہ چشم کہ نابینا می گرداند آب گہر مرادف
آن مؤلف گوید کہ آب گوہر و آب گہر بمعنی
حقیقی مرادف آب دُرہیم (صائب لہ) ہمچو چشم
ازخود برآرد آب گوہر خانہ ام * این صدف
ازانتظار ابر نیسان فارغ است * (ولہ ے)
دلم بفقر و غنا از قرار خویش نگشت * بخشکی و
تری آب گہر نشد کم و بیش (اردو) (۱) موتیا
(مذکّر) - آب مروارید (مذکّر) بقول امیر موتیا بند
(۲) آب گوہر حقیقی معنوں مین (مونث) (منیر لہ)
حسرت دُرِّ نجف مین لبسکہ گریان ہے مدام *
ہے مرض چشم صدف مین آب مروارید کا *-
(مصحفی ے) دانت تیرے سوا چمکتے ہین *
آب الماس آب گوہر سے *

آبِ گوہر برآوردن چشم (مصدر اصطلاحی) (۲۶۸)
باضافت ثالث و نون - مبتلا شدن چشم در مرض
نزول ماربد سند در اصطلاح ماضیہ گذشت (اردو)
موتیا بند ہونا (معروف ے) موتیا بند اپنی
جب سے ہوگیا اک آنکھ مین * جون صدف
روتے ہین روز و شب گہر اک آنکھ سے *

آبِ گوہر را بخاک ریختن (مصدر اصطلاحی) (۲۶۹)
باضافت ثالث کنایہ از بے قدری آب گوہر
است چنانکہ صائب گوید (ے) خاک راہند
این خسیسان آبرو آب گہر * چند ریزی
اے ستمگر آب گوہر را بخاک * (اردو)

آب گوہر کو خاک مین ملانا۔

آبگہ (اصطلاح) بدون اضافت بقول صاحب انند مرادف آبدان۔

آبِ گہر (اصطلاح) باضافت ثالث مرادف آب گوہر۔ سندش در آب گوہر گذشت۔

آبِ گہر آوردن چشم (مصدر اصطلاحی) باضافت ثالث و لون بقول وارستہ مرادف آب گوہر برآوردن چشم۔

آبِ گہر را بکاوش زیادہ ساختن (مصدر اصطلاحی) باضافت ثالث کنایہ از کار بے کار ساختن کہ مرادف آب بپرویز پیمودن باشد (صائب سے) بقسمت ازلی ہر کہ خواہد فزاید ۔ بکاوش آب گہر را زیادہ می سازد ۔

آب گیر (اصطلاح) بدون اضافت بقول صاحبان برہان و بحر عجم و سروری (۱) تالاب و کوے کہ آب در انجا استادہ باشد (۲) نام افرازے است شومالان پالان و آن مانند جاروبے باشد و با آن آب بر تانہ جامہ کہ بجہت بافتن ترتیب می دہند بیفشانند (حکیم اسدی سلہ) در و آبگیر بہ پہنائے راغ ۔ شنا ور در آب شکن گیر باغ (عمارہ سے) باد بہاری بآبگیر بر آمد ۔ چون رخ من گشت آبگیر پر از چین ۔ (خاقانی سے) بدقۂ جدو ماسورہ و کلاوہ و چرخ ۔ بآبگیر و بشتوت و میخ کوب و طناب ۔ (جہانگیری) (اردو) (۱) تالاب یا وہ مقام جہان پانی جمع ہو (مذکر) (۲) کوچ یا کوچ (مؤنث) بقول صاحب آصفیہ جولاہون کا برش جس سے تانی کو صاف کرتے ہین یہ خس کے تنکون کا بنا ہوا ہوتا ہے۔

آب گیری (اصطلاح) بدون اضافت بکسر کاف فارسی بقول بہار آب دادن تیغ و خنجر و امثال ان را مؤلف گوید کہ آبگیری آب داری یعنی تیزی است چنانکہ میرزا

شریف خازن گوید (ع) شد تازہ آبگیری
تیغ جفاے او • ممنون شدم ز گریہ بے اختیار
خویش • (محسن تاثیر ع) نباشد سفلہ را
درخور نوازش • نخواہد تیغ چوبین آبگیری •
مخفی مباد کہ آبگری و آبگیری باعتبار معنے
مرادف یکدیگر است گری بالکسر بقول صاحب
برہان مخفف گیری است و گیری حاصل
بالمصدر گرفتن۔ پس آب گرفتن تیغ و خنجر و
امثال آن آبدار شدن و تیز شدن آن
باشد و آب گری و آبگیری حاصل بالمصدر
آب گرفتن یعنی تیزی و آبداری۔

(۱۲۷) **آبگیری کردن** (مصدر اصطلاحی) مرادف
آبگری کردن است بمعنی آب دادن تیغ
و خنجر و امثال آن چنانکہ ملا طغرا گوید (ع)
تواں از خاک کویش آبگیری کرد تیغش را •
تنم از بسکہ ہر سو جویبار زخم پیکان شد • (اردو)
آب دینا۔ دیکھو آبدادن تیغ و خنجر۔

آبِ لار (استعمال) باضافت ثالث
بقول بہار نام رودے کہ در کشمیر واقع
است (قدسی ع) سوادش سرمہ چشم
بہار است • بہشت و جوے شیرش آب
لار است • (اردو) بقول صاحب جامع اللغات
کشمیر مین ایک نہر کا نام۔

آبِ لطف (اصطلاح) باضافت ثالث
بقول صاحب بحر عجم فیض۔ عطا بخشش (اردو)
دیکھو لفظ آب کا نمبر (۷)

آبِ لعل (اصطلاح) باضافت ثالث بقول
صاحب بحر عجم (۱) شراب سرخ (۲) اشک
خونین (اردو) دیکھو آب سرخ و آب آتش رنگ

آبِ لولو (استعمال) باضافت ثالث
بقول بہار مرادف آب گوہر سندش در
اصطلاح آیندہ می آید

آبِ لولو آوردن چشم (مصدر اصطلاحی)
باضافت ثالث دنون بقول صاحب بحر عجم

مرادف آب آوردن چشم است۔

آبِ لولو از چشم ریختن (مصدر اصطلاحی) (۲۴)
باضافت ثالث بر آوردن مارید از چشم که مرادف آب از چشم کشادن باشد (خاقانی در تعریف شمشیر گوید ے) الحق نهنگ هندوی دریا نما از نیکوئی ٭ صفحش چو آب لولوی از چشم شهلا ریخته ٭۔

آبِ ماه (اصطلاح) باضافت ثالث
بقول صاحب بحر عجم روشنی ماه (اردو) چاندنی یا چانی (آصفیه) چاند کی روشنی۔ (ذوق ے) افسرده دل کے واسطے کیا چاندنی کا لطف ٭ لپٹا پڑا ہے مرده سا گویا کفن کے ساتھ ٭۔

آبِ مُدبّر (اصطلاح) باضافت ثالث
وضمّ میم و فتح دال مهمله و تشدید و فتح باے موحده بقول صاحب محیط اعظم آبے است که با ادویات مخصوصه جوش داده بطریق مرکب تیار کنند (اردو) وه پانی جو ترکیب ادویه کے ساتھ جوش دیکر تیار کیا جاتا ہے (مذکر)۔

آبِ مُرده (اصطلاح) باضافت ثالث
(۱) بقول بهار مقابل آب روان و بقول صاحب بحر عجم آب غیر جاری و افسرده۔ (صائب ے) افسردگان لبعالم بالا نمیرسند ٭ این آب هاے مرده بدریا نمیرسند ٭ (۲) صاحب تحقیق الاصطلاحات گوید که آب مرده آبے است که در زمین غائب شود و از کلام صائب سند گیرد (ے) آبهاے مرده می گردد نصیب جویبار ٭ در گلو گردد گره اشکے که بے تاثیر شد ٭ (اردو) (۱) کھڑا پانی۔ بند پانی (۲) وه پانی جو زمین میں جذب ہو جاتا ہے۔ صاحب جامع اللغات نے آب مرده کا ترجمه خراب پانی اور کیچڑ لکھا ہے

آبِ مرغان (اصطلاح) باضافت ثالث
بقول صاحب برهان (۱) نام سیرگاہے است

در نواحی شیراز کہ مردمان روز ہاے سہ شنبہ ماہ رجب در آنجا بسیر می روند و آنروز را ہم آب مرغان گویند (۲) نیز نام چشمہ الیست در قہستان کہ آب آنرا چون بردارند و برند ہر قدر سارہا کہ دران نواحی باشند از دنبال شخصے کہ آب بردارد و ببرد روان شوند تا ہر جا کہ ملخ آمدہ باشد آن سارہا تمام آن ملخ را بکشند و پراگندہ سازند۔ آن چشمہ را چشمۂ سار ہم می گویند۔ صاحب فرہنگ انند گوید کہ این چشمہ در حوالی شیرم و قمشہ قریب بعراق است و شرط تاشیر انست کہ آن آب را بر زمین نگذارند و بر سہ پایہ آونگ کنند و گاہ برداشتن از چشمہ بقفا ننگرند (اُردو) (۱) ایک سیر گاہ کا نام جو نواح شیراز مین واقع ہے جہان رجب کے ہر سہ شنبہ کو لوگ بطور تفریح جمع ہوتے ہین فارسیون نے اُس دن کو بھی آب مرغان کہا ہے۔ (۲) قہستان کے ایک چشمہ کا نام۔ صاحب جامع اللغات فرماتے ہین کہ قہستان کی ولایت مین ایک چشمہ اس نام کا ہے وجہ تسمیہ یہ ہے کہ سار ایک پرندے کا نام ہے سیاہ رنگ جسکے پرون پر سفید نقطے ہوتے ہین یہ پرندے اُس جنگل مین بکثرت رہتے ہین گویا وہ اس چشمہ کے محافظ ہین اور انہین کے نام سے وہ چشمہ۔ چشمۂ سار کہلاتا ہے اگر کوئی شخص اس چشمہ سے پانی لے تو وہ جانور اس کا تعاقب کرتے ہین جب تک وہ پانی ڈال نہ دیوے پیچھا نہین چھوڑتے پس اس علاقہ مین جب ٹڈی دل آتا ہے تو لوگ ایک آدمی کو اس چشمہ پر بھیجدیتے ہین جب وہ کوزہ پانی کا بھر کر روانہ ہوتا ہے تو ہزارون جانور اُس کا تعاقب کرتے ہین اور وہ دوڑتا ہوا اس موقع پر آجاتا ہے جہان ٹڈی دل اترا ہوا ہے

جب سار کی فوج ٹڈیون کے مارنے
سے فارغ ہو جاتی ہے تو وہ شخص پانی کا
کوزہ زمین پر دے مارتا ہے پانی کے
گرتے ہی سارا لشکر واپس چلا جاتا ہے

آبِ مروارید (اصطلاح) باضافت
ثالث بقول صاحب بحر عجم (۱) روشنی
و رونق مروارید (۲) نام علتے کہ در چشم
آدمی پیدا میشود و بینائی را دور گرداند
(رضی ؒ) اینکہ می ریزم بیاد آن
در گوش اشک نیست ٭ چون صدف
از آب مروارید چشم پرنم است ٭
(اشرف ماژندرانی ؒ) دیدن اشعار
من شد مدعی را بارِ چشم ٭ آب مروارید
باشد باعث آزار چشم ٭ (خسرو ؒ)
بچشم نرگس اینک آب مروارید می بینم ٭
ز بس گرد دیدہ آب از عشق گل بسیار
می بارد ٭ (اردو) (۱) آب مروارید

آبِ دُر (مؤنث) (امیر اللغات) (۲)
آب دُر بمعنی موتیا بند - (مذکر) (رشک
ؒ) آب و تاب ایسی ہے تم مین کہ نہین
دوسرے مین ٭ آتش لعل ہو آبِ دُر
یکتائی ہو ٭ (منیر ؒ) حسرت درِ نجف
مین بسکہ گریان ہے مدام ٭ ہے مرض
چشم صدف مین آب مروارید کا ٭ -

آبِ مروارید آوردنِ چشم (مصدر (۲۴۳)
اصطلاحی) باضافت ثالث - ونون مرادف
آب آوردن چشم است چنانکہ صائب
گوید (ؒ) آب مروارید آوردہ است
چشم جوہری ٭ گوہر بے قیمت ما تا ببازار
آمدہ است ٭ (ولہ ؒ) گوہرم را چون
بسنگ بے تمیزی بشکنند ٭ آب مروارید
در چشم حسود آوردہ ام ٭ -

آبِ مُروّق (استعمال) باضافت
ثالث و ضم میم و تشدید واؤ بقول صاحب

(۱) آب صاف (۲) شراب پالودہ کہ اصلا درو غش نبود (اردو) (۱) صاف پانی (مذکر) (۲) صاف شراب۔ (مؤنث)۔

آبِ مریم (استعمال) باضافت ثالث وفتح میم۔ لقبول صاحب بحرِ عجم (۱) جاہ وصلاح حضرت مریم علیہا السلام (۲) شراب انگوری بہار گوید کہ از آب مریم کنایہ باشد از عفّت وصلاح ونیز شیرہ انگور صاحب ہان در معنی اول ہمزبان صاحب بحرِ عجم و ورای معنی دوم (۳) شیرہ انگور (اردو) (۱) حضرت مریم کی عصمت اور پاکدامنی (مؤنث) (۲) انگوری شراب (۳) انگور کا شیرہ (مذکر)

آبِ مژگان (اصطلاح) باضافت ثالث وکسر میم لقبول بہار کنایہ از اشک باشد (سلمان ساوجی ؎) رہروان او ززاد آزاد و فارغ راندہ اند ٭ تکیہ بر خون دل و بر آب مژگان کردہ اند ٭ (اردو) اشک آنسو۔ (مذکر)۔

آبِ مژہ (اصطلاح) باضافت ثالث وکسر میم لقبول بہار مرادف ماضیہ (نظامی ؎) جہانجوے را ترک پدرود کرد ٭ بآب مژہ روے را رود کرد ٭ (سلمان ساوجی ؎) مگذار ہواے دل و آب مژہ ام را ٭ ضائع کہ تو پروردہ این آب وہوائی ٭۔

آبِ مغان (اصطلاح) باضافت ثالث وضم میم لقبول بہار کنایہ از شراب باشد۔ (باقر کاشی ؎) خراب آبِ مغان شو گرہ بباد مزن ٭ کہ گرم وسرو جہان زاعتدال می گذرد ٭ (اردو) شراب (مؤنث)

آبِ مُقطّر (اصطلاح) باضافت ثالث وضم میم وفتح قاف وتشدید طا حُطّی لقبول صاحب محیط آبے کہ در قرع انبیق بطریق عرق دیا بعنوان ترشح از خم وسبو وکوزہ متخلل المسام ویا از ظرف سنگ گرفتہ باشند۔ مزاجاً قریب

به آب باران نسبت (اردو) ٹپکا یا ہوا یا فلٹر کیا ہوا پانی جو مزاجاً آب باران کے قریب قریب ہے۔

آبِ مُنجمد (اصطلاح) باضافت ثالث وضمّ میم و سکون نون و فتح جیم و کسر میم ثانی بقول صاحب بحر عجم (۱) شیشہ (۲) پیالۂ بلور (۳) زجاجی (۳) برف و یخ (۴) تیغ و خنجر و امثال ان (حکیم سنائی رہ) در آب منجمد مے آتش مثال ریزه * در پاے بند ما صنم غنچه وش دہان (انوری رہ) آتش سیال دیدستی در آب منجمد * ور ندیدستی بخواه از ساقیانش ساغرے (شانی تکلو رہ) چون آب منجمد بگدازد زتاب مهر * خورشید اگر جمال تو بیند در آئینه (ظہیر فاریابی رہ) آن آب منجمد که سنانست نام او * از تفّ حمله در رگ جان ها شود روان * (اردو) (۱) شیشہ (مذکر) (۲) بلور کا پیالہ (مذکر) پیالی مونث (۳) برف و یخ (مونث) (۴) تیغ (مونث) خنجر (مذکر) (امیر رہ) مخمور آنکھین یہ نہین ساقی کی میکشو * بلور کی پیالیون مین ہے شراب سُرخ *۔

آبمند (استعمال) بسکون با و فتح میم بروزن آزمند بقول صاحب ناصری بمعنی صاحب عزت و آبرو و براے ہر یک معنی لفظ آب مؤلف۔ گوید که این تعمیم قابل غور است که اگر آب بمعنی رودخانه گیریم استعمال آبمند چگونه درست باشد علی هذا القیاس آب بمعنی شیره ہمواره براه رونده ہم با لفظ مند بے معنی یا وخلاف محاوره (اردو) آبرودار (داغ رہ) غیر کا خون بہا ناصری تربت پہ ضرور * آبرو دار کی مٹی کہین برباد نہو *۔

آبِ مُنعقد (اصطلاح) باضافت ثالث وضمّ میم و سکون نون و فتح عین مہملہ و کسر قاف بقول صاحب بحر عجم مرادف ماضیه۔

صاحب رشیدی ہم ذکر این می کند وصاحب موید الفضلا بعوض این آب منفقد می نویسد در راے مؤلف غلطی کتابت باشد

آبِ من وجمالِ من (مقولہ) باضافت بائے عربی ولام بقول صاحب موید الفضلا جاہ من وجمال من۔ دیگر کسے از اہل لغت در مصطلحات ذکر این نکرده (اردو) میری آبرو میرا اجمال۔

آبِ مہِ من (مقولہ) باضافت ثالث وخامس بقول صاحب موید الفضلا۔ آب معشوق من دیگر کسے از اہل لغت ذکر این نکرده (اردو) میرے معشوق کی رونق۔

آبِ مے (استعمال) باضافت ثالث وفتح میم بقول صاحب عجم (۱) شراب بقول بہار (۲) نام رودے کہ در عراق عجم واقع است (آہی ۵) چون خمار از انتظار آب مے تا بم نماند؛ ساقیا جامے کہ بس مخمور و بے آب و تاب؛ (اردو) آبِ مے (مذکر) بمعنی شراب (صبا ۵) آبِ مے میں عکس روے ساقی پر نور ہے؛ جام آتا ہے نظر آئینۂ تصویر صبح (۲) ایک ندی کا نام

آبِ مے بجام خورده است (مثل) این مثلے است کہ فارسیان بر شخصے می زنند کہ بالکلیہ مدہوش نباشد صاحب خزینۃ الامثال بلا تعریف ذکر این می کند (اردو) مدہوش نہین ہے۔ تھوڑی سی پی لی ہے (دکن) کچھ پیئے ہوے ہے۔

آبِ مے گون (اصطلاح) باضافت ثالث بقول صاحب بحر عجم (۱) اشک سرخ و بقول صاحب انند (۲) اشک غم زدگان و بقول صاحب شمس (۳) خون (اردو) (۱) سرخ آنسو (مذکر) (ناسخ ۵) فصل گل ہے کیون نہ ہو ہم پر بہار؛ سرخ آنسو ہین تو چہره زرد ہے (۲) غمزدون کے آنسو (مذکر) (۳) خون۔ لہو (مذکر)

آبِ نار (اصطلاح) باضافت ثالث بقول صاحبان بحر عجم و برہان مخفف و مرادف آب انار (۱) شراب سرخ (۲) اشک خونین (نظامی گنجوی ؒ) ازان ناروان قوت تابو بہار ؛ گہے نار خواہد گہے آب نار ؛ (اردو) (۱) شراب سرخ (مؤنث) (۲) اشک خونین (مذکر)

آبِ ناروان (اصطلاح) باضافت ثالث بقول صاحب بحر عجم مرادف آب نار۔

آبِ ناشتا (اصطلاح) باضافت ثالث بقول بہار مرادف آب صبح (صائب ؒ) ہر کہ دارد جوہرے نانش بخون افتادہ است ؛ قسمت شمشیر آب ناشتائے بیش نیست ؛ (اثر شیرازی ؒ) در گلشن زمانہ ز قطع وظیفہ ہا ؛ سادات ہمچو سبزہ خورند آب ناشتا ؛

آبِ ناف (اصطلاح) باضافت ثالث بقول بہار نطفۂ مرد (اردو) دیکھو لفظ آب کا ضمن ۲۱۔

آبِ نافع (اصطلاح) باضافت ثالث بقول صاحب بحر عجم (۱) شراب و بقول صاحب برہان (۲) شراب انگوری (اردو) (۱) شراب (۲) انگوری شراب (مؤنث)

آبنائے (اصطلاح) بدون اضافت بقول صاحب امیر اللغات راہ آب و باصطلاح جغرافیہ راہ مختصر کہ دو دریا را وصل دہد چون آبنائے باب المندب کہ درمیان بحر قلزم عرب و افریقہ واقع است اکثر اہل لغت ازین اصطلاح خاموش اند صاحب افسر اللغات ذکر این می کند و گوید کہ آبنائے قطعہ خشکی را گویند کہ مختصر و اصل دو آب بزرگ باشد (اردو) بقول صاحب امیر اللغات پانی کی راہ اور جغرافیہ کی اصطلاح مین پانی کے اس تنگ حصّے کو کہتے ہین جو دو بڑے پانی کے حصّون کو ملا وے جیسے آبنائے باب المندب صاحب امیر اللغات نے حاشیہ مین یہ صراحت فرمائی ہے کہ آبنائے باب المندب بحر قلزم

مین داخل ہوتی ہے جو عرب اور افریقہ کے
درمیان ہے ؛۔

آبِ نبات (اصطلاح) باضافت ثالث
بقول صاحب بحر عجم (۱) نوعے از حلوا (۲)
شربت (۳) شراب (۴) تازگی رستنیہا و
بقول صاحب انند (۵) شیرۂ رستنی (صائب)
میزند بر شیشہ سنگ از شوق ما آب نبات ؛
تا نہال خویش را چون بید بے بر ساختیم
؛۔ (اردو) (۱) حلوے کی ایک قسم۔ حلوا
(مذکر) (۲) مصری کا شربت (مذکر) (۳)
شراب (مؤنث) (۴) نباتات کی تازگی
(مؤنث) (۵) نباتات کا رس۔ (مذکر)

آب نخوردن (مصدر اصطلاحی) اگرچہ
صاحبان بحر عجم و انند و بہار عجم ذکر این میکنند
ولیکن چون مصدر آب خوردن بجاے خود
گذشتہ است وجہے خاص نیست کہ ذکر
این در نفی ہم کردہ شود۔

آب نداشتنِ مجلس (مصدر اصطلاحی)
آب داشتن مجلس گذشت و اعادہ آن در
منفی چنانکہ بہار می کند تحصیل حاصل است

آب ندیدہ موزہ از پا کشیدہ (مثل)
آب ندیدہ موزہ کشیدہ صاحب
خزینۃ الامثال بلاتعریف ذکر این می کند مؤلف
گوید کہ این مثلے است و فارسیان بر کسے
می زنند کہ بے آثار مصیبت در اندیشۂ آن
مبتلا شود کہ حفظ ما تقدم نباشد مؤلف حقیر استعمال
این در دیوان خود کردہ است (؎) چشم
کہ ریخت آب بود ہم تغافلش ؛ از پا کشیدہ
موزہ ولیکن ندیدہ آب ؛ (اردو) یہی مثل
اردو مین بھی مستعمل ہے بقول امیر بانی
پا کیچڑ کا نام نہین لگے موزہ اتارنے۔
کسی آفت یا مشکل سے پہلے اسکی تدبیر
اور اندیشہ مین پڑنے کی جگہ بولتے ہین۔

آبِ نشاط (اصطلاح) باضافت ثالث

بقول صاحب انند مرادف آب ناف کہ
کنایہ از منی و نطفہ باشد۔

آبِ نشیب (استعمال) باضافت ثالث
بقول صاحب جامع اللغات آبے کہ از بلندی
بریزد (اردو) وہ پانی جو بلندی سے پستی
کو آوے۔

آبِ نظر (استعمال) باضافت ثالث
بقول بہار کنایہ از اشک (اردو) آب
دیدہ۔ آب چشم۔ اشک۔ آنسو (مذکر) (دیکھو
آب چشم اور آب دیدہ)

آبِ نقرہ (اصطلاح) باضافت ثالث
بقول صاحب بحر عجم آبیکہ ورق نقرہ در ان
حل کردہ باشند و بکار نقاشی و کتابت
آید٭ (اردو) چاندی کا حل کیا ہوا پانی
(دیکھو آب زر)

آبِ نقرہ تاب (استعمال) باضافت
ثالث بقول بہار آبیکہ نقرہ را تاب دادہ
بارہا دران غوطہ دہند تا آنکہ گرم شود پس
سرد کردہ بہ بیمار رنجور رانند (اردو) وہ پانی
جسے اصلاح کے لئے نقرہ گرم کرکے بجھاتے
ہین اردو مین آب آہن تاب کا استعمال
ہے آب نقرہ تاب بھی کہہ سکتے ہین۔

آبِ نمک (استعمال) باضافت ثالث
بقول بہار آب شور (نجف قلی بیگ والی تخلص
ع) ہر بوسۂ تو تشنۂ بوس دگرم کرد ٭ فریاد کہ
این آب نمک تشنہ ترم کرد ٭ (اردو) آب شور
آب تلخ (مذکر) اردو مین مستعمل ہے (دیکھو
امیر اللغات بضمن لفظ آب)

(۲۸) **آبِ نمودن** (مصدر اصطلاحی) (۱) نمودن
جمال (۲) ظاہر شدن آب چنانکہ فغانی شیرازی
گوید (ع) بکشاے پردہ از گل رخسار اندکے
آبے نما بہ تشنۂ دیدار اندکے ٭ (صائب ع)
چون آب کہ از پردۂ یاقوت نماید ٭ پیدا ست
تن نازکش از پردہ گلزار ٭ (اردو) (۱)

جمال دکھلانا (۲) ظاہر ہونا۔ نظر آنا۔ نمودار ہونا۔ (ناسخ ؎) نظر آتا ہی نہین اسکے سوا کچھ مجکو * کیون نظر آئے نہ بے یار مرا گھر خالی * (داغ ؎) شب وصال قیامت تھی جب کسی نے کہا * وہ دیکھ صبح نمودار ہوتی آتی ہے *

آب نوشیدن (استعمال) بدون اضافت (۱) بقول صاحب فرہنگ انندراج مرادف آب خوردن (صائب ؎) حلالش باد ہر آبے کہ می نوشد درین گلشن * چو تاک آنکس کہ گرد د آب مے در جویبار او * بہار ذکر این می کند و سندے کہ از کلام صائب پیش می کند قابل غور است۔ (وہو ہذا ؎) چو آب زندگی می نوشد و لب ترنمی سازد * اگر تیغ دو عالم بر گلو عشق می آید۔ (۲) مؤلف۔ گوید کہ نوشیدن درین شعر بگوارائی و برغبت قبول کردنست وہمین مصدر نوشیدن در بعض جا بمعنی تمام کردن بخوشدلی ہم آمدہ و سندش بجائے خود می آید (اردو) پانی پینا (۲) مثل پانی کے پی جانا گوارا کر لینا (آبرو ؎) سخن اور زنکا تشنہ ہو کے سُنّا اور سب کہنا * مگر جب بردی بات کو سُنّا تو پی جانا * (جرأت ؎) کس لئے مجھسے خفا رہتے ہو کیا باعث ہے * جو کہا تم نے سو کب مین نے گوارا نہ کیا *

آب نے (استعمال) بدون اضافت بقول بہار معروف **مؤلف** گوید کہ نے قلیان باشد کہ بر سر آن چلم می گذارند و سر دیگرش در آب۔ زباندانان حال آبنے قلیان گویند و بقول بہار (۲) رودے است در عراق عجم مابین ترک و شیرانہ (اردو) بقول امیر آب نے (مؤنث) ترکیب مقلوب یعنی نے آب۔ نیچے کا وہ حصہ جسکے ایک سرے پر چلم رکھتے ہین اور دوسرا پانی مین ڈوبا رہتا ہے

آب نیاوردن چشم (مصدر اصطلاحی)
باضافت نون بقول بہار استفاضۂ دیدار
وتماشاے عجائب مصنوعات نکردن مؤلف
گوید کہ آب آوردن چشم، کہ گذشت کنایہ باشد
از نزول مار بد وسلب بصارت وآب
نیاوردن چشم نفی آنست بہار کہ معنی تازہ
پیدا می کند ایجاد بندہ باشد وبس وہمہ لغات
ازین مصدر منفی ساکت واستعمال آب
آوردن چشم بمعنی استفاضہ دیدار وتماشاے
عجائب مصنوعات کردن ہم بنظر نیامدہ استناد
بہار از کلام صائب است وھو ھذا (س)
پیش چشم ہر کہ از غفلت نیاوردست آب
جلوۂ خشک جہان موج سرابے بیش
نیست ٭ مقصود شاعر جزین نباشد کہ
بیش کسے کہ چشم او از غفلت آب نیاوردہ
است یعنی غفلت باعث ازالۂ بصارت او
نشدہ جلوۂ خشک دنیا از موجِ سراب بیش
نباشد۔ درراے **مؤلف**۔ اصطلاحی کہ در
نفی آن معنی تازہ پیدا شود والبتہ درخور بیان
باشد برخلاف این۔

آب نیاوردہ است (مقولہ) بقول بہار
یعنی ارزان ومفت نیست واین مقولۂ فروشندۂ
جنس است درمقامے گوید کہ شخصے آن جنس را
نخواہد کہ بقیمت نائل بخرد (اردو) مفت کا
مال نہین ہے۔بہہ نہین آیا ہے۔

آبِ نیم خوردہ (استعمال) باضافت ثالث (۴۵)
آب پس خوردہ باشد چنانکہ جامی گوید (ع)
ازان زلال بقا کاب نیم خوردہ تست ٭ چو
خضر ہر کہ خورد ایمن از ممات شود ٭ (اردو)
جھوٹا پانی (مذکر)

آبِ نیمگرم (استعمال) باضافت ثالث
بقول صاحب محیط آبے کہ شیر گرم باشد یعنی
بسیار گرم نباشد (اردو) شیرگرم پانی (مذکر)
بلا اضافت (آصفیہ)

آب و آتش (اصطلاح) بقول صاحب مجمع
(۱) حلم و غضب (۲) مرد حلیم و غضوب مؤلف
گوید کہ (۳) بمعناے حقیقی (محتشم ۵۳) لعل تو
نقل و بادہ حرف تو تلخ و شیرین ٭ روے تو
آب و آتش چشم تو ترک و ہندو ٭ (اردو) (۱)
حلم اور غضب (مذکر) (۲) حلیم اور تندمزاج
غصیلا (آصفیہ) (۳) آب و آتش صاحب
جامع اللغات نے آب و آتش کا ترجمہ بلور
اور بلوری پیالہ شراب کا لکھا ہے۔

آب و آتش را چہ آشنائی (مثل) صاحب
خزینۃ الامثال ذکر این می کند و از تعریف ساکت
مؤلف گوید کہ فارسیان این مثل را در
مقامے و موقعے زنند کہ جمع اضداد باشد (اردو)
آگ پانی کا بیر۔ بقول امیر اجتماع ضدین
یون بھی بولتے ہین کہ آگ پانی ایک جگہ
نہین رہ سکتے۔

آب و آتش را صلح دادن (مصدر اصطلاحی) (۲۶۷)
ضدین را جمع کردن چنانکہ صائب گوید (۵) صلح دادا ست
آب و آتش را ٭ آتش آبدار رخسارش ٭ (اردو)
آگ پانی کا سنجوگ ہے۔ بقول امیر دو مخالف
چیزون کا میل ملاپ۔ جہان دو مخالفون
مین موافقت ہوتی ہے وہان کہتے ہین کہ یہ
تو آگ پانی کا سنجوگ ہے آگ پانی کا سنجوگ
ہونا کہہ سکتے ہین۔ باگھ بکری کو ایک گھاٹ
سے پانی پلانا۔ بھی کہا جاتا ہے

(۲۶۸) **آب و تاب** (اصطلاح) صاحب غیاث
بذیل لفظ تاب تمثیلاً ذکر این می کند و می فرماید
کہ تاب بمعنی طاقت و توانائی و بمعنی رونق و
پیچیدگی و روشنی و گرمی و این لفظ اکثر بقرینہ
مرادف افادہ معنی می کند چنانچہ تاب و طاقت
پیچ و تاب۔ آب و تاب (الخ) پس آب و تاب بقرینہ
مرادف بمعنی (۱) رونق و صفا (۲) تاب و طاقت
(۳) طراوت باشد در کلام اساتذہ استعمال
این یافتہ شد (صائب ۵ل) از نزاکت بسکہ

دارد چہرۂ او آب وتاب ٭ آفتابی میشود در نگش
زسیر ماہتاب ٭ (آہی ہ) چون خمار از انتظار
آب مے تابم نماند ٭ ساقیا جامے کہ بس مخمورم و
بےآب وتاب ٭ سند دیگر این در آب وتاب
گرفتن بیاید و سند معنی سوم نیز در آب وتاب
گرفتن ـ (اردو) (۱) آب وتاب بقبول امیر چمک دمک لطافت حسن
خوبی (مونث) (۲) تاب وطاقت (مونث) (۳) تروتازگی
طراوت وتازگی (مونث) (آصفیہ) صبا ہ
عیان جو یار کے دانتون کی آب وتاب ہوئی ٭
غریق سیل فنا موتیون کی آب ہوئی ٭ (قلق
ہ) ساقیا دے مجھے شراب سخن ٭ تجکو
دکھلاؤن آب وتاب سخن ٭

آب وتاب برجا ماندن (مصدر اصطلاحی) (۲۷۲)
قائم بودن آب وتاب (ظہوری ہ) از بپا
فتادہ حیرت برجاست آب وتابم ٭ بر ضعف
ریخت قوت آسودا ضطرابم ٭ (اردو) آب و
تاب رہنا۔ آب وتاب کا باقی رہنا (فی البدیہ

نظم طباطبائی ہ) گیا شباب کے ہمراہ حسن
رعنائی ٭ نہ آب ورنگ رہا وہ نہ آب وتاب رہی ٭

(۲۶۹) **آب وتاب چیدن** (مصدر اصطلاحی) حاصل
کردن آب وتاب باشد چنانکہ ظہوری گوید
(ہ) ہنگام پیام آب وتابے ٭ از انگر اشک
در خبر چین (اردو) آب وتاب حاصل کرنا۔

(۲۷۰) **آب وتاب داشتن چیزے** (استعمال)
باآب وتاب بودن آن وحاصل بودن آب و
تاب است سند این از کلام صائب در آب و
تاب) گذشت (اردو) آب وتاب رکھنا ـ
(رشک ہ) خجل تھے دانتون سے موتی
لبون سے لعل بدخشان ٭ تمہارے عہد مین
کون آب وتاب رکھتا تھا ٭

(۲۷۱) **آب وتاب کشیدن در چیزے** (مصدر
اصطلاحی) پیدا کردن آب وتاب است در
در چیزے چنانکہ ظہوری گوید (ہ) نو بہار
از رخ عرق ناکش ٭ در گل ولالہ آب وتاب

کشد * (اُردو) آب تاب پیدا کرنا (فی البدیۂ
نظم طباطبائی سے) دیکھ عزلت گزینی گوہر *
اس طرح آب وتاب پیدا کر *

آب وتاب گرفتن (مصدر اصطلاحی) حاصل (۲۴۲)
کردن آب وتاب کہ مرادف آب وتاب
چیدن است چنانکہ عرفی گوید (سے) لامکان
سیر آفتابا عالم آرا نیرّا * ایکہ باغ جنّت از
فیض تو گیرد آب وتاب * (ظہوری سے)
دل بے تاب آب وتاب گرفت * ذرّہ خود
را در آفتاب گرفت *

آب وجاروکشیدن (مصدر اصطلاحی)
بقول بہار آب پاشیدن برجاے و بالاے
آن جاروب کشیدن و این را در محلّے استعمال
می کنند کہ دران دو چیز مقصود بود یکے پاک
کردن راہ از خار و خلاشہ و دیگر فرونشاندن
گرد و غبار تا ہیچ یکے از لفظ آب وجاروب
بیکار نماند و ہر چند آب کشیدن بمعنی فرونشاندن
گرد و غبار صحیح نیست بلکہ آب زدن میگویند
لیکن درین ترکیب چون لفظ آب با معطوف
خود اعنی جاروب مفعول کشیدن واقع شدہ
بنا بران بمعنی مذکور صحیح باشد **مولف** گوید کہ بہار
در بیان مقصود تخصیص راہ را برخلاف تعمیم اول الذکر
آوردہ است در راے **مؤلف**۔ استعمال
این از براے ظرف مکان است خواہ راہ باشد
یا خانہ یا شہر و مثلہ (محسن تاثیر سے) تا نگیرد منصب
دیدار جانان دیدہ ام * آب وجار دمی کشد از
اشک و مژگان دیدہ ام * (اردو) پانی چھڑکنا
جھاڑو دینا۔ آبپاشی کرنا۔ جھاڑنا۔

آب وجاروب کش (اصطلاح) اسم فاعل
از مصدر اصطلاحی آب وجاروب کشیدن کہ
می آید یعنی کسے کہ در ظرف مکانی آب زند و
جاروب کشد چنانکہ شانی تکلو گوید (سے) مشہد
آن کعبہ کہ روح اللّٰہش از چشمۂ مہر * آب وجاروب
کش کوچۂ و بازار آمد * (اُردو) چھڑکاؤ کرنیوالا

اور جھاڑو دینے والا۔

آبِ جاروب کشیدن (مصدر اصطلاحی) بقول بہار و صاحب بحر عجم مرادف آب جاروب کشیدن است کہ گذشت (خواجہ آصفی ﷺ) بسے مژگان تر سودم دران کو شام نومیدی ٭ کشیدم آب جاروبے زہجر جلوہ میدانرا ٭

(۲۸۳) **آب وخاک** (اصطلاح) (۱) مرادف آب و ہوا است کہ می آید چنانکہ جامی گوید۔ (ﷺ) خواہم اندر عالم دیگر زہجرت خانہ ساخت ٭ دیگر آب وخاک این عالم نمی سازد مرا ٭ (۲) ترجمۂ بر و بحر است چنانکہ ظہوری گوید (ﷺ) شد تا بہ آب وخاک رہ جستجوے گل ٭ وسعی بسکہ آبلہ در پا شگافتم ٭ (اُردو) (۱) دیکھو آب ہوا (۲) بحر و بر۔ ملاحظہ ہو آب و رنگ افتادن۔

(۲۸۴) **آب وخاک ساختن** (استعمال) از قبیل آب ساختن است کہ گذشت یعنی موافق شدن آب و ہوا است چنانکہ جامی فرمودہ است کہ در آب وخاک گذشت۔ (اُردو) دیکھو آب ساختن۔

(۲۸۵) **آب وخور** (اصطلاح) مرادف معنی اول آب خور باشد چنانکہ جامی گوید (ﷺ) اگر زخوشۂ پروین دہند دانہ مرا ٭ وگر زچشمۂ خورشید باشد آب وخورم ٭ (اُردو) آب وخور (مُذکر) (بحر ﷺ) آب وخور تھا جو وہ چوٹی مرے آگے نہ کھُلی ٭ بچگیا آج مین اژدر کا نوالہ ہوکر ٭

(۲۸۶) **آب ودانہ** (اصطلاح) روزی۔ وقسمت غنی ﷺ خلق سرگردان ہمہ از قحط آب ودانہ اند ٭ ہر کرا دیدیم غیر از آسیا ور گردش است ٭ (اردو) آب ودانہ (مُذکر) (ظفر ﷺ) مے پیین گے روز اور کھائین گے ہم نقل وگزک ٭ جب تلک قسمت مین آب ودانہ میخانہ کا ہے ٭

آب ورز (اصطلاح) بفتح واو بقول صاحب

بحر عجم شنا کنندہ (اردو) تیراک۔ پیراک
(مذکر) (آصفیہ) بقول صاحب جامع اللغات
آب ورز کا ترجمۂ اردو پانی کی پیدائش۔
پانی کے اندر غوطہ لگانے والا۔ غوّاص
تیراک۔

آب و رنگ (اصطلاح) بفتح رائے
مہملہ بقول صاحب بحر عجم (۱) شراب (۲)
اشک خونین (۳) طراوت و تازگی (۴)
سفیدہ (۵) شنگرف (۶) روغنے کہ براے
صفاے رنگ بر چہرہ مالند و آنرا گلگونہ و غازہ
گویند و بقول بہار کنایہ از رونق و صفا کہ متعلق
بمعنی سوم است (جامی ؎) مے چنین گلرنگ و
گلبو نیست یا گل پیش تو * شست در آب
خجالت آب و رنگ خویش را * (حافظ ؎)
زعشق ناتمام ما جمال یار مستغنی است * بہ آب و رنگ و
خال و خط چہ حاجت روے زیبا را * (اردو)
(۱) شراب (مونث) (۲) اشک خونین
(مذکر) (۳) آب و رنگ (مذکر) (۴) سفیدہ
(مذکر) (۵) شنگرف۔ شنجرف (مذکر) (۶)
غازہ۔ گلگونہ۔ اٹبن (مذکر) بقول صاحب آصفیہ
ایک قسم کا خوشبودار سرخ پوڈر جو فارس
کی عورتین اکثر سرخی کیواسطے رخسارہ پر مل لیا
کرتی ہین (آتش ؎) وہ آب و رنگ
کہان روے یار کا گل پر * ہزار آنکھ ہو
نرگس کی وہ نگاہ نہین *

آب رنگ آوردن (استعمال)، رونق
و صفا پیدا کردن چنانکہ عرفی گوید (؎) باین
بے رنگی و بے قیمتی آن طرفہ یا قوتم *
کہ لعل آفتاب این آب و رنگ آورد از
کانش * (اردو) آب و رنگ پیدا کرنا۔
(فی البدیہہ نظم طباطبائی ؎) چشم پرنم ہو
زرد ہو رخسار * عشق مین آب و رنگ پیدا کر *

آب و رنگ افتادن (استعمال)
رونق و صفا پیدا شدن۔ بہار بذیل آب و رنگ

ذکر این می کند (علی خراسانی ع) آب و رنگ
دگر از فیض تو در دہر افتاد * خرّم از خلق
تو شد مزرع این سبز حصار * (اردو)
آب و رنگ کا پیدا ہونا فی البدیہہ نظم طباطبائی
ع) بہار کرتی ہے صورت گری عجب
کیا ہے * کہ بحر و بر مین نیا آب و رنگ
پیدا ہو *

آب و رنگ بردن (استعمال) بے رونق
کردن بہار بضمن آب و رنگ ذکر این میکند
طالب آملی (ع) ز شاہد ان خیال تو
آب و رنگ برد * عروس خاطر شاطر
صفاہانی * (اردو) آب و رنگ مٹانا
بے رونق کرنا فی البدیہہ نظم طباطبائی
ع) رستی تو جل گئی ہے مگر بل نہین گیا *
گردون نے آب و رنگ مٹایا تو کیا ہوا *

آب و رنگ دادن (استعمال) رونق
دادن بہار بضمن آب و رنگ ذکر این میکند
(مرزا دانش مشہدی ع) آب و رنگ
تازۂ دانش سخن را دادہ ایم * سبزہ مے غلطد
بخونِ لالہ در گلزار ما * (اردو) آب و رنگ
دینا ۔ رونق دینا ۔

(۲۸۹) **آب و رنگ داشتن** (استعمال) رونق
و صفا داشتن چنانکہ شوکت بخاری گوید (ع)
گلشن عیش آب و رنگے دارد از موج جنون *
غنچۂ مینا چو گل از یاد سنگم بشگفد * (اردو) آب و
رنگ رکھنا ۔ رونق دار ہونا ۔

آب و رنگ گرفتن (استعمال) حاصل
کردن رونق و صفا ۔ بہار بضمن آب و رنگ
ذکر این میکند (صائب ع) ز نومیدی گل
امید آب و رنگ می گیرد * کہ از لب تشنگی
بتخالہ ہا سیراب می گردد * (اردو) آب و
رنگ حاصل کرنا ۔ رونق حاصل کرنا ۔

(۲۹۰) **آب و رنگ نماندن** (استعمال) بے رونق
شدن چنانکہ نصیر ہمدانی گوید (ع) گل رفتہ و

آب و رنگ درین بوستان نماند ❊ یک چشمہ
غیر دیدهٔ بلبل روان نماند ❊ (اردو) آب و
رنگ نہ رہنا بے رونق ہونا۔

آب و روغن (اصطلاح) بقول صاحب بحرعجم
(۱) تکلف کردن در سخن آرائی و بقول بہار
(۲) کنایہ از اختلاط و (۳) مکر و تزویر بکار بردن
(مولوی معنوی سه) آب و روغن نیست مر
رد پوش را ❊ راه حیلت نیست عقل و ہوش
را ❊ دل نیار آمد زگفتار دروغ ❊ آب و روغن
ہیچ نفروزد فروغ ❊ مؤلف۔ گوید کہ آب و
روغن تصنع است و سخن سازی (اردو) بناوٹ
(مؤنث)، تصنع (مذکر) (آصفیہ)

آب و علف (اصطلاح) بقول بہار مرادف
آب و دانہ (عرفی قطعہ) در خواب شب آلود
بخون دید خدنگت ❊ تعبیر جز این نیست کہ دشمن
ہدف تست ❊ این خواب نہ کذب است و
کجا دیدہ شناسد ❊ آن بندہ کہ پروردهٔ آب و
علف تست ❊۔

آب و گردش (اصطلاح) بقول صاحب
جامع اللغات مرادف آبگردش باشد۔

آب و گل (اصطلاح) بکسر کاف فارسی
بقول صاحب بحرعجم قالب بشری و سرشت
و طینت (تاثیر سه) از من باختیار تو کین در
دل تو نیست ❊ رنجم چرا از انچہ در آب و گل
تو نیست ❊ (جامی سه) پیش آن روزے کہ
گردون خاک آدم را سرشت ❊ عشق در آب و
گلم تخم تمنائے تو کشت ❊ (اردو) آب و گل
(مونث) (آتش سه) قید ہستی سے ہنوز آزادگی
حاصل کہاں ❊ روح سے چھوٹا ہے یہ زندان آب و گل کہاں

آب و نان (اصطلاح) بقول بہار مرادف
آب و دانہ (اردو) آب و نان۔ کہانا پانی
(مذکر) (کیف سه) پیٹ کے خاطر نہ دھونا
آبرو سے ہاتھ کیف ❊ منہ کی کھلوائے نہ تجھکو
آب و نان کی احتیاج ❊ اردو مین آب و طعام بھی

مستعمل ہے۔ (اسیر ؎) آب وطعام ترک کیا
اُس نے میرے بعد ❊ چیلے ہین غیر سے
کہ یہ رونے قضا کے ہین ❊۔

آب وند (اصطلاح) بدون اضافت
بفتح واو بقول صاحب انند بحوالہ رسالہ
عبدالواسع ظرف آب چہ وند بمعنی ظرف است
و آوند مخفف آب وند۔ (اردو) پانی کا
ظرف (مذکّر)۔

آب وہوا (استعمال) فارسیان استعمال (۲۹۱)
این بجائے کنند کہ بیان کیفیت اسباب
صحت مقصود باشد چنانکہ مرزا طاہر وحید گوید
(؎) ہوائے اشرف است وآب شیراز ❊
اگر آب وہوائے درجہان است ❊ (۲)
از مجرد آب وہوا مقام وملک ہم مراد است
چنانکہ جامی گوید (؎) جان جامی بحقیقت
زہمین آب وہواست ❊ گرلصورت گلش
ازخاک خراسان بوداست (۳) در بعض
مواقع بمعنائے حقیقی ہم مستعمل چنانکہ سلمان
ساوجی گوید (؎) مگذار ہوائے دل وآب
مژہ ام را ❊ سلمان کہ تو پروردۂ این آب و
ہوائی ❊ (اردو) آب وہوا (مؤنث)
بقول امیر پانی اور ہوا۔ ان معنون مین جہان
اسکا استعمال ہوتا ہے وہان اُسکی تاثیر اور
کیفیت مراد ہوتی ہے مثلاً جب کہتے ہین کہ
آب وہوا کیسی ہے تو مقصود یہ ہوتا ہے کہ
آب وہوا کی تاثیر اچھی ہے یا بری (کیف
؎) جنتِ کوچۂ جانان سے جو باہر نکلون ❊
پابزنجیر کرے آب وہوائے دوزخ ❊ (۲)
محاورہ اردو مین آب وہوا مقام کو نہین کہا جاتا
مگر دکن مین مستعمل ہے جیسے کہتے ہین کہ یہ تو
اسی آب وہوا کا اثر ہے کہ وہ ہم سے گورے
ہوگئے ہین یعنی اسی ملک کی سکونت کا اثر ہے
(۳) جہان صرف لفظی معنون مین استعمال
مقصود ہو تو یہ کہ سکتے ہین کہ یہان کا پانی بھی

اچھا ہے اور ہوا بھی اچھی ہے یا پانی بھی اچھا نہین ہے اور ہوا بھی خراب ہے۔

آبوے بضم واو معروف بقول صاحب ہفت قلزم نام رودخانہ کہ آنرا رودخانۂ آبوہم گویند (اردو) ایک خاص ندی کا نام۔

آبی بکسر ثالث وسکون تحتانی بقول صاحب بربان (۱) انچہ در آب معیشت کند (ظہوری ع) دنبالۂ چشمت را چون سرمہ کند آبی * از شرم برون ناید ہرگز دم مرغابی * (اردو) آبی بقول امیر پانی مین رہنے والا (صبا ع) اشل دیوانہ بہت شاہد آبی کف لاے * وہ پری سیر کو جبدن لب دریا نہ گیا *

(۲) آبی۔ انچہ منسوب بہ آب باشد (حکیم انوری ع) اے قبلۂ ہرچہ خاکی و آبی * وے فخر ہمہ قبیلۂ آبی * (اردو) بقول امیر آبی وہ زمین جسمین آبپاشی ہوتی ہے یا بقول مولف۔ وہ فصل جسمین تری کی کاشت ہوتی ہے (فقرہ امیر) ،، آبی زمین ہے تم نے اتنی جمع کیون گھٹا دی ،،

(۳) آبی۔ نام رنگے است مشہور وارستہ گوید کہ کبود نیم رنگ است (مظہر جانجان ع) نالہ ام بلبل دستار گلابی شدہ است * اشکم از ان جامۂ آبی شدہ است * (سلیم ع) بر نیاید ز فلک ور طلبی کام جہان * ہمچو آن تشنہ کہ پیراہن آبی دارد * (اردو) بقول امیر آبی ہلکا ہلکا نیلا رنگ (ذوق ع) دیکھنا آبی دوپٹہ مُنھ پہ اُسکے وقت خواب * برج آبی مین ہے مہ یا مہر روشن آب ہے *

(۴) آبی نام میوہ ایست کہ آنرا بہی نیز گویند (امیدی ع) آبی کہ بود بر و غبارے * نوخط ذقنے بود زیارے * کو در یرقان فتادہ باشد * پس رو بہ بہی نہادہ باشد (ناصری) (اردو) بہی (موتشش)

(۵) آبی۔ نوعے از انگور ہم ہست (حکیم سنائی ع) چرا بر یک زمین چندین نبات مختلف روئیدہ * ز نخل و نار و سیب و بید و چون

آبی وچون زیتون ؛ (اردو) انگور کی ایک
قسم -

(۶) آبی بقول صاحب فرہنگ ناصری
طایفۂ کہ مقسّم آب بلدی باشد وآنرا آبیار و
وہیر آب ہم خوانند۔ مؤلّف ۔ گوید کہ مقسّم
آب بلدی را آبیار نتوان گفت البتہ ہیر آب
گفتن درست باشد (اردو) افسر آبرسانی

(۷) آبی بقول بہار وصاحب انند نام قبیلہ کہ
سندش بر نمبر (۲) گذشت (اردو) ایک قبیلہ
کا نام -

(۸) آبی ۔ بقول صاحب غیاث ہر چیزے
کہ بآب تر شدہ باشد وبمعنی خراب چنانکہ مرزا
قتیل در چار شربت آبی شدن معاملہ بمعنی
برہم خوردن آن نوشتہ مؤلّف ۔ گوید کہ
آبی بمعنی آبدار ہم توان گرفت واز کلام ظہوری کہ
کہ بر نمبر (۱) گذشت من وجہ سند ہم بدست
می آید ولیکن آبی بمعنی خراب وآبدار جز این
اسناد مشتبہ بنظر مولّف نگذشت (اردو) آبرسیدہ آبدار

آبے | بباے موحدہ ویاے مجہول قطرۂ
آب باشد چنانکہ حافظ گوید (ع) یار مردان
خدا باش کہ در کشتی نوح ؛ ہست خاکے کہ
بآبے نخرد طوفان را ؛ (اردو) پانی کا قطرہ (مذکر)

آبیار | (استعمال) بقول بہار آنکہ باغات را
آب رساند (خاقانی ع) تا کشت تخم مہر تو یکدم
جدا نشد ؛ از چشمہ سار خون جگر آبیار چشم ؛
(دانش ع) بر برگ گل ز گریہ بلبل نشان
نبود ؛ روزے کہ بود دیدہ ما آبیار گل ؛ (اردو)
بقول امیر کھیتوں اور درختوں کو پانی دینے
والا (بحر ع) بہت شاب رہا آبیار سبزۂ خط ؛
ہوا ہے آب سے اب چشمۂ ذقن خالی ؛

آبیاری | (استعمال) بقول صاحب بحر عجم
آب رسانیدن بیخ درختان را (اردو) آبیاری
(مؤنث) بقول امیر باغوں اور کھیتوں میں
پانی دینا (ناسخ ع) رلایا مجھ کو جب برسوں

تب آیا وہ سہی قامت ٭ ہوا ہے سرو پیدا
باغبان کی آبیاری سے ٭

آب یافتن (استعمال) عزت و آبرو یافتن
کہ مرادف آبرو یافتن است چنانکہ انوری گوید
(س) بے آبروے دست تو ہر کس کہ آب
یافت ٭ از دست چرخ بود چنان کاتش از
چنار ٭

آب یاقوت (اصطلاح) باضافت ثالث
آب یاقوت وار بقول صاحب بحر عجم شراب
سرخ (اردو) شراب سرخ (مونث)

آب یخ (اصطلاح) باضافت ثالث بقول
صاحب بحر عجم شربت یخ (اردو) یخ کا شربت
(مذکر)

آبے درمیان است (مقولہ) بیاے مجہول
بقول بہار رودخانہ درمیان است (۲) ونیز
بمعنی فاصلۂ کم ۔ استاد بہار بر اصطلاح (آب درمیان
و آب درمیان بودن) ۔ گذشت کہ متعلق از این
مقولہ نباشد بہار گوید کہ این مقولہ را از اہل
زبان یافتہ است (اردو) (۱) ندی حائل ہے
(۲) قریب ہے جیسا کہ بعض مواقع پر اظہار
قلت فاصلہ کے لئے کہا جاتا ہے اُنکے مکان
اور میرے مکان مین صرف ایک ندی ہی تو
درمیان ہے ۔

آبے بر آمدن (مصدر اصطلاحی) بیاے
مجہول بقول صاحب ناصری کنایہ از منفعت
حاصل شدن مولف ۔ گوید کہ از سند صاحب
ناصری می کشاید کہ این محض ادعاے اوست
(نظامی س) چہ آنجا کن کزان آبے بر آید ٭
رگ آنجا زن کزان خونے کشاید ٭ اگر صاحب
ناصری لبند این شعر آبے بر آمدن را محاورہ
قرار می دہد عجب است کہ خونے کشادن را
مرادف آن نکرد ۔ دیگر کسے از اہل لغت
ذکر این نکردہ اگر ہر یک مصرع شد رالشلے
گفتہ شود جا دارد کہ متقابل (آب کن بیجا صلان

یکسر بدریا ہیرود) شود (اردو) نفع حاصل ہونا

آبی دین ناری شد (مثل) باضافت الخ

مثلے است کہ فارسیان بجائے می زنند کہ انکار از حق درست نماید صاحب خزینۃ الامثال ذکر این کردہ است واز تعریف ساکت۔ آبی بزبان عربی اسم فاعل است از ابا مقصود این است کہ ہر کہ از دین ابا کرد دوزخی شد (اردو) دکن مین اسی کے ہم معنی کئی مثل ہین حق کا منکر دوزخ کا کندہ۔ حق سے انکار فی النار۔ بقول صاحب محاورات ہند حجتی لا امتی۔

(۱) آبی شدنِ آب (مصادر اصطلاحی) باضافت

(۲) آبی شدن کار نون این ہر سہ مصادر

(۳) آبی شدن معاملہ اصطلاحی متعلق باشد از

مصدر عام۔ آبی شدن چیزے۔ کہ کنایہ از برہم شدن و نقص پیدا کردن چیزے باشد اہل لغت و مصطلحات این را فروگذاشتہ اند و ارستہ بر مجرد (آبی شدن معاملہ) قناعت میکند و از وقائع نعمت خان عالی سند میگیرد کہ در بیان محاصرہ حیدرآباد فرمودہ، طائفہ را بمقتضائے فاغرقناہم فی الیم معاملہ چندان آبی شد کہ دست از حیات مستعار شستند" صاحب بہار عجم (آبی شدن آب) را ہم می نویسد و می فرماید کہ کنایہ از منجمد شدن آب است سندش از کلام انوری است (ع) ہر کجا شرح صفائے تو دہند ٭ آب آبی شود از حیرانی ٭ و صاحب کشوری بمجرد (آبی شدن کار) را اصطلاح قرار داد و از ہمان نثر وقائع نعمت خان عالی سند گرفت کہ بالا گذشتہ بہار کہ آبی شدن آب را منجمد شدن آن نوشتہ **مولف**۔ را با او اتفاق نیست بتحقیق مولف آبی شدن آب مکدر شدن آن باشد چنانکہ آبی شدن کار و معاملہ برہم شدن آن (اردو) (۱) پانی کا مکدّر ہونا۔ گدلا ہونا (۲ و ۳) معاملہ یا کام کا برہم ہونا۔ بگڑ جانا۔

آبیوہ بوا و معروف بقول صاحب انند (۱) نیلگون (۲) رنگ آبی را گویند اردو (۱) نیلگون بقول صاحب آصفیہ (صفت) نیلے رنگ کا (۲) آبی (سلیمان ؎) زیب دے تحریر سرمہ کیون چشم یار کو ؛ نیلگون گنبد انپہا یا مردم بیمار کو ؛ آبی کی سند لفظ آبی پر گذری۔

سلسلۂ دوم الف ممدودہ با بائے عربی

آباد بر وزن آزاد بقول صاحب برہان (۱) بمعنی معمور کہ ضد ویران ست (مظہر جانجانان ؎) خداوندا پس از ما حال این وادی چہ خواہد شد ؛ ندید آباد کس از بعد مجنون ملک صحرا را ؛ (ناصری ع) خانہ اش آباد باد کرد خرابم ؛ (اُردو) یہی لفظ اردو ہی مین مستعمل ہے (ناسخ ؎) ہے جو دل آہون سے خالی جان لو ویرانہ ہے ؛ کام رہتا ہے دھوین سے خانۂ آباد کو ؛۔

(۲) آباد بمعنی درود و ثنا کہ در مقام دعا و تحسین گویند ہمچو آفرین و جزاک اللہ (نظامی ؎) در جلوۂ آن عروس نوشاد ؛ آباد بران کہ گوید آباد ؛ (ولہ ؎) کہ آباد بر چون تو شاہ دیگر کہ پیغام خود خود گذارد چو شیر ؛ (اُردو) یہی لفظ اردو مین مستعمل ہے (امیر ؎) عالم مین کہان یہ شان و شوکت ؛ آباد یہ خانہ تا قیامت ؛۔

(۳) آباد۔ نام خانۂ کعبہ (حکیم اسدی ؎) فرستاد پس کردگار بہشت ؛ بدست سروش خجستہ سرشت ؛ ز یاقوت یک پارۂ لعل فام ؛ درخشان بدان خاک آباد نام ؛ (اُردو) کعبہ (عربی۔ مذکر) (امیر ؎) تیرے کوچہ کے رہنے والون نے ؛ یہین سے کعبہ کو سلام کیا

صاحب جامع اللغات فرماتے ہین کہ آباد اُس کعبہ کا نام ہے جو پیغمبر آباد کا کعبہ تھا جسکی اُمّت کو آبادیان کہتے ہین۔
(۴) آباد نام اولین پیغمبرے کہ در عجم مبعوث شد کہ کتابش دساتیر نام داشت (اُردو) ایک پیغمبر کا نام جو کہ عجم مین مبعوث ہوا۔
(۵) آباد۔ بمعنی خوش و خرم و خوب و نیک (فردوسی ؎) بآبان دلت از غم آزاد باد ٭ ہمیشہ تن و بخت آباد باد ٭ (اردو) اردو مین یہی لفظ مستعمل ہے (انشا ؎) لو فقیر و نکی دعا ہر طرح آباد رہو ٭ خوش رہو موجین کرو تازے رہو شاد رہو ٭۔
(۶) آباد۔ بقول صاحب فرہنگ اندراج بمحل خیر مقدم نیز مستعمل چنانکہ آباد آمدی۔ (مولوی معنوی ؎) اکنون بیا شاد آمدی خندان و آباد آمدی ٭ چون سرو آزاد آمدی میگو بزیر لب صلا ٭ (اردو) بسم اللہ (آصفیہ) آیئے تشریف لائے۔ آپ کا گھر ہے (امیر ؎) دیوانہ ہون ایسا جو گیا جانب زندان ٭ زنجیر نے غل کرکے کہا آپ کا گھر ہے ٭
آباد۔ مرکب است از آب و آد کہ کلمہ نسبت است چنانکہ پا ساد کہ مرادف با پان باشد و بمعنی دوم مشتق از آباییدن کہ بمعنی ستودن و آفرین کردنست **مولف**۔ گوید کہ آباییدن در فارسی مصدرے نیست و بقول صاحب انند آباد بمعنی آفرین مشتق از آبادانیدن۔

آبادان بقول صاحب جامع اللغات مزید علیہ آباد چنانکہ شادان مزید علیہ شاد است (فوقانی ؎) خواہم از دولت وِل اندوہگین شادان کنم ٭ از قدومت خانہ ویرانہ آبادان کنم ٭ (اُردو) یہی لفظ اردو مین مستعمل ہے (مومن رباعی) تھا لائق سیر گرچہ گلزار جہان ٭

جان بخش وطرب خیز وخوش وآبادان ⁂
پر ہمکو بزنگ داغ لالہ کیا حظ ⁂ سودے مین
گئی بہار حسرت مین خزان ⁂ (امیر)

آبادانی بقول بہار معمورہ ومخفف آن آبادانی است۔ (اردو) یہی لفظ اردو مین مستعمل ہے بقول امیر آبادانی ویرانی کی ضد (فقرہ) شہر کی آبادانی دیکھ آہ سرد کھینچی غریب الوطنی پر کمر چست کی (فسانۂ عجائب)

آبادائیدن (۱) ستائش کردن ستودن۔ ستودہ آمدن و وصف کردن (رسالہ التصریف) (بحر عجم) وبقول صاحب ناصری ستایش و وصف وتحسین وآفرین وبقول نوادر آبادائیدن بالمد وہر دو تحتانی بمعنی ستودہ آمدن۔ صاحبان برہان ورشیدی وجہانگیری تائید صاحب بحر عجم بفتحتین حرف رانون گرفتہ اند (اردو) سراہنا۔ تعریف کرنا۔ ستایش کرنا (آصفیہ) (انشا ے) بنایا یہ سب جسنے ہے وہ سب کا بھلا ⁂ سراہا ہے

اُسے کوئی کیا جی چلا ⁂۔

آباد بودن (استعمال) معمور بودن شدن بین بر نمبر (۱) لفظ آباد گذشت (خسرو ے) حضرت دہلی کنف عدل وداد ⁂ جنت عدن است کہ آباد باد ⁂ (اردو) آباد رہنا (قلق ے) تا رہا ہو یہ نہو برباد ⁂ دم سے دونونکے گھر رہے آباد (۲۹۵)

آباد برآمدن (مصدر اصطلاحی) خوش بودن (۲۹۶) چنانکہ ظہوری گوید (ے) ویران توگردیدم وآباد برآیم ⁂ در بند تو افتادہ ام آزاد برآیم (اردو) آباد رہنا۔ خوش رہنا (انشاع) لو فقیرون کی دعا ہر طرح آباد رہو ⁂۔

آبادچہ (استعمال) بفتح جیم فارسی بقول بہار۔ دہ باشد کہ ترجمۂ قریہ است (اردو) گانوَن (آتش ے) لاشون کو عاشقون کے نہ اٹھوایا گلی سے یار ⁂ بسنے کا پھر یہ گانوَن نہیں جب اجڑ گیا ⁂ بقول صاحب فرہنگ آصفیہ اردو مین دہ اور دیہہ بھی گانوَن کے معنی مین

مستعمل ہے (مذکر)

(۲۹۵) **آباد خواستن** (استعمال) خیر خواہ وخیر طلب
بودن چنانکہ علوی فرخ آبادی گوید (ے)
علوی خیر طلب قابل بیداد نبود ٭ آنکہ آباد
تو می خواست خرابش کردی ٭ (اردو) خیر خواہ
خیر طلب ہونا۔

(۲۹۶) **آباد داشتن** (استعمال) معمور داشتن چنانکہ
حزین اصفہانی گوید (ے) قدر سخن بلند است
زیرا کہ دارد آباد ٭ تا حشر سہروران را قصر
رفیع شانی ٭ (اردو) آباد رکھنا - (داغ ے)
ہے عجب شہر مصطفے آباد ٭ اسکو رکھنا میرے
خدا آباد ٭۔

(۲۹۷) **آباد دیدن** (استعمال) معمور دیدن سند
این در نمبر ۱ لفظ آباد گذشت (اردو) آباد
دیکھنا، ہر موسم مین اُس کو آباد دیکھا ہون

(۲۹۸) **آباد ساختن** (استعمال) مرادف آباد کردن
(خسرو ے) ساز آباد خدا یا دل ویرانے را ٭
یا مدہ مہر بتان ہیچ مسلمانے را ٭

(۲۹۹) **آباد شدن** (استعمال) لازم آباد کردن
(ظہوری ے) آباد بکنج شو ظہوری ٭ بگذار
کہ دل خراب باشد ٭ (خسرو ے) عالم ز تو
شد بحکمت آباد ٭ حکمت ز تو یافت آدمی
زاد ٭ (اردو) آباد ہونا (بحر ے) خانہ ویرانی
ہے قسمت مین کہان آباد ہون ٭ اسطرف
نکلے سڑک اپنا جدھر کو گھر بنے ٭۔

(۳۰۰) **آباد کردن** (استعمال) معمور کردن
(ہاتفی ے) عراق عرب را چو آباد کرد ٭ دیار
حسن کیف را یاد کرد (اردو) آباد کرنا (قلق
ے) دیکھئے چلکے تربت فرہاد ٭ مسکن
قیس کیجئے آباد ٭

(۳۰۱) **آباد کردن خزانہ** (استعمال) پر کردن
خزانہ از مال و دولت (ظہوری ے) نے
خزائن کنند آباد و نہ کشور معمور ٭ بادشاہے
کہ بتاراج گدائے نرسد ٭ (اردو) خزانہ کو

معمور کرنا۔ بھرنا۔

(ف۔ل) **آباد گردیدن** (استعمال) مرادف آباد شدن (ظہوری ؎) بگنج آباد چون گرد ظہوری ٭ بویرانیش تعمیرے نکردم ٭ (۲) خوشحال و رونق پذیر گردیدن ہم چنانکہ نظامی گوید ؎ درین عالم آباد گرد د بہ گنج ٭ دران عالم آزاد گردد ز رنج ٭ (اُردو) (دیکھو آباد شدن) اُردو مین آباد ہونے کا استعمال بھرے پُرے ہونے اور رونق پر ہونیکے معنون مین بھی پایا گیا ہے (صبا ؎) فصل گل ہے زاہدون کو غم ہے میکش شاد ہین ٭ مسجدین سوتی پڑی ہین بھٹّیان آباد ہین ٭

(ف۔م) **آباد گرفتن** (استعمال) آباد فرض کردن (ظہوری ؎) چون ظہوری از غمے گشتم خراب ٭ خویش را آباد می باید گرفت ٭ (اُردو) آباد فرض کرنا۔ خوش جاننا۔

(ف۔ل) **آباد گشتن** (استعمال) مرادف آباد شدن

(ظہوری ؎) گشست آباد ظہوری کہ بتان از مژگان ٭ نقب بر مخزن ہر خانہ خرابے نزنند ٭

آبادون بقول صاحب فرہنگ اندراج نام شاعر معروف در عرب (اردو) عرب کے ایک مشہور شاعر کا نام۔

آبادہ بروزن آمادہ بقول صاحب ناصری بلوکے از فارس و بلوک بضم اول بقول صاحب غیاث قصبہ و دہ باشد (اردو) توابع فارس سے ایک قصبہ کا نام۔ (مع)

آبادی بقول بہار معموری کہ مقصودش از ضد ویرانی باشد (ظہوری ؎) نمی باشد بہ از اندوہ گنجے ٭ دلم آبادی ویرانہ دارد ٭ (اردو) یہی لفظ اردو مین مستعمل ہے (مُونث) (آتش ؎) کوئی ویرانہ آتش کوئی آبادی نہین باقی ٭ تلاش گوہر مقصود مین کیا خاک چھانی ہے ٭

(ج ۵)

آبادیان بروزن ناقابلان بقول صاحب برہان امتان مہ آباد را گویند واو اوّلین پیغمبر بود کہ بعجم مبعوث شد و کتابش وساتیر نام داشت۔ (اردو) آباد کے پیغمبر آباد کی اُمّت (مُونّث) آباد کے پیرو۔ (مُذکّر)

آبادی ذخیرہ نہادن (مصدر اصطلاحی) حاصل کردن وبہم رسانیدن آبادی چنانکہ ظہوری گوید (ف) دل خراب چہ آبادیے ذخیرہ نہادست ✽ نکرد گنج بویرانہ انچہ عشوہ باد کرد ✽ (اردو) آبادی حاصل کرنا۔

آبار بروزن قاچار بقول صاحب برہان (۱) سرب سوختہ کہ زخم وریش ہارا نافع باشد وطریقۂ ساختن آن چنان ست کہ تابۂ آہنی را بگیرند وقدرے سرب وگوگرد دران کنند وبُن کاسۂ سفالین را سوراخ کردہ بروے آن بپوشند وبرسر آتش نہند وبدمند تا سوختہ گردد۔ آبار را بعربی آنک محرق خوانند (اردو) جلایا ہوا سیسہ (مُذکّر) (۲) بقول صاحب ناصری بالف ممدودہ ومقصورہ ہردو مخفّف آبارہ کہ بمعنی حساب و دفتر حساب است (اردو) حساب اور حساب کا دفتر (مُذکّر) (ذوق ف) حساب اصلا نہ پوچھے مجھ سے میرے دل کے زخموں کا ✽ حساب دوستان در دل اگر وہ دلبر با سمجھے ✽

آبارانیدن بقول صاحب مویدالفضلا مرادف آبادانیدن۔

آبارہ بقول صاحب فرہنگ انجمن آرا ناصری حساب و دفتر حساب مرادف معنی دوم لفظ آبار کہ گذشت بالف مقصورہ ہم آمدہ۔

آبارہ گیر (اصطلاح) بقول صاحب ناصری کہ بذیل لفظ آبار نوشتہ بمعنی محاسب (اردو) اردو میں لفظ محاسب دعربی۔ مُذکّر مستعمل ہے جانچ پڑتال کرنے والا (آصفیہ)

آباریدن | بقول صاحب جامع اللغات مرادف آبادانیدن ۔

آبافت | بروزن نایافت بقول صاحب برہان نوعے از پارچہ گندہ وسفت وسطبر باشد (انوری ؎) چون لباس فاخر عریان تنی پوشیدہ ام ، شوق اطلس نے بدل سے خواہش آبافت است ، (اردو) بقول صاحب جامع اللغات ایک قسم کا موٹا کپڑا۔

آبام | بقول صاحب فرہنگ انندراج مبدّل آوام بمعنی (۱) وام (اردو) قرض (عربی ۔ مُذکّر) وام (فارسی ۔ مُذکّر) (نصیر ؎) اُسنے بوسے لب میگون کے دیئے وعدہ پر مژدہ اے بادہ کشان بکنے لگی وام شراب ، (۲) برج کبوتران (اردو) کبوترونکا دڑبا (مُذکّر) کابک (مؤنث) یعنی وہ گھر جو ایک ستون کی شکل مین بنایا جاتا ہے جس مین متعدد خانے ہوتے ہین ۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے لفظ کابک کے معنون مین برج کبوتر کا ذکر بھی فرمایا ہے ۔

(۳) منار (اُردو) اردو مین بھی لفظ منار مستعمل ہے (عربی ۔ مُذکّر)

(۴) قبّہ (اُردو) اردو مین بھی لفظ قبّہ مستعمل ہے (عربی ۔ مُذکّر)

(۵) قلعہ (اُردو) قلعہ عربی ۔ اردو مین مُذکّر مستعمل ہے ۔

آبان | بروزن تابان بقول صاحب برہان نام ماہ ہشتم از سال شمسی و آن بودن خورشید بود در برج عقرب و نام فرشتہ ایست کہ موکّل بر آہن ۔ وتدابیر امور و مصالح ماہ آبان باو متعلق و نام روز دہم باشد از ہر ماہ شمسی وفارسیان بموجب قاعدہ کُلّیہ کہ نزد ایشان مقرر است چون نام روز با نام ماہ موافق آید انرا مبارک دانند و درین روز عید کنند و جشن سازند

ونیز بسبب آنکہ یکے از بادشاہان ایران درین روز با افراسیاب جنگ کردہ اورا شکست
دادہ تعاقب نمودہ از ملک خویش بیرون کرد- این روز را عید کنند و دیگر آنکہ چون مدت
ہشت سال در ایران باران نبارید و قحطے شد و مردم بسیار تلف گردیدند و بمالک
دیگر گریختند در ہمین روز باران شروع در باریدن کرد بنا بران فارسیان این روز را مبارک
دانند و عید کنند و گویند کہ درین روزہا از خداوند عالم و سلاطین و بزرگان حاجت خواستن
نیکوست (حکیم منوچہر دامغانی ؎ آب انگور بیارید کہ آبان ماہ است * وقت منظر شد و وقت
نظر خرگاہ ست * (اردو) آبان ایک شمسی مہینہ کا نام ہے جو ۳۰ دن کا مہینہ ہے دکن مین
سال فصلی کا اختتام اسی مہینہ پر ہوتا ہے-

آبانگاہ | بروزن آباناہ بقول صاحب برہان (۱) نام روز دہم فروردین باشد (۲)
نام فرشتہ کہ موکل آب است گویند کہ اگر باران ببارد آبانگاہ مردانست و مردان بآب
در آیند و این عمل را بر خود شگون نیک و مُبارک دانند و اگر نبارد آبانگاہ زنان باشد و ایشان
بآب در آیند (اردو) بقول صاحب جامع اللغات (۱) ماہ فروردی کی دسوین تاریخ کا نام
(۲) ایک فرشتہ کا نام جو پانی پر متعین ہے-

آبا یانی | بقول صاحب فرہنگ اندراج نام کوہی است کہ بلندی آن چہل فرسنگ
است (اُردو) ایک خاص پہاڑ کا نام جسکی بلندی چالیس کوس کی کہی گئی ہے-

آباے عُلوی | (اصطلاح) بقول صاحب بحر عجم سبعہ سیّارہ و نہ فلک اگرچہ ہر دو لفظ
عربی است ولیکن بترکیب فارسی داخل محاورہ فارس گردیدہ و بقول صاحب فرہنگ اندراج

ترجمۂ پدران عالم بالا است (جامی ؎) سلام علیک اے ز آبائے علوی بالصورت موخرہ بمعنی مقدم ٭ (اردو) بقول امیر یہی اصطلاح اردو مین بھی مستعمل ہے (مذکر) جس سے نو آسمان یا سات ستارے مراد ہین۔

آبائے عنصری (اصطلاح) ہر دو لفظ زبان عربی و بترکیب فارسی اصطلاح است۔ بقول صاحب فرہنگ اندراج اربعہ عناصر (اردو) چار عنصر (مذکر) (آصفیہ)۔

آبائے فطرت (اصطلاح) ہر دو لفظ عربی (م ۳۰) بترکیب فارسی۔ کارپردازان قضا و قدر را گویند چنانکہ جامی در نعت گوید۔ (؎) سلام علیک اے ز آبائے فطرت بطفیل وجود تو ایجاد عالم ٭ (اردو) کارپردازان قضا و قدر (مذکر)

آبائے گلوبر
آبائے گلوبرند
آبائے گلوگیر (اصطلاح) بقول صاحب موید الفضلا مرادف آئندہ (اصطلاح) بقول صاحب بحر عجم (۱) سرور و عیش جہان۔ نعیم دنیا (۲) شادی کہ بمرگ دشمن کنند (اردو) (۱) عیش (عربی۔ مذکر) عشرت (عربی۔ مونث) دنیا کی نعمتین (مونث) (۲) دشمن کی موت پر خوشی۔ شادی بمرگ دشمن (سالک ؎) یون ہی دل غم سے اگر ہجر مین خوگر ہوگا ٭ وصل مین عیش مجھے خاک میسر ہوگا ٭۔

آب برگ (اصطلاح) بلا اضافت۔ بفتح و بکسر ہائے فارسی بقول صاحب شمس (۱) رنگ معروف کہ آنرا ارزیر ہم گویند و در ادات جزیرہ ایست (اردو) ایک خاص قسم کا سبز رنگ (۲) ایک جزیرہ کا نام۔

آبتین بکسر ثالث و رابع بروزن عابدین بقول صاحب برہان (۱) نام پدر
فریدون است وبسکون ثالث ہم گفتہ اند وبتقدیم رابع بر ثالث نیز بنظر آمده وبقول
صاحب ناصری نام بادشاہے کہ نسبش بجمشید جم میرسد اما پسر زاده جمشید نخواہد بود۔
حمداللہ مستوفی در تاریخ گزیده می نویسد کہ فیما بین فریدون وجمشید ہفت پشت فاصلہ باشد
ونام ہریک از انہا برنگہاے گاوان بوده۔ ابوریحان احمد خوارزمی صاحب آثار الباقیہ
کہ از معارف فضلا بود قول صاحب گزیده وبرہان راگرفتہ وبعضی گویند کہ اتین درپا
ژند بمعنی پیدا شده پس آب تین پیدا شده از آب باشد۔ صاحب فرہنگ وسایر گویدکہ آبتین
بروزن کاہتین نام پدر فریدون (۲) بمعنی کاہل النفس و (۳) نیکوکار (خاقانی شروانی ؎
خاصہ سیمرغ کیست جز پدر رستم ؛ قاتل ضحاک کیست جز پسر آبتین (اردو) (۱) صاحب
جامع اللغات فرماتے ہین کہ آبتین فریدون کے باپ کا نام ہے جسکو ضحاک نے قتل کیا
اور فریدون نے کاده لوہار کی امداد سے ضحاک کو مار ڈالا اور خود بادشاہ ہوا۔
(مع ؎) از مکافات عمل غافل مشو کانجام کار ؛ چہرۂ ضحاک رنگین کرد خون
آبتین ہ مؤلف۔ کہتا ہے کہ صاحب جامع اللغات نے اس شعر فارسی کے معنون پر
کم توجہ فرمائی ہے۔ مصرع ثانی مین آپکو دھوکا ہوا ہے غالباً آپ نے اُس کا ترجمہ یون کیا ہے
کہ آبتین کے خون نے ضحاک کو سرخرو کیا یعنے ضحاک نے آبتین کو قتل کیا۔ صاحبان
لغات فارسی نے اسکے عکس مین بیان کیا ہے یعنے آبتین کا لڑکا ضحاک کا قاتل ہے
جس مصرع کے معنی سے صاحب جامع اللغات نے سند لی ہے۔ اسی سے لغات فارسی کے

قول، کی تصدیق ہوتی ہے۔ (ع) چہرۂ ضحاک رنگین کرد خون آبتین ٭ خون آبتین سے آبتین کا لڑکا مراد ہے۔ چہرۂ ضحاک رنگین کرنے سے قتلِ ضحاک مقصود ہے۔ واللہ اعلم بحقیقتہ الحال (۲) کاہل وجود۔ یعنی مجہول اور سست آدمی (آصفیہ) (۳) نیک مرد۔ نیک نہاد۔ نیک چلن۔ نیک خصلت۔ (آصفیہ)

آبچ بفتح باے عربی و سکون جیم فارسی بقول صاحب شمس (۱) نشانہ د تودۂ خاک کہ براے نشانہ مانند (۲) آلہ مزار عالی (حکیم سوزنی ۱۰۲ھ) پر کند روے زمین تیر تودر آماج گاہ ٭ بزراگر آبچ نہ پنداری تو باتاج وکمند ٭ (اُردو) (۱) چاندماری کا چاند۔ نشانہ (۲) کسانوں کا آلہ۔ (زکی ۵ھ) مدد شوق سے پہنچتا ہوں ٭ تیر سے پہلے مین نشانے پر ٭٭

آبچرا بفتح جیم فارسی بقول صاحب بحر عجم (۱) غذاے اندکے کہ آنرا نہاری گویند و بجہت آبخوردن بخورند (۲) خوراک آدمی وجن وپری ددحوش وطیور صاحب رشیدی این را آب چر نوشتہ است (مع ۵ھ) علی الصباح صبوحی اگر نصیبم نیست ٭ بوقت چاشت چرامی دہی تو آب چرا ٭ (اُردو) نہاری مونث (آصفیہ) (۲) جانداروں کی غذا (مونث)

آبخ بفتح ثالث بقول صاحب محیط اعظم اسم زعرور وزعرور نوعے از فواکہ گویند کہ آن قسمے است از آلو وصحیح تر آنست کہ سیب صحرائی است (اُردو) جنگلی سیب (مذکر)

آبخست بقول صاحب برہان بروزن آبدست (۱) ہندوانہ (۲) خربوزہ

(۳) ہر میوہ کہ درون آن ترش و ضائع شدہ باشد (۴) مردم بد اندرون و بقول صاحب بحر عجم (۵) نام جزیرۂ - صاحب ناصری گوید کہ جزیرہ گاہ آبش خواستہ و کوفتہ۔ خواجہ علی فرقدی گوید (ــہ) روے ترکان ہست نازیبا و کست ٭ زرد و پرچین چون ترنج آبخست ٭ (اردو) (۱) تربوز (۲) خربزہ (۳) ہر ایک میوہ جو اندر سے بگڑا ہو (۴) بد باطن شخص (۵) ڈوبا ہوا ٹاپو۔ (مذکر)

آبخو بلا اضافت ثالث بروزن نازبو بقول صاحب برہان جزیرۂ عمیق میان دریا را گویند یعنی درختان و نباتات او ظاہر بود لیکن آب داشتہ باشد و تعیّش دران نتوانند کرد بخیال مُولّف۔ این مخفّف آبخوست باشد و بقول صاحب ناصری خشکی میان دریا عمق بخاری (ــہ) کوئی کہ ہست مردم چشمم چو آبخو ٭ یا ہمچو ماہئے است کہ دارد بآب خو ٭ (اردو) پانی مین ڈوبا ہوا جزیرہ یا ٹاپو۔ (مذکر)

آبخواست بقول صاحب شمس (۱) جزیرہ کہ درمیان دریاہاے بزرگ باشد (۲) زمین جزیرہ کہ آب آن خواستہ یعنی کوفتہ باشد (۳) خربزہ و ہندوانہ کہ آب بد و بیشتر رسیدہ و ش

وپرچین شدہ باشد۔ (شمس فخری ــہ) ز دریاے تعظیم شاہ کریم ٭ بود ہفت گردون کمین آبخواستے ٭ مُولّف گوید کہ آبخوست مخفّف آبخواست باشد چنانکہ از وجہ تسمیۂ متذکرہ لفظ آبخواست پیدا است اندرینصورت آبخواست مرادف آبخوست است۔

آبخوت بقول صاحب شمس مرادف آبخواست و در راے مُولّف مخفّف آن ہم۔

آبخوست بقول صاحب برہان بروزن ناربوست خشکی و جزیرۂ میان دریا و بعضے باینمعنی بفتح خا و سکون واو معدولہ گفتہ اند کہ بروزن خاربست باشد و جزیرۂ را خواستہ اند کہ آب دران متعفّن و گندیدہ باشد بمرتبہ کہ دران

تعیّش نتوان کرد (۲) محلّے را نیز گویند کہ آب آن
گندیدہ باشد و انرا آب گند ہم گویند (۳) بقول
صاحب ناصری خربزہ و ہندوانہ کہ آب بسیار
بآن رسیدہ ترش و پرچین گردیدہ۔ (عنصری)
ہرطرف باد تند و فوج بلند؛ تا بیک انجوست شان
افگند۔ صاحب فرہنگ انندراج بحوالہ رشیدی گوید کہ آبخوست
جزیرہ کہ آب آنرا خواستہ یعنی کوفتہ و ہموار
و نرمش کردہ باشد کہ مخفف آبخواست
است (اردو) دیکھو آبخواست جس جزیرہ یا جس مقام کا
پانی متعفن ہوگیا ہو اسکو بھی فارسیون نے آبخوست کہا ہے

آبخون | بروزن واژگون بقول صاحب برہان
مرادف آبخوست کہ جزیرہ و خشکی میان دریا باشد

آبدان | بروزن کاروان بقول صاحب بحر عجم مخفف آبادان کہ گذشت

آبدانی | بروزن کامرانی بقول [illegible] مخفف
آبادانی کہ گذشت (شانی تکلو) شانی ز آبدانی
عالم کنارہ کرد؛ چندان کہ در جہان خرابش کسے ندید

آبدن | بروزن نارون بقول صاحب آنند مخفف آبدان

آبرون | بروزن واژگون بقول صاحب برہان بمعنی ہمیشہ زندہ باشد و آن نوعے از
ریاحین بود کہ پیوستہ سبز می باشد و برگ آن ہرگز نیفتد در تبریز و آذربایجان بسیار است
و بیخہاے دیوار و جاے سایہ دار می روید و بعضے گویند بستان افروز است۔ خوردن
آن با شراب۔ کرم ہاے و ماز معدہ را برآورد (اردو) بقول صاحب جامع اللغات
ایک پھول کا نام جسکے پتّے کبھی نہین گرتے۔ مؤلف کہتا ہے کہ غالباً سدا بہار سے
مراد ہے۔ بقول صاحب فرہنگ آصفیہ ایک نبات کا نام جو ہمیشہ سرسبز اور تازہ رہتی
ہے جسے گل ہمیشہ بہار بھی کہتے ہین۔

آبزرفت | بقول صاحب جہانگیری بباے موقوف و زاے منقوط و راے مضموم بفارسی

مرادف آبخست باشد۔ (حکیم طرطری ؎) چون آب زرفت روے زشتش ؛ چندین عفن و ترش چرا شد ؛

آبس | بروزن ناکس بقول صاحب برہان شہرے و مدینہ ایست نامعلوم (اردو) ایک شہر کا نام۔ (ع)

آبست | بروزن پابست بقول صاحبان برہان و ناصری (۱) گوشت ترنج را گویند واعراہیہ پالنگ نیز خوانند۔ معدہ را زیان دارد (۲) وبکسر ثالث مخفف آبستن باشد (فغانی ؎) از یکشبہ ہمخوابی جود تو عجب نیست ؛ گر لاے سترون بود آبست نعم را (اردو) (۱) ترنج کا گودہ (محیط) صاحب جامع اللغات نے آبست کا ترجمہ ترنج کا پوست کہا ہے۔

آبستا | بکسر بای عربی بقول صاحب شمس اللغات شرح کتاب ژند کہ بزعم مجوس بزردشت فرود آمدہ (؎) چو اینجا معنی قران ندانم ؛ روم آنجا کہ آبستا بجو انم ؛ بعضے گویند کہ آبستا متن است بلغت فرس قدیم و چون کسے نفہمید آنرا شرح کرد مسمی بہ ژند (اردو) کتاب ژند کی شرح جو بقول مجوسیان زردشت پر نازل ہوی۔

آبستان | بروزن تابستان بقول صاحب برہان (۱) بمعنی آبستن بود یعنی ہر حیوان کہ بچہ در شکم داشتہ باشد (۲) بمعنی پنہان داشتن نیز و بقول صاحب ناصری باردار بودن (مولوی معنوی ؎) درد زہ گر رنج آبستان بود ؛ بر جنین اشکستن زندان بود ؛ (اردو) بقول صاحب جامع اللغات (۱) حاملہ (۲) کسی چیز کا چھپا رکھنا۔ **مُوتف**۔ کہتا ہے کہ حاملہ سے وہ عورت مراد ہے جسکے پیٹ مین بچہ ہو۔ چارپایون کے لئے گابھن (آصفیہ)

آبستگی بروزن شایستگی بقول صاحب فرہنگ انندراج حمل (۱) (اردو) حمل مذکر آصفیہ

آبستن بروزن دانستن اگرچہ بصورت مصدر است دلیکن معنی مصدری ندارد بقول صاحب برہان (۱) ہرحیوان حاملہ (۲) نہفتہ وپنہان - مرادف آبستان و بقول صاحب فرہنگ ناصری (۳) بارور بودن چن مؤلف - گوید کہ دیگر کسے از اہل لغت آبستن رابمعنائے مصدرے نہ نوشتہ چنانکہ صاحب فرہنگ ناصری گوید (شفیع اثر ؎) عروس طبع ثنا خوان ذاتش از مبدا ؛ شود بہ تنگ صدف زاب گوہر آبستن ؛ (مولوی معنوی ؎) مریان بے شوے آبستن از مسیح ؛ خامشان بے لاف وگفتار فصیح ؛ از کلام مولوی معنوی سند ادعاے صاحب ناصری بدست می آید دلیکن صاحب برہان در لفظ (آبست) کہ گذشت - انرا مخفف آبستن نوشتہ است ودرین شعر اگر لفظ آبست را ماضی از آبستن نگیریم ناگزیر باشد کہ لفظ شد را محذوف گیریم (اردو) (۱) حاملہ اور گابھن - (۲) چھپا ہوا - مخفی - (۳) حاملہ ہونا -

آبستن شدن (استعمال) بقول صاحب فرہنگ انندراج حاملہ شدن و باردار شدن و بار گرفتن و شکم داشتن (صائب ؎) ہرکہ ان آب حرام رشوت آبستن نشد ؛ تیغ اگر باشد طرف مردانہ می گوید سخن - (اردو) حاملہ ہونا

آبستنِ فرزند کُش (اصطلاح) باضافت نون وضم کاف عربی بقول صاحب ناصری (۱) کنایہ از دنیا و روزگار است (۲) زمین (سعدی ؎) آبستنی کہ این ہمہ فرزند زاد و کشت ؛ دیگر کہ چشم دارد از و مہر مادری ؛ مُؤلف - گوید کہ ظاہر است کہ این شعر لفظاً سند آبستنِ فرزند کش نباشد - (اردو) (۱) دنیا - مونث (۲) زمین - مُونث

آبستن فریاد (اصطلاح) باضافت نون بقول صاحب بحر عجم بربط و آن سازیست (اردو) بربط (مذکر) بقول صاحب جامع اللغات مطربوں کا ایک ساز (و) بقول صاحب نصیر اللغات ایک ساز کا نام جو مثل طنبورہ کے ہوتا ہے مگر تونبا بڑا اور دستہ چھوٹا ہوتا ہے۔

آبستن فریاد خوان (اصطلاح) باضافت نون بقول صاحب بحر عجم مرادف ماضیہ۔

آبستنہ بقول صاحب افسر اللغات (۱) زن حاملہ (۲) چاپلوس (اردو (۱) حاملہ عورت (۲) خوشامدی۔

آبستنی بقول صاحب افسر اللغات حمل (اردو) حمل (مذکر)

آبستنی دادن (استعمال) بقول بہار گشنی دادن (اوحدالدین انوری ؎) گر ابر سر تیغ تو بر کوہ ببارد ٭ آبستنی نارد ہمہ مادر کان را ٭ (اردو) حاملہ کرنا۔ مادیان پر نر چھوڑنا مادۂ خرما میں نر کا سفوف پہنچانا۔

آبستنی روز (استعمال) بقول صاحب فرہنگ انندراج بقلب اضافت روزے کہ درآن دردزہ گیرد (نظامی ؎) چنین آمد از ہوشیاران روم ٭ کہ زاہد زنے بود زان مرز و بوم ٭ بآبستنی روز بیچارہ گشت ٭ ز شہر و ز شوے خود آوارہ گشت ٭ (اردو) جننے کا دن۔

آبتہ بروزن وارستہ بفتح ثالث بقول صاحب برہان (۱) زمینے را گویند کہ بجہت زراعت مہیا کردہ باشند (۲) جاسوس کہ خبر گیرندہ باشد (۳) مردم چاپلوس و بکسر ثالث (۴) مرادف آبستان۔ (۵) زہ دان کہ بعربی انرا رحم خوانند۔ صاحب فرہنگ انجمن آرائے ناصری گوید کہ آبتہ مخفف آب لبتہ باشد کہ براے کاشتن ہر چیز غالباً اول زمین را آب باید بست (اردو) بقول صاحب جامع اللغات (۱) وہ زمین جو ہل جو تکر کھیتی

کے لئے درست کیجائے (۴) جاسوس - (مذکر) (عالم ۵) اگرچہ دل ہے کمال مضطر ملین تو کیون کر ملین کہ دلبر؛ پھرے ہین جاسوس ان تو گھر گھر اِدھر ہمارے اُدھر تمہارے ؛ (۳) چاپلوس ولبقول صنا (مع) چرب زبان (۴) حاملہ (دیکھو آبستن) (۵) رحم بچہ دان - (مذکر) (آصفیہ) -

آبسکون بکسر ثالث و سکون رابع و ضم کاف فارسی و سکون باقی بقول صاحب برہان (۱) نام جزیرہ یا قریہ ایست از قراے طبرستان نزدیک باستراباد - میان آن و جرجان سہ روزہ راہست (۲) و نام دریاے آنجا نیز ہست وجہ تسمیہ آن بآب سکون آنست کہ رود خانہ کہ آنرا آبگون خوانند از جانب خوارزم آمدہ بدریاے خزر کہ آنرا آبسکون می گویند داخل میشود وچون نزدیک بدریا میرسد بہ آہستگی و سکون تمام میرود بدان سبب آب سکون خوانند و بعضے محل پیوستن آن رود خانہ را با دریا آبسکون نامند و جزیرہ نیز بودہ است نزدیک بدانجا انرا آب سکون می نامند - گویند وقتے کہ سلطان محمد خوارزم شاہ از لشکر تاتار گریخیت بآن جزیرہ آمدہ روز عمرش باخر رسید و الحال آن جزیرہ را آب گرفتہ است (رودکی ۵) گرفتہ روے دریا جملہ کشتی ہاے برّ تو ؛ زبہر مدح خانانت زشروان تا بہ آبسکون ؛ (حکیم فرخی ۵) تو داری از کنار گنگ تا دریاے آبسکون ؛ تو داری از در کابخ تا قصدار و تا مکران ؛ (اردو) (۱) ایک قریے یا جزیرے (۲) اور دریا کا نام -

آبشت بر وزن یا بست بقول صاحب برہان (۱) نہفتہ و پنہان - و بقول صاحب ناصری (۲) جاسوس کہ پنہانی رفتار کند (اردو) (۱) چھپا ہوا - مخفی - (آصفیہ) (۲)

جاسوس - (مذکر) -

آبشت گاہ (استعمال) بفتح بائے عربی وسکون شین معجمہ بقول صاحب برہان (۱) خلوت خانہ وجائے نہفتن و پنہان شدن (۲) از پنہانہ (؟) مستراح (اردو) خلوت - خلوت سرا (مونث) (۲) پاخانہ (مذکر) (داغ ؎) تجھکو تو یاد خوب ہی ملنے کے ڈھنگ ہین ٭ خلوت مین کیا خیال مین کیا انجمن مین کیا ٭ (ولہ ؎) انکو خلوت سرا مین بے پردہ ٭ صاف میدان پاکے دیکھ لیا ٭ -

آبشتگہ (استعمال) بقول صاحب برہان مخفف و مرادف ماضیہ -

آبشتن بروزن پالستن وبکسر بائے عربی نیز بروزن دانستن بقول صاحب عجم پوشیدہ داشتن - (سالم التصریف) وبقول صاحب نوادر بہمین معنی بالا ہم وبقول صاحب برہان (۲) نہفتہ شدن (۳) خلوت خانہ (۴) متوضا - (اردو) (۱) چھپانا - پوشیدہ رکھنا (۲) چھپنا - چھپ جانا - (۳) خلوت خلوت سرا (مونث) (۴) طہارت خانہ (مذکر) (آصفیہ) (داغ ع) چھپا ہے سے چھپتا نہین راز الفت ٭ -

آبشتن گاہ (استعمال) بقول صاحب نوادر مرادف آبشت گاہ (فریع الدہر ؎) نہ ہمین باز شناسند ز عنبر سرگین ٭ نہ گلستان بشناسند نہ آبشتن گاہ ٭ -

آبشتن گہ (استعمال) بقول صاحب نوادر مخفف و مرادف ماضیہ -

آبشتگاہ و آبشگہ (استعمال) بقول صاحبان ہفت قلزم و سروری مرادف آبشتگاہ -

آب شم (استعمال) بقول صاحب فرہنگ انندراج بحوالہ فرہنگ فرنگ -

بدون اضافت. بفتح شین معجمہ (۱) خانہ کرم پیلہ (۲) فضلۂ ابرشم (اُردو) پیلہ۔ کوئہ ابرشیم (مُذکر) (آصفیہ) (۲) ریشم کا فضلہ (مُذکر)

آبِشن | بکسر باے موحّدہ بقول صاحب فرہنگ انندراج پیراہن زیر جامہ کہ ہنگام عروسی داماد را بپوشانند (اردو) تہ پوشی (مونث) (آصفیہ)

آبلفت | بفتح ثالث بروزن وارفت بقول صاحب برہان مخفّف و مرادف آبافت باشد (حکیم ناصر خسرو ؎) تن ہمان خاک گران سیہ است ارچہ ؛ شارہ و آبلفت کنی قرطہ وشلوارش ؞ (ناصری)

آبکامہ | (اصطلاح) بدون اضافت بروزن کارنامہ بقول صاحب بحر عجم چیزیست کہ از حموضات متعدد مثل ماست وخمیر و سرکہ درست کنند و آنرا نانخورش سازند (مومن استرابادی ؎) ہزار شکر کہ از تلخ و شور خوداے چرخ ؞ نہ ایم منتظر از شہد و آبکامۂ تو ؞ (اردو) ایک نانخورش جسکو عراق فارس مین بناتے ہین بقول صاحب محیط اعظم کانجی

آبکشین | (اصطلاح) بفتح کاف عربی وکسر شین معجمہ بقول صاحب انندبرنجن و دستبند (اردو) پہنچی۔ کنگن۔ دونون زیورات کے اقسام سے ہین جنکو عورتین کلائی مین پہنتی ہین کنگن کو چوہے دتیان بھی کہتے ہین۔ (آصفیہ)۔

آبکم | بفتح کاف عربی بقول صاحب انند نوعے از مار (اُردو) سانپ کی ایک قسم

آبگانہ | بقول صاحب برہان جامع مرادف آبگانہ

آبگورگش | (اصطلاح) بفتح کاف عربی بقول صاحب انند فرومایہ وکمینہ (اردو)

کمینہ - ارذل (میر حسن ؎) پیرہن پہنے اگر کتنے ہی ارذل تو بھی ٭ گفتگو سے نہ چھپے اُسکی تو بو پیاز کیطرح ٭

آبگینہ خانہ | (اصطلاح) بدون اضافت - بقول صاحب شمس اللغات زنبور خانہ (اُردو) چھتّا - بقول صاحب فرہنگ آصفیہ - زنبور خانہ (مذکر)

آبگینہ | بسکون باے عربی وکسر کاف فارسی وفتح نون بقول صاحب برہان - (۱) شیشہ و بلور (نظیری نیشاپوری ؎) سواد دل زمے سال خوردہ روشن کن ٭ کہ عینک بصرش زآبگینۂ حلبی است ٭ (اردو) شیشہ و بلّور (مُذکّر) (آصفیہ) (؎) زاہد تجھے قسم ہے خدا کی اِدھر تو آ ٭ کیا نور سا جھلکتا ہے شیشہ کے جام مین ٭ اُردو مین آبگینہ بھی مستعمل ہے (مُذکّر) (آتش ؎) آبگینہ سے ہے نازک دل بیمار آتش ٭ بد مزاجی سے میری رکھتے ہین غم خوار لحاظ ٭ (رشک ؎) ہو گیا یار مرے دل سے شکستہ خاطر ٭ آبگینے سے تعجب ہے کہ خارا ٹوٹا ٭

(۲) آبگینہ بمعنی الماس وآن جوہریست مشہور (اردو) الماس ہیرا (مُذکّر) (امیر اللغات)

(۳) آبگینہ بمعنی شراب انگوری وبقول بہار این مجاز است (خواجہ نظامی ؎) چو آن جام کیخسروانی نماند ٭ بجام آبگینہ چہ باید فشاند ٭ بقول صاحب رشیدی مصرع ثانی در بعض نسخ چنین یافتہ شد (ع) زجام آبگینہ چہ باید فشاند ٭ صاحب رشیدی گوید کہ بر تقدیر صحّت مصرع ثانی اول الذکر آبگینہ بمعنی صراحی باشد - مؤلف - را با صاحب برہان اتّفاق است - (اردو) انگور کی شراب (رند ؎) مے چھٹیگی مجھسے کیونکر

تکمیف

مے سے ہے میرا خمیر ÷ مجھ کو گھٹی مین پلائی ہے شراب انگور کی ÷

(۴) آبگینہ کنایہ از دل عاشق (اردو) عاشق کا دل (مذکر)

(۵) آبگینہ کنایہ از اشک چشم عاشق (اردو) عاشق کی آنکھون کے آنسو (مذکر) میر نے شیشہ کو اشک سے استعارہ کیا ہے (ع) شیشہ بازی تو تنک دیکھنے آ آنکھون کی ÷

ہر پلک سے مری آنکھون کی روان ہے شیشہ ÷

(۶) آبگینہ بقول صاحب ناصری۔ شیشۂ شراب (ازرقی قطعہ) زان شراب بے خورد باید جرم آن یاقوت رنگ ÷ کز فروغش سیگون ساغر شود یاقوت سان ÷ آبگینہ عکس آن چون نور بر دست افگند ÷ دست بیرون کرد پنداری کلیم از بادبان ÷ (اردو) شیشہ (مذکر) بوتل ۔ (مونث)

(۷) آبگینہ بقول صاحب ناصری ۔ یخ (حکیم ازرقی ع) بگداخت آبگینۂ شامی در آبدان ÷ وز آب چشم ابر بجندید بوستان ÷ مخفی مباد کہ بعض از اہل لغت آبگینۂ شامی را با شیشۂ صافی مخصوص کردہ اند و صاحب فرہنگ ناصری آبگینہ شامی را یخ گرفتہ و یخ را منسوب بملک شام کردہ است (اردو) یخ (مونث) (آصفیہ)

(۸) آبگینہ بقول صاحب شمس عرش و کرسی (اردو) عرش (مذکر) کرسی (مونث) (ناسخ ع) کیا بیان ہو رفعت قصر جلال مرتضیٰ ÷ عرش اعظم بھی براے سائبان پیدا ہوا ÷ (اسیر ع) کرسی یہ پکاری آؤ آؤ ÷ گھر آپ کا ہے قدم بڑھاؤ ÷

(۹) آبگینہ بمعنی افلاک (اردو) افلاک (مذکر) (بحر ع) آج دنیا مین گلہ کرتے ہین جو

افلاک کا ؂ کل وہی زیر زمین شکوہ کرین گے خاک کا ؂

(۱۰) آبگینہ بمعنی شیشہ خانہ (اردو) آیینہ خانہ (مُذکّر) (آتش ؎) نظر آتی ہین سو صورتین ہی صورتین محجوب ؂ کوئی آیینہ خانہ کارخانہ ہے خدائی کا ؂

(۱۱) آبگینہ بمعنی تاب خانہ کہ بقول صاحب برہان درانجا بخارے وتنورے باشد و خانہ کہ زمین آن را مانند زمین حمّام مجوّف کردہ باشند و آتش دران فروزند تا گرم شود و ایّام زمستان درانجا بسر برند و خانۂ بزرگ تابستانی و خانہ کہ دیوار آن از آیینہ باشد (اردو) بقول صاحب جامع اللغات وہ مکان جسمین گرمی زیادہ ہو یا آگ جلتی رہے و بقول صاحب نصیر اللغات حمّام اور وہ مکان جسمین تنور روشن ہو یا دھوان رہے۔ (وہ مکان جسکی دیوارین آئینہ کی ہون۔ مولف)

(۱۲) آبگینہ بقول صاحب انند۔ مشربہ (اردو) پیالہ (مُذکّر)

(۱۳) آبگینہ بقول بہار آیینہ (صائب ؎) از آبگینہ پشت بدیوار دادہ است ؂ سیماب از مشاہدۂ اضطراب ما ؂ (ولہ ؎) گناہ زشتی خود را با بگینہ منہ ؂ مکن چو تنگدلان شکوہ از زمانۂ خویش ؂ (اردو) آیینہ (مُذکّر) (ذوق ؎) خاک آئینہ سے ہے نام سکندر روشن ؂ روشنی دیکھتا گر دل کی صفائی کرتا ؂

آبگینہ خانہ (استعمال) بدون اضافت بقول صاحب بحر عجم (۱) آیینہ خانہ۔ (۲) آسمان (اردو) آیینہ خانہ۔ دیکھو آبگینہ کا نمبر ۱۰ (۲) آسمان (مُذکّر)

آبگینہ در جگر شکستن (مصدر اصطلاحی) بقول صاحب فرہنگ انند سراسیمہ و بیقرار

شدن (اردو) بے قرار ہونا - پریشان ہونا-

آبگینۂ شامی (اصطلاح) باضافت ہاے ہوز بقول صاحب شمس و فرہنگ انند آئینہ کہ در غایت صفا باشد (اردو) بقول صاحب جامع اللغات وہ شیشہ جو عمدہ ہوتا ہے

آبگینہ شکستن (مصدر اصطلاحی) مخفی مباد کہ آبگینہ بمعنی شیشہ و جام آمدہ و شیشہ شکستن بقول صاحب بحر عجم پر خوردن شراب است و جام شکستن بقولش رسوا کردن پس از آبگینہ شکستن رسوا کردن مُراد باشد کہ بصلہ بر آید چنانکہ بیدل گوید (ﮯ) نازک دلان باغ تو چون شبنم سحر * برروے برگ گل شکنند آبگینہا حضرت بیدل مضمون نازکے پیدا کردہ است و گوید کہ نازک دلان از برگ گل کار سنگ می گیرند و جام را بر برگ گل می شکنند یعنی از منتہاے نزاکت برگ گل را کہ خود دعواے نزاکت دارد شرمندہ می کنند (اردو) شرمندہ کرنا۔

آبگینہ طارم (اصطلاح) بقول صاحب بحر عجم آسمان (اردو) آسمان (مُذکر)

آبگینہ گون طارم (اصطلاح) بقول صاحب بحر عجم مرادف آبگینہ طارم۔

آبلوج بسکون ثالث وضم لام و واو معروف ساکن بقول صاحب برہان کلہ قند و بقول صاحب بحر عجم مطلق قند (جامی قطعہ) تا آبلوج ہمچو تبرزد نشد بطعم * تا چون نبات نیست بہ پیش نظر شکر * بادا نہادہ در دہن دولتت مقیم * دست نشاط عیش لفتح و ظفر شکر * (اردو) بقول صاحب آصفیہ کلہ قند کو اردو مین مصری کلی کوزہ کہتے ہین - قند بھی اردو مین مستعمل ہے (اسیر ﮯ) اب وہ مزہ نہین لب شیرین کے قند مین * جو کا ہوا ہے یہ کسی خدمت رسیدہ کا * -

آبلوک | بسکون ثالث و ضمّ لام بقول صاحب فرہنگ انجمن آرائے ناصری
مرادف ماضیہ۔

آبلہ | بکسر باے عربی و فتح لام (۱) بقول بہار گنبد آب کہ ترجمۂ حباب است بقول
صاحب برہانِ جامع۔ (۲) علّت ورم و جوشش معروف صاحب فرہنگ انند
گوید کہ آبلہ بمعنی آبلہ دار ہم آمدہ اکثرے از صاحبان لغت آبلہ را ترک کردہ اند
بہار گوید کہ (خاریدہ) صفت آبلہ باشد و از تشبیہاتش (۱) تنور (۲) جوے (۳) جوبار
(۴) جرس (۵) چشمۂ کوثر (۶) خیمہ (۷) دیدہ بینا (۸) دیدہ ور (۹) سبوے (۱۰) صدف (۱۱)
عقدہ (۱۲) غنچہ (۱۳) قدح (۱۴) کفش (۱۵) گوش۔ (خان آرزو ۵۳) چگونہ قطع شود
راہ غم کہ در ہر گام ؛ تنور آبلہ آرد بجوش طوفان را ؛ (بیدل ۵۴) خاکسار تو طپیدن
کند آغاز چرا ؛ جرس آبلہ بیرون دہد آواز چرا ؛ (صائب ۵۵) چہ شکایت کنم از گرمی
صحراے طلب ؛ ہنکہ ہر آبلہ ام چشمۂ کوثر شدہ است ؛ (غنی ۵۶) خبر آمدن لشکر
خار است اینجا ؛ خیمۂ آبلہ گر دست دہد بر پا کن ؛ (صائب ۵۷) بے دیدۂ بینا چہ
گل از خار توان چید ؛ زخم است بپائیکہ درو آبلہ نیست (صائب ۵۸) خار را تشنہ
جگر سر بہ بیابان ندہد ؛ ہر کہ چون آبلہ در راہ طلب دیدہ ور است ؛ (صائب ۵۹)
امیدوار نباشم چرا بنومیدی ؛ سبوے آبلہ پر از شراب می گردد ؛ (ابوطالب کلیم
۶۰) در بیابان طلب از اثر گرم روی ؛ صدف آبلہ را پر ز شرر یافتہ ام ؛ (صائب ۶۱)
غنچۂ آبلہ ام برگ قناعت دارم ؛ روزی من ز دو عالم سر خارے باشد ؛ (صائب ۶۲)

قدم از صدق درین مرحلہ می باید زد ❊ مے لعل از قدح آبلہ می باید زد ❊ (ابوطالب کلیم ۱۰۶۱ھ) بسیار کفش آبلہ ہا پارہ میشود ❊ تا کس سراغ آن گہر بے بہا کند ❊ (سید حسین خالص ۱۱۲۵ھ) از ضعف تن بکوے تو چون پائے میرسد ❊ شکل بگوش آبلہ آواز پا رسد ❊ **مؤلف**۔ گوید کہ در کلام صائب نمبر (۸) دیدہ در صفت آبلہ باشد نہ تشبیہ آن و در کلام خالص نمبر (۱۵) گوش تشبیہ آبلہ نباشد و چشمۂ کوثر را در تشبیہات آبلہ مخصوص کردن درست نیست بلکہ مطلق چشمہ تشبیہ آبلہ باشد (اردو) بقول امیر آبلہ مرکب ہے آب اور لہ سے۔ لہ کلمہ تصغیر ہے جیسے چراغلہ جگنو کو کہتے ہین۔ (۱) بلبلا حباب (مُذکر) (آصفیہ (۲) چھالا۔ پھپولا۔ (مُذکّر) (امیر) (ناسخ ۱۲۵۴ھ) ناسخ اپنے دن پھرینگے دشت غربت مین اگر ❊ آبلہ ہر ایک تلوے کا گہر ہوجائے گا ❊ صاحب جامع اللغات فرماتے ہین کہ آبلہ وہ چھالا ہے جو زیادہ کام کرنے سے ہاتھ اور زیادہ چلنے سے پانون مین پڑ جاتا ہے اور بیماری چیچک مین بھی بدن پر آبلے نکل آتے ہین

آبلہ از ہم گسستن (استعمال) بہار ذکر این می کند و از معنی ساکت۔ **مؤلف** گوید کہ شکستن آبلہ باشد از کثرت و اتّصال یکدیگر چنانکہ صائب گوید (۱۰۸۰ھ) زبسکہ آبلۂ دل زہم نمی گسلد ❊ نفس برشتۂ گوہر کشیدہ می ماند ❊ (اردو) آبلے ٹوٹنا۔ کثرت اور ایک دوسرے کے دباو کی وجہ سے۔ (نسیم ۱۲۶۰ھ) کی گہر ریزی ہمارے آبلون نے لوٹ کر ❊ تھا متاع عمر جو وقف بیابان ہوگیا ❊

آبلہ بر پاے ریختن (مصدر اصطلاحی) بقول بہار عبارت از گریزانیدن و سرگشتہ و آوارہ کردن و عاجز و درماندہ گردانیدن است

(نظامی ؎) زپیکان ترکانِ آن مرحله ٭
توان ریخت بر پاے شان آبله ٭ در بعض
نسخ این شعر چنین بنظر آمده (؎) زپیکان
ترکان این مرحله ٭ توان ریخت در پاے
روس آبله ٭ ازینجاست که بعض صاحبان
لغت این را براے مصدر اصطلاحی (آبله
در پاے ریختن) سند گیرند (اردو) بھگا دینا
آوارہ کرنا بقول امیر سرگردان اور پریشان
کرنا (ناسخ ؎) خاک اُڑا دی کرد یا جنگل
مین آوارہ مجھے ٭ چرخ سمجھا گرد باد دامن
صحرا مجھے ٭۔

آبله بر دوش کردن (مصدر اصطلاحی)

بار گران بر سر نہادن (بیدل ؎) چه بار
کلفتی اے زندگی که ہچو حباب ٭ تمام آبله
بر دوش کردهٔ ما را ٭ (اردو) بار گران مین
مبتلا کرنا ۔ بھاری بوجھ سر پہ لاد دینا ۔

آبله بستن (مصدر اصطلاحی) آبله پیدا کردن

بہار ذکر این می کنند و از معنی ساکت (محمد
میرک نظمی خراسانی رباعی) دی وعدهٔ وصلش
چو زبان گله بست ٭ جانم ز صبوری کمر حوصله
بست ٭ چندان ره انتظار را پیمودم ٭ کز رشک
پیاپے مژه ام آبله بست ٭ (اردو) آبلے
ڈالنا ۔ چھالے پیدا کرنا (آتش ؎) اس قدر
مجھسے زمانہ کی ہوا ہے برخلاف ٭ کیا عجب
بوے حنا ڈالے بدن مین آبلے ٭ امیر نے
آبلے ڈالنے کے ضمن مین چھالے پیدا کرنیکو
بھی بیان فرمایا ہے ۔

آبله بیرون دادن (مصدر اصطلاحی)

بیرون آوردن و ظاہر کردن آبله بہار
ذکر این می کنند و از معنی ساکت (صائب ؎)
دل پرخونم اگر آبله بیرون می داد ٭ از گہر
بادیه را دامن دریا می کرد ٭ عجب است
که صاحب فرہنگ انندراج این را مترادف
آبله از ہم گسستن ۔ گوید (اردو) آبلے نکالنا

آبلہ پا (استعمال) بدون اضافت بقول
بہار کسے کہ پائے او آبلہ برآوردہ باشد و
باضافت ثالث آبلۂ کہ در پا برآید (مسیح کاشی
۵) سر بسر راہ تمنائے تو دشت نمک است
آن نمک ساز باین آبلہ پا ارزانی ٭ (ظہوری
۵) دررہ کعبہ زفتیم بآرایش فرق ٭
گل خارش بہ نم آبلۂ پا بشگفت ٭ (اردو)
(۱) آبلہ پا اردو مین مستعمل ہے (بحر ۵) سیر
اس سبزۂ عارض کی ہے دشوار بہت پائے
دل آبلہ پا راہ مین ہین خار بہت ٭ (۲)
پاؤن کا آبلہ (مذکر)

آبلہ پایان جستجو (اصطلاح) باضافت نون
بقول صاحب بحر عجم سالکان راہ طلب (اردو)
راہ معرفت مین دوڑنے والے۔

آبلہ پرور (اصطلاح) بہار گوید کہ درصفات
پائے مستعمل پائے آبلہ دار را آبلہ پرور گویند
کہ او آبلہ را نگہدارد و می پرورد۔ اسم فاعل
است از مصدر اصطلاحی (آبلہ پروردن)
کہ می آید (کلیم ۵) خضر این بادیہ را
چند نشان است کلیم ٭ اوّل ان کو قدم
آبلہ پروردارد ٭ (اردو) آبلہ دار۔

آبلہ پروردن (مصدر اصطلاحی) آبلہ (۲۰)
در پا پیدا کردن و سختی کشیدن (اسیر ۵)
کے میشود شکنجہ کش دامن وطن ٭ پائے طلب
کہ آبلہ پرورد غیر نیست ٭ در بعض نسخ مصرع
ثانی چنین است ع پائے طلب کہ آبلہ پرورد
غربت است ٭ (اردو) آبلے پیدا کرنا۔ سختی
کھنیچنا۔ سختی اُٹھانا۔ سختی جھیلنا۔

آبلۂ پستان (اصطلاح) باضافت تا ہوئی
بقول صاحب بحر عجم تکمہ پستان و عقد
پستان و سر پستان باشد (سنجر ۵) نیم از
پرورش مادر گیتی راضی ٭ زانکہ خون خوردہ
ام از آبلۂ پستانش ٭ (اردو) بھٹنی (آصفیہ)
وہ تکمہ جو عورت کے پستان پر ہوتا ہے (مع،

آبلۂ تنِ رزان (اصطلاح) باضافت ہاے ہوّز و نون اول بقول صاحب ناصری کنایہ از دانہ ہاے آبدار انگور است کہ از جسم رز بیرون تراویدہ (اُردو) دانہ ہاے انگور جو تر و تازہ ہون -

آبلۂ جام (اصطلاح) باضافت خامس بقول صاحب فرہنگ انند حبابا باشد (اُردو) حباب (مُذکّر)

آبلۂ چشم (اصطلاح) باضافت خامس بقول صاحب انند نقطہ سپید کہ در چشم باشد (اُردو) پھُولا (مُذکّر) پھُلی (مُونّث) (آصفیہ)

(۲/۷) **آبلہ چیدن** (مصدر اصطلاحی) شکستن آبلہ باشد (نظیری نیشاپوری ؎) آبلے برسخ از آبلہ گفتم برسانم ٭ وادی بر ہم ریخت تف آبلہ چین را ٭ (اُردو) آبلہ توڑنا (اسیر ؎) ہمجنس کے ہمجنس نہین درپے ایذا ٭ توڑے نہ کبھی خار مژہ آبلۂ اشک ٭

(۳/۲) **آبلہ خاستن** (مصدر اصطلاحی) آبلہ پیدا شدن باشد چنانکہ خسرو گوید ؎ بزیر ہر کف پاے دُر رنمود چنان ٭ کہ گوئی آبلہ ہا خاست است در کف پایے ٭ (اُردو) آبلہ نکلنا - آبلہ پیدا ہونا - (ناسخ ؎) آبلے چیچک کے جب نکلے عذار یار پر ٭ بلبلونکو برگ گل پر شبہۂ شبنم ہوا ٭ (ظفر ؎) آبلہ پیدا ہوا داغ دل مضطر کے پاس ٭ چاہیے تھا واقعی شیشہ بھی ہان ساغر کے پاس ٭

(۳/۳) **آبلہ داشتن** (استعمال) آبلہ دار بودن چنانکہ محمد سعید اشرف گوید (؎) نے ہمین دارو براہت پاے مجنون آبلہ ٭ کردہ است از نقش پایش روے ہامون آبلہ ٭ (اُردو) آبلہ رکھنا - (فی البدیہ نظم طباطبائی ؎) آبلے پاؤن مین رکھتی ہے جو تاک انگور ٭ فرش مخمل کا ہوا راستہ چلنے کے لئے ٭

آبلہ در پا ریختن (مصدر اصطلاحی)

بقول صاحب بحر عجم مرادف آبلہ بر پاے ریختن۔

(۲/۱۴) **آبلہ در پا شکافتن** (مصدر اصطلاحی) بکاف عربی کنایہ از بسیار تکاپو کردن است۔ (ظہوری ؎) شد تا بہ آب و خاک رہ جستجوے گل ٭ در سعی بسکہ آبلہ در پا شکافتم ٭ (اردو) نہایت تگ و دو کرنا۔ (دوڑ دھوپ کرنا آصفیہ)

آبلہ در زیر پا نشکستن (مصدر اصطلاحی) بقول صاحب بحر عجم کنایہ از کمال سبکروحی و کم آزاری صاحبان بہار عجم و فرہنگ انند راج ہمین اصطلاح را باثبات می گیرند و ہمین معنی از و پیدا می کنند۔ مولف۔ گوید کہ کمال سبکروحی آبلہ نون نفی را محفوظ دارد وکلام صائب سند آنست (؎) از بارغم اگرچہ دو تا گشت قامتم ٭ نشکستہ است آبلہ در زیر پاے ما ٭ (اردو) سبکروح اور سبک بار رہنا (فی البدیہ نظم طباطبائی ؎) پائی ہے عمر ابد قطع تعلق کر کے ٭ جب سبکروح ہوا مین تو سبک بار رہا ٭

(۳/۵) **آبلہ در مژگان داشتن** (مصدر اصطلاحی) کنایہ از گریستن است چنانکہ بیدل گوید (؎) آخر از عجز چو گل اشک دوا ندیم بجشم ٭ پاے خوابیدہ ما آبلہ در مژگان داشت ٭ (اردو) رونا

(۳/۱۴) **آبلۂ دل** (استعمال) آبلہ کہ در دل افتد و پیدا شود (صائب ؎) ز نوک ہر مژہ امروز می چکد آتش ٭ مگر بآبلۂ دل رسید نیشترش ٭ (اردو) دل کا آبلہ (مذکر)

(۱/۱۶) **آبلۂ دل شکافتن** (استعمال) باضافت خامس و کاف عربی چاک زدن آبلۂ دل باشد (شانی مشہدی ؎) شانی شکافت آبلۂ دل شب وداع ٭ او رفت و درد کے این غزل عاشقانہ ماند ٭ (اردو) آبلے توڑنا۔ (دیکھو آبلہ چیدن)

آبلۂ دل شکستن (مصدر اصطلاحی)

باضافت خاص بقول صاحب بحر عجم فرو
نشستن آتش دل وتسکین یافتن آن
(صائب ع) دید چو خونین دلم لالہ ستان
خاک را ۰ آبلۂ دل شکست شیشۂ افلاک
را ۰ (اُردو) دل کی آگ بجھنا۔ جی ٹھنڈا
ہونا (ذوق ع) ہم آپ جل بجھے مگر اس
دل کی آگ کو ۰ سینے میں اپنے ذوق نہ پایا
بجھا ہوا ۰ (تسلیم ع) وصل کے دن شربت
دیدار سے ۰ آگ بجھی طالب دیدار کی ۰

آبلہ دمیدن (استعمال) بقول بہار آبلہ
برآمدن وظاہر شدن آبلہ وجوش زدن آن
باشد (خسرو در تعریف شراب گوید ع)
بود بر آتش قدمش دیر پا ۰ زانش
دمید آبلہ سر تا بپا ۰ (اردو) آبلے
نکلنا۔ آبلے پڑ جانا۔ (دیکھو آبلہ نشستن آتش) (ا
ع) کون سرگرداں نہیں ہے جستجوے
یار میں ۰ پڑ گئے ہیں پاے شیخ وبرہمن میں
آبلے ۰۔

آبلۂ دولابی (اصطلاح) باضافت خاص
بقول صاحب بحر عجم آبلہ کہ بہ شدنش وآب
برداشتنش دور دارد۔ یعنی بہ شود وباز آب
بردارد وپس ازاں بہ گردد وباز تازہ شود۔
ہلم جرّا ازینجاست کہ این را آبلۂ دولابی
نام نہادہ اند کہ سلسلۂ آب برداشتنش یعنی
تازہ شدنش جاری باشد (سالک یزدی
ع) خار خشکم کہ درین بادیہ از بے آبی ۰
مید ہد آب مرا آبلۂ دولابی ۰ (اردو)
بھر یا پھوڑا صرف نواح سہارنپور میں
کہا جاتا ہے (مذکر) وہ آبلہ جو التیام پاکر پھر ہرا
ہو جاتا ہے اور یہ سلسلہ مدت تک جاری
رہتا ہے۔

آبلۂ رخِ فلک (اصطلاح) باضافت خاص
بقول صاحب بحر عجم تارگان۔ (اردو)
تارے۔ ستارے۔ (مذکر) (ناسخ ع)

تھا فلک حیرت مین یہ ثابت ہین یا سیارے
ہین ٭ تیری جوتی کے جو کل چمکے ستارے
رات کو ٭ ۔

آبلہ رو (استعمال) بدون اضافت صفت
کسے است کہ بررو نشان آبلہ دارد غنی ؎
ہر کرا چشم بر خسار نکومی باشد ٭ شمع پیش
نظرش آبلہ رومی باشد (اردو) چیچک رو (آصفیہ)

آبلۂ روز (اصطلاح) باضافت خاص
بقول صاحب بحر عجم آفتاب ۔ (اردو) آفتاب
(مذکر) (میر ؎) اک روز بے نقاب ہوا تھا
وہ صبح کو ٭ ابتک ہے آفتاب جہانتاب بے
زوال ٭ ۔

آبلہ ریختن (استعمال) بدون اضافت (۲)

آبلہ ریز بقول بہار صفت پا است مولف
گوید کہ درین شک نیست کہ آبلہ ریز صفت
است ولیکن تخصیص این با پا ناقابل تسلیم
است کہ عرفی در کلام خود جگر آبلہ ریز ہم
آوردہ است (صائب ؎) بپائے آبلہ ریز
آنقدر تر ماجستم ٭ کہ غوطہ زد بہ گہر رشتہ ہائے
موج سراب ٭ (عرفی ؎) مادست و دہن
سوختۂ نغمۂ عشقیم ٭ دوزخ جگر آبلہ ریز از نفس
ماست ٭ خلاصہ اینست کہ استعمال آبلہ با
مصدر ریختن آمدہ و از آبلہ ریز عضوے
مراد است کہ ریزش آبلہ ازان جاری باشد (اردو)
آبلہ ٹپکنا محاورۂ اردو مین مستعمل ہے بقول امیر
چھالے مین مادہ آجانے سے جلن ہونا ۔ آبلہ بہنا
آبلہ پھوٹنا ۔ آبلہ پھوٹ بہنا بھی کہا جاتا ہے ۔
دیکھو امیر اللغات ۔ پس عضو آبلہ ریز کا ترجمہ
بہتا ہوا آبلہ رکھنیوالا عضو ہو سکتا ہے (قلق ؎)
الٰہی خیر ہو کچھ آج رنگ بڈھب ہے ٭
ٹپک رہا ہے کئی دن سے آبلہ دل کا
(رند ؎) دل مرا شیشہ نہ تھا دیتا صدا جو
ٹوٹ کر ٭ بہگیا ہمراہ اشک اک آبلہ سا
پھوٹ کر ٭ (آتش ؎) پھوٹ کر آبلون نے

خشک زبانین ترکین * تمسے شرمندہ مین
اسے خار مغیلان نہ گیا * (وزیر ع) آبلے
پھوٹ بہے دل کے بھر آئین آنکھین پیپ
مین آب گہر اپنا ہے گوہر کے عوض *۔

آبلہ زار (استعمال) بدون اضافت بقول
بہار از عالم گلزار است (والہ ہروی ع)
ہر موے من از رنج سفر پاے نگاریست *
چون رشتۂ تسبیح تنم آبلہ زاریست * خلاصہ
انیست کہ آبلہ زار جاے باشد کہ در وے آبلہ
ہا باشد۔ بہار گوید کہ زار حرفست کہ در محل
کثرت اشیا استعمالش کنند چنانکہ گلزار و لالہ زار
و بقول صاحب برہان زار مکان روئیدن
باشد ہمچو لالہ زار و بمعنی انبوہی و بسیاری
ہم (اردو) وہ عضو جسمین آبلے پڑ گئے ہون
چھالے پیدا ہوے ہون۔

آبلہ زدن (مصدر اصطلاحی) بقول صاحب
تحقیق آبلہ پیدا کردن و آبلہ دار شدن کہ
مرادف آبلہ کردن باشد۔ (طغرا ع)
ز آواز ہر شعلۂ بلبلہ * زدہ پردۂ گوش
جام آبلہ * (خالص صفاہانی ع) حق القدم
گرفت گہرہاے نیمرو * پاے کسے کہ آبلہ
زود رسراغ ما * (اردو) آبلہ دار ہونا چھالے
نکالنا۔ آبلے پیدا کرنا (امیر دیکھو آبلے ڈالنا)

آبلہ شکستن (استعمال) شکستن آبلہ باشد (۳۱۹)
لازم و متعدی ہر دو چنانکہ بیدل گوید (ع)
مانند نقش پا بگل عجز خفتہ ایم * بر ما ہزار آبلہ
باران شکست و ریخت * (اردو) آبلہ ٹوٹنا
توڑنا۔ (امیر اللغات)

آبلہ فتادن (استعمال) پیدا شدن آبلہ (۳۲۰)
باشد مرادف آبلہ خاستن۔ (قاسمی گونا
بادی ع) جبین شان پر از چین چو رخسار
آب * فتادہ بر و آبلہ چون حباب *

آبلہ فرسا (استعمال) بقول بہار در صفات

آبلہ فرسود پاے مستعمل و ندے کہ از کلام

صائب پیش می کند در بحث آبلہ فرسود
کردن می آید حاصل اینست کہ آبلہ فرسود
صفت پاے باشد کہ بسیار تگ و دو کند چنانکہ
آبلہ او فرساید فرسودن بمعنی بغایت کہنہ
شدن و پامال گردیدن و از ہم ریختہ شدن
و محو گردیدن آمدہ کذا فی بحر العجم۔ (اُردو)
اردو مین فرسودہ۔ سال خوردہ۔ پرانی
اور بوسیدہ چیز کو کہتے ہین۔ فرسودہ حال
بمعنی خستہ حال مستعمل ہے لیکن پاؤن کی
صفت مین پاے آبلہ فرسا و آبلہ فرسود
کا ترجمہ یون ہوسکتا ہے کہ وہ پاؤن جسکے
آبلے پس گئے ہون۔

آبلہ فرسود کردن پا (مصدر اصطلاحی)، (۳۱)
باضافت نون تکاپوے بسیار و تگ و تاز
کردن باشد چنانکہ صائب گوید (ع) صائب
چہ کنی پاے طلب آبلہ فرسود * ہر کس
بمقامے کہ رسید است رسید است * (اُردو)

دوڑنا دھوپنا۔ تگ و دو کرنا۔ دوڑ دھوپ
کرنا۔ (آصفیہ)۔

(۳۲) **آبلۂ فرنگ** (اصطلاح)، باضافت خاص
مرضے است مشہور کہ آتشک نام دارد۔
صاحب برہان بضمن آتشک می فرماید کہ
آبلۂ فرنگ ہمین مرض است۔ (اردو)
بقول امیر آبلہ فرنگ وہ بیماری ہے جسکو
باد فرنگ اور آتشک بھی کہتے ہین۔
یہ مرض قدیم زمانہ مین نہ تھا ہندوستان
مین اہل ہند اور اہل فرنگ کے اختلاط
سے بسبب اختلاف طبائع پیدا ہوا طب کی
پرانی کتابون مین اس کا ذکر نہین ہے۔

(۳۳) **آبلہ کردن** (مصدر اصطلاحی) مرادف
آبلہ زدن باشد ابو البرکات منیر (ع) پا کردہ
ایم از مژہ در راہ تو ولے * از اشک دیدہ
آبلہ کرد است پاے ما * (اشرف مازندرانی
ع) نے ہمین وارد براہت پاے مجنون آبلہ

کردہ است از نقش پا یت روے ہاموں
آبلہ ٭ بہار ذکر این می کند واز معنی ساکت
صاحب بحر عجم آبلہ کردن دہن را تخصیصاً
ذکر می فرماید کہ تبخالہ برآوردنِ دہان است
مؤلف - را باین تخصیص اختلاف است
کہ ضرورتے ندارد - آبلہ کردن پا و روے

و دہن داخل ہمین اصطلاح عام است
سند آبلہ کردن پا و روے مذکور شد
و آبلہ کردن دہن از کلام لا یعلم پیدا است
کہ صاحب بحر ذکر آن می کند (ع) خاک
ماسوختگان آتش دیگر دارد ٭ دہنِ مور
کند آبلۂ دانۂ ما ٭ -

آبنوس بر وزن خاکبوس بقول صاحب برہان درختے باشد سیاہ و مشہور است
کہ چوب آنرا اگر بر آتش نہند مانند عود بگدازد و بوے خوش دہد اگر با آب بسانید و در چشم
کشند شبکوری را ببرد و خوردن آن سنگ مثانہ را بریزاند (۲) نوعے از ماہی ہم ہست
بسیار لذیذ (اردو) آبنوس (مذکر) بقول امیر ایک درخت ہے جسکی لکڑی سخت
اور نہایت سیاہ ہوتی ہے - (۲) مچھلی کی ایک قسم جو نہایت ذائقہ دار ہوتی ہے -

آبنوسی شاخ (اصطلاح) بقول صاحب
بحر عجم سورنائے یعنی شہنائے - نائے کہ
از چوب آبنوس ساختہ باشند (خاقانی ع)
آن آبنوسی شاخ بین مار شکم سوراخ بین ٭

افسونگر گستاخ بین لب بر لب یار آمدہ ٭ (اردو)
شہنائی (مؤنث) (بحر ع) جام نقارۂ شادی
ہے مجھے اے ساقی ٭ قلقل شیشۂ مے
نغمۂ شہنائی ہے ٭ -

آبو بر وزن قابو بقول صاحب برہان گل نیلوفر است و بقول صاحب ناصری
خال کہ برادر مادر باشد (خواجہ عمید لویکی ع) صنعش ز سر کوہ بروباندہ شقائق ٭

در باغ و مانده لطفش سوری و آبو۔ (اردو) بقول صاحب جامع اللغات۔ (۱) وہ پھول اور پھل جو پانی مین پیدا ہو جیسے نیلوفر وغیرہ و بقول صاحب آصفیہ گل نیلوفر کو دو طرح بولتے ہین (الف) کنول گٹّہ کا پھول یہ سورج نکلنے کے وقت کھلتا ہے (ب) کنول۔ پدم۔ پدما۔ کمودنی کا پھول جس کا استعمال اکثر دواؤن مین ہوتا ہے۔

آبوس | بروزن قاموس بقول صاحب محیط اعظم طوطیاے سبز است (اُردو) نیلا کھوتا (مذکر)۔

آبوق | بروزن فاروق بقول صاحب برہان جامع مرادف (آپوق بباے فارسی) باشد۔

آبون | بروزن قانون بقول صاحب جامع اللغات آوازے کہ دہان بند کردہ از لب ہا بر آرند۔ کسے از اہل لغت ذکر این نکردہ (اُردو) وہ آواز جو مُنھ بند کر کے ہونٹون سے نکالی جاوے۔

آبہ۔ | بروزن تابہ بفتح باے عربی بقول صاحبان برہان و سروری (۱) نام قریہ ایست از قراے ساوہ و آنرا آوہ نیز گویند و بقول بہار (۲) کلمۂ نسبت است چون سردابہ بمعنی سردخانہ و گورابہ بکاف فارسی بمعنی گنبدے کہ سر مقابر سازند (اُردو) ایک قریہ کا نام جو حوالی عراق مین واقع ہے (۲) نسبت کا کلمہ اردو مین بترکیب فارسی بعض الفاظ کے ساتھ مستعمل ہے جیسے سردابہ بمعنی تہ خانہ۔ (آصفیہ)

آہی	بکسر ثالث بروزن والہی بقول صاحب برہان نام رودخانہ ایست کہ

اور ارود خانہ آہو نیز گویند و بقول ناصری جیحون (زرتشت بہرام ۵) ہمانگاہ نزدیک دریا رسید ❊ یکے ژرف دریائے بن ناپدید ❊ بوستا درون نام آن آہی ❊ کہ قعرش نبود ست ہرگز تہی ❊ (اُردو) ایک خاص ندی کا نام جسکو فارسیون نے رودخانہ آہو اور جیحون بھی کہا ہے

آبید	بروزن ناہید بقول صاحب برہان (۱) شرارہ آتش و (۲) سرشک راگویند

و در موید الفضلا بجائے حرف آخرین رائے قرشت و در جائے دیگر حرف زائے فارسی نوشتہ و بجائے حرف ثالث یائے حُطّی صاحب ہفت قلزم گوید کہ بجائے ممدودہ مقصورہ ہم بنظر آمدہ (اُردو) بقول صاحب جامع اللغات پہلوی زبان کا لفظ ہے (۱) شرارہ آگ کا و بقول صاحب آصفیہ شرارہ (مُذکّر) (۲) سرشک (مُذکّر) (نسیم ۱۲) اُٹھے شعلے درون سینہ سے تعظیم فرقت مین ❊ سرشک دیدہ استقبال کو تا آستین آیا ❊

آبین	بروزن کابین بقول صاحب برہان نام قریہ ایست نزدیک بغارے کہ مومیائی

کانی درانجا بہم رسد (اُردو) بقول صاحب جامع اللغات ایک موضع کا نام جس سے کانی مومیائی نکلتی ہے۔

	الف ممدودہ یا بائے فارسی	

آپگانہ	بسکون بائے فارسی بقول صاحب آنند و نوادر بچۂ ناتمام کہ از شکم مادر بیفتد

چہ از آدمی وچہ از جانور مشتق از مصدر آپگندن کہ می آید (مسعود سعد سلمان ع) شکم حادثات آبستن ٭ از نہیب تو آپگانہ فگندہ ٭ (اردو) ساقط شدہ حمل کا نا کامل بچہ صاحب نفائس اللغات نے بھی اس کا ذکر کیا ہے۔ بقول صاحب جامع اللغات کچّا حمل جو عورت یا گاے یا بکری کا گرجاے اور وہ بچہ جو مردہ پیدا ہو بقول صاحب آصفیہ کچّہ بچہ۔

آپگندن | بسکون باے فارسی و فتح کاف فارسی بقول صاحب نوادر المصادر مصدر است بمعنی افگندن (اردو) گرانا پٹخنا۔ دے مارنا (آصفیہ)

آپوق | بضم باے فارسی و سکون واو بقول صاحب برہان آنست کہ کسے دہان خود را پر باد کند و دیگرے چنان دست بر دہان وے زند کہ صدا از دہان او برآید (اردو) وہ آواز جو مُنہ مین ہوا بھر کر رُخسارون پر مارنے سے بے ساختہ نکلتی ہے۔

الف ممدودہ باتاے فوقانی

آتبین | بکسر ثالث و رابع بروزن عابدین بقول صاحب برہان (۱) نفس کاہل (۲) نیکوکار (۳) صاحب گفتار و کردار نیک و اسعد السعدا (۴) نام پدر فریدون (اردو) (دیکھو لفظ آبتین)۔

آتش | بقول صاحب برہان بفتح ثالث یکے از عناصر اربعہ واو بذیل تحقیق لفظ آدیش می فرماید کہ در ہمہ فرہنگ ہا بکسر تاے قرشت آمدہ و با دانش قافیہ شدہ صاحب زاحتہ الاغلاط گوید

کہ در کلام پارسیان قافیہ آتش با غش و دلکش ہم آمدہ اگرچہ ملّا ابھری خراسانی فرماید کہ (ع) پیوند شگستگی است با عشق ٭ چون کسرہ حرف تاے آتش ٭ ولیکن حق تحقیق آنست کہ کسرۂ تا از عالم شاذ است بالجملہ آتش بقول برہان ؔ چند معنی آید۔

(۱) ضد آب کہ بعربی نار خوانند (توحید ؔ) گہ از آتش نماید چہرۂ خویش ٭ گہ از آب وگہ از خاک وگہ از باد ٭ (مع) (اردو) آتش بقول امیر اسکی اصل ژند کا لفظ آترس ہے آترس سے قدیم فارسی مین آتیش اور اُس سے آتش ہوگیا اردو مین (مونث) مستعمل ہے بمعنی آگ۔ اربع عناصر سے ایک عنصر کا نام (نصیرؔ) کیون نہ کھین بشر کو ہم آتش و آب و باد و خاک ٭ قدرت حق سے ہین بہم آتش و آب و باد و خاک ٭ اردو مین سرکش اور شش کا قافیہ آتش سے باندھا گیا ہے۔

(۲) آتش بمعنی نور (اُردو) نور (مذکر) بمعنی جوت (ارشدؔ) ہوتا ہے نور ماہ کا یکسان جہان مین ٭ تو خوب چاند ہے کہ وہان تھا یہان نہ تھا ٭ صاحب امیر اللغات نے بذیل استعمالات و تشبیہات لفظ آتش۔ فرمایا ہے کہ آتش بمعنی تجلی و نور اردو مین مستعمل ہے جیسے آتش طور۔

(۳) آتش بمعنی رواج (اردو) رواج (مذکر) دیکھو لفظ آب کی چوتھی معنی۔

(۴) آتش بمعنی رونق (اردو) رونق (مونث) آگ بمعنی چمک دمک تشبیہاً اردو مین مستعمل ہے (امیر) (مومن ؔ) وہان آب رخ اور یہان آتش دل ٭ جدہر دیکھو اُدھر ہے جلوہ گر آگ

(۵) آتش بمعنی غضب (اُردو) غضب (مذکر) (ذوقؔ) اس بُت کا سمجھ حسن خداداد نہ اسکو ٭ یہ جھ یہ خدا کا دل ناشاد غضب ہے ٭ اُردو مین آگ غصّہ کے معنون مین بھی

مستعمل ہے (امیر) (نسیم ؎) تھوڑے خلاف حکم سے ہوتا ہے خشمگین ٭ کیسی بھری ہوئی ہے آگ
مزاج البشر مین آگ ٭۔

(۶) آتش بمعنی سبکروحی کہ کنایہ از بے تکلّفی و شگفتگی و ظرافت باشد مخفی مباد کہ فارسیان
استعمال سبکروح بمعنی سبک پرواز کردہ اند چنانکہ صائب گوید (؎) مغنی از لفظ سبکروح سبک پرواز
است ٭ لفظ پرداختہ بال و پر این شہباز است ٭ پس سبکروحی مرادف سبک پروازی باشد (اردو)
سبک پروازی۔ سبک روحی۔ سبک باری۔ (مُونّث) ہلکا پن (مُذکّر)

(۷) آتش بمعنی قدر و مرتبہ (اُردو) قدر و مرتبہ (دیکھو لفظ آب کے دسوین معنی۔

(۸) آتش بمعنی گرانی نرخ (اردو) نرخ کی گرانی (مُونّث)

(۹) آتش کنایہ از شیطان (اردو) شیطان (مذکر) (ذوق ؎) ہونا عاشق سوچ کر
اس دشمن ایمان کا ٭ دل نہ کر جلدی کہ جلدی کام ہے شیطان کا ٭

(۱۰) آتش کنایہ باشد از مردم شجاع و دلیر (اُردو) جوانمرد۔ دلیر (آصفیہ)

(۱۱) آتش کنایہ از شخص عاشق (اردو) عاشق (مُذکّر) (شہیدی ؎) جب تک بنی بنی
نہ بنی گھر کی راہ لی ٭ عاشق ہین یا شہیدی کسی کے غلام ہین ٭

(۱۲) آتش کنایہ از گرمی۔ وحدّت عشق ہم و بقول صاحب انند کنایہ از گرمی آفتاب (نظیری
؎) چشمش براہے می رود مژگان نمناکش نگر ٭ در سینہ دارد آتشے پیراہن پاکش نگر ٭ (اردو)
گرمی (مونث) سوز عشق (مُذکّر) آفتاب کی گرمی لفظ آگ۔ سوز و گداز کے معنون مین بھی مستعمل ہے
(ناسخ ؎) مری چشم دریا بہاتی رہی ٭ مری آگ عالم جلاتی رہی ٭۔

(۱۳) آتش نزد اہل صنعت کیمیا است (اُردو) کیمیا (مُونّث) (مسدس حالی ؎) کرو کچھ کہ کرنا ہی کچھ کیمیا ہے ٭ مثل ہے کہ کرتے کی سب بدّیا ہے ٭۔

(۱۴) آتش بمعنی گوگرد احمر (اردو) سرخ گندھک (مونث) (آصفیہ)۔

(۱۵) آتش کنایہ از قوت ہاضمہ (اردو) قوّت ہاضمہ (مُونّث) (آصفیہ)

(۱۶) آتش بمعنی اشتہا (اردو) اشتہا۔ بھوک (مُونّث) (مصحفی ؎) کھا گئی مردے ہزارون ہی زمین ٭ اشتہا لیکن نہ اسکی کم ہوئی ٭ اردو مین بھوک پیاس کی شدت کو آگ کہتے ہین (امیر) (مومن ؎) آب خنجر سے کہین پیاس مری بجھتی ہے ٭ اور بھی آگ لگاتا ہے یہ پانی مجکو ٭۔

(۱۷) بقول صاحب فرہنگ انند راج آتش کنایہ باشد از آفتاب (اُردو) آفتاب۔ سورج (مذکر)

(۱۸) آتش کنایہ باشد از برق (اُردو) برق۔ بجلی (مونث) (آصفیہ)

(۱۹) آتش کنایہ از شراب سرخ (اردو) سرخ شراب (مُونّث)

(۲۰) آتش کنایہ از شراب گرم (اردو) گرم شراب (مونث)

(۲۱) آتش کنایہ از لب سرخ معشوق (اُردو) معشوق کے سرخ لب (مُذکر)

(۲۲) مُولّف گوید کہ آتش کنایہ از دوزخ ہم باشد (سلمان ساوجی ؎) بہرہ جز آتش چہ یابد ہر کہ برد سر بہ تیغ ٭ خاصہ شمعے را کہ او چشم و چراغ انبیاست ٭ (اردو) دوزخ (مونّث) (مومن ؎) ہوا مسلمان مین اور ڈرے نہ درس واعظ کو سن کے مومن ٭ بنی تھی دوزخ

بلا سے بنتی عذاب ہجر صنم نہ ہوتا ❊ بقول صاحب فرہنگ انند راج تش مخفف آتش
است چنانکہ مولوی معنوی می فرماید (ع) موسی اندر درخت ہم تش دید ❊

آتشِ آب پرور (اصطلاح) باضافت رابع
بقول صاحبان برہان جامع و سروری کنایہ
از تیغ آبدار است عجب است کہ صاحب سروری
از کلام خاقانی سند گیرد کہ متعلق بہ آتش تیغ
است و ہو ہذا (ے) کوہ البرز را کند آہنگ ❊
آتش آب پرور تیغش ❊ مؤلف - گوید کہ
سند آتش آب پرور بمعنی تیغ از کلام رضا
قلیخان ہدایت بدست آمدہ (ے) یکے آتش
آب پرور بدستش ❊ کہ باخوے مریخ و بارو ے
کیوان ❊ (اردو) شمشیر آب دار - و تیغ آبدار
جسکی سند لفظ آب دار پر گذر چکی ہے -

آتشِ آب پیکر (اصطلاح) باضافت رابع
بقول صاحب ناصری کنایہ از (۱) شراب (۲)
سراب (۳) شمشیر آب دار (۴) لب معشوق
(حکیم سنائی ے) در گذر زین سرائے کون و فساد ❊
ببر از معدن و بر و بمعاد ❊ کاندرین خاک
تودۂ بے آب ❊ آتش آب پیکر ست سراب ❊ (اردو)
(۱) شراب (مونث) (۲) سراب (مذکر) بقول
صاحب آصفیہ وہ چیز جو موسم گرما میں عین دوپہر
کیوقت زمین شور میں پانی کا دھوکا دیتی ہے -
اردو میں سراب مستعمل ہے (۳) شمشیر آبدار (مونث)
(۴) لب معشوق - (مذکر)

(۲۴۴) **آتشِ آبدار** (اصطلاح) باضافت رابع
فارسیان این را بہ تشبیہ سرخی رخسار استعمال
کردہ اند چنانکہ صائب گوید (ے) صلح داوا ست
آب و آتش را ❊ آتش آب دار رخسارش ❊
مخفی مباد کہ آتش بمعنی نور و رونق و غضب
آمدہ چنانکہ در لفظ آتش بر معنی نمبر ۲ و ۳ و ۴
گذشت پس سرخی رخسار را آتش آبدار
رخسار میتوان گفت (اردو) بقول امیر

آتش رخ بلا اضافت القاب محبوب کیلئے مستعمل ہے اور آتشین رخسار بھی کہا جاتا ہے اور آتش رنگ رخ معشوق کے صفات سے ہے ۔ (ناسخ ؎) کھینچے گر نقشہ ترے رخسار آتش رنگ کا ٭ کیا عجب یکرنگ ہو گر خامۂ ارژنگ و شمع ہو ۔

(۳۲۵) **آتش آب سوختن** (استعمال) خشک کردن آتش آب را است چنانکہ ظہوری گوید (؎) باد خاکم را ببرد آتش آبم را بسوخت ٭ خورده بر ہم طینتم از اعتدال افتاده ام ٭ مخفی مباد کہ آب بمعنی آبرو و آتش کنایہ از حدّت عشق آمده چنانکہ در لفظ آب و لفظ آتش گذشت پس آتش آب را سوختن بمعنی سوختن حدّت عشق آبرو را میتوان گرفت کہ کنایہ از بے آبروگی است و مصداق از ماست کہ بر ماست (اُردو) آگ کا پانی کو خشک کر دینا ۔ حدّت عشق سے آبرو جل جانا ۔

آتش آب رنگ (اصطلاح) باضافت رابع بقول صاحب ناصری کنایہ از شراب صاف باشد (رضا قلیخان ہدایت ؎) بہ آب آتشین آن آتش چون آب ہمزانو ٭ شگفتا آب آتش رنگ و آتش آب رنگستے (اُردو) شراب صاف (مونث)

آتش آب گردیدن (استعمال) سرد شدن آتش (۳۲۶)

چنانکہ صائب گوید (؎) کدام زہره جبین بے نقاب گردیدست کہ آتش از عرق شرم آب گردیدست (اُردو) آگ بجھنا ۔ (امیر اللغات)

آتش آر (اصطلاح) بدون اضافت رابع و بمد الف ثانی بقول صاحب شمس اللغات رونق و رواج ۔ دیگر کسے از اہل لغت ذکر این نکرده و بدینمعنی مرادف آتش است کہ بر نمبر ۲۴۳ گذشت

آتش آرمیده (اصطلاح) باضافت لغوی و الف ممدوده ثانی کنایہ از آتش غیر مشتعل است کہ در خاکستر محفوظ باشد و آرمیده صفت آتش است

بہار بضمن لفظ آتش ذکر این می کند و از معنی ساکت۔ حقیقت اینست کہ این مفعول مصدر (آرمیدن آتش) است۔ آرمیدن بمعنی ساکن شدن و قرار گرفتن و نجنبیدن آمدہ (والہ ہروی ۵) دران زلف والہ نگہ کن دل خود ٭ نہ دیدی اگر آتش آرمیدہ ٭ (اردو) دبی ہوئی آگ۔ جس کا مصدر بقول امیر (آگ دبی ہونا) یا (آگ دبنا) ہے (میر ۵) پاؤن زمین پڑ گئے ہین پھپولے مرے تمام ٭ ہر گام راہ عشق مین گویا دبی ہے آگ ٭۔

آتش آسمان (اصطلاح) باضافت رابع بقول صاحب انند بحوالہ فرہنگ فرنگ برق و رعد و تندر (اردو) بجلی۔ گرج (مونث) آصفیہ

(۲۲۶) **آتش آسمان جولان** (اصطلاح) باضافت رابع۔ آتش مشتعل باشد (جمال الدین عبدالرزاق در تعریف آتش گوید ۵) زبانہ سیرت و گردون نہیب و دریا جوش ٭ زمین گداز و زمان فعل و آسمان جولان ٭ (اردو) آتش بلند بقول امیر جس مین شعلے زیادہ اُٹھتے ہون (ناصر ۵) جلا کر پہاڑون کو کردے جو خاک ٭ بلند اور تیز آتش ہولناک ٭

آتش آشامیدن (مصدر اصطلاحی)۔ (۳۴۴)

بقول بہار مرادف آتش خوردن است کہ می آید (امیر خسرو ۵) نہ گشت سیر ز طوفان آتش عشقت ٭ دلم کہ باد گوارش آتش آشامی ٭ (اردو) دیکھو آتش خوردن۔ بقول صاحب جامع اللغات آگ پھانکنا۔ غضب مین آنا۔ عاشق ہونا۔ غم کھانا۔ مصیبت بھگتنا

آتش آلود (استعمال) بقول بہار معروف چنانکہ ملا وحشی گوید (۵) جائے خود در بزم خوبان شمع سان ہرگز نکرد ٭ آنکہ اشک گرم و آہ آتش آلودے نداشت ٭ (محمد سعید اشرف ۵) تا نقاب افگندہ آن رخسار محسود چراغ ٭ در فانوس حسن آتش آلود چراغ ٭ مولف گوید

که آتش آلود صفت چیزے است که (۱)
پر از آتش (۲) و نورانی و روشن و پر رونق
باشد۔ ملا وحشی در کلام خود آه آتش آلود
بمعنی آه آتشین آورده و از حسن آتش آلود
که در کلام اشرف است حسن روشن مراد
باشد (اُردو) بقول صاحب جامع اللغات
نہایت گرم چیز اور بقول امیر آتشناک اُردو
مین مستعمل ہے یعنی آگ سے بھرا ہوا۔ آگ
کی طرح سُرخ (۲) نورانی۔ چمکیلا۔ روشن
رونق دار۔

آتش آہنگ (اصطلاح) بقول بہار۔
کنایه از جلد و تیز رو باشد (مولانا مظہر در
تعریف اسپ گوید ع) سبک بادیه پرورد
آتش آہنگے ٭ کز آب و کاه کفایت کند
باآه وسراب ٭ مؤلف گوید که از قبیل گرم خیز
و گرم رو۔ گرم رفتار (اردو) آتش قدم اردو
مین مستعمل ہے بقول امیر تیز قدم۔ گرم رو
(ناسخ ع) اس قدر آتش قدم دیکھا نہین آے
شہر یار ٭ کیا عجب گر نعل ہو جاے سم توسن
مین آگ ٭۔

آتشِ ارزن فشان (اصطلاح) باضافت
رابع بقول صاحب ناصری کنایه از آتشے است
که شراره ہاے بسیار دارد (خاقانی ع) ہست
روے ہوا کبوتر فام ٭ آتش ارزن فشان
کنید امروز ٭ (اردو) وہ آگ جس سے شرارے
اور چنگاریان نکلین۔

(۳۲۹)
آتش ارزن فشان کردن (مصدر اصطلاحی)
آتش را تیز کردن بجدے که شرار انگیزد۔ سند
این در اصطلاح ماضیه گذشت (اُردو) آگ
بھڑکانا بقول امیر آگ کو ہوا دیکر مشتعل کرنا
(رشک ع) آگ بھڑکا کے دکھانا اسے
اے نامه بر ٭ حال جانسوز زبانی نه کہا جاے گا

آتش از آب افروختن (مصدر اصطلاحی)
مرادف آب از آتش برآوردن است صاحب

فرہنگ اند ذکر این کردہ است (میر معزی ؎
من چو خواہم کرد فریاد آب ز آتش بر کشم ؏
او چو خواہد خورد تشویر آتش افروز ز آب ؏

(۴۰) **آتش از آب انگیختن** (مصدر اصطلاحی) امر غیر ممکن
وغریب بظہور آمدن و آوردن - مخفی مباد کہ
مصدر انگیختن را اہل لغت بالاتفاق متعدی
قرار دادہ اند و بدین لحاظ در معنی اول الذکر
اعتراض پیدا میشود ولیکن از استعمال فارسیان
انگیختن بمعنی لازم ہم بنظر آمدہ چنانکہ نظامی گوید
(ع) میان نازک و سینہ انگیختہ ؏ درین مصرع
لفظ انگیختہ بمعنی بلند و بر آمدہ باشد کذا فی نوادر المصادر
و از کلام ابن جلال عراقی ہم کہ این مصدر
اصطلاحی را نوشتہ است معنی لازم پیدا است
(ع) انگیخت است آتش حسنت ز آب
حسن ؏ یعنی امر عجیب و غریب از حسنت بوقوع
آمدہ سند معنی متعدی بدست نیامدہ ولیکن مصدر
انگیختن خود سند آن باشد (اردو) عجیب و غریب
کام وقوع مین آنا - کرنا -

آتش از آب بر آوردن (مصدر اصطلاحی)
بقول صاحب بحر عجم مرادف آب از آتش بر
آوردن و در یک معنی مرادف ماضیہ ہم (والہ
ہروی ؎) ز آتش آب بر آوردہ عشق و آتش
از آب ؏ ز دل بدیدہ نیاوردہ ایم لم لعبث ؏

(۴۱) **آتش از آتش نمیسوزد** (مثل) این مثلے
است و فارسیان در جائے زنند کہ دو مقابل
عدیل یکدیگر باشد - صاحبان لغت ذکر این
نکردہ اند اما در کلام ظہوری استعمال این یافتہ
میشود (؎) غیر گو در دفع گرماے ہوس صندل
بمال ؏ آتش از آتش نمیسوزد - دل ما آتش
است ؏ (اردو) ٹھیرے ٹھیرے بدلائی
نہین ہوتی - جیسے کو تیسا - لوہے کو لوہا ہی
کاٹتا ہے - سوتے کو سوتا نہین جگاتا - برابر
کی ٹکر -

(۴۲) **آتش از پا نشستن** (مصدر اصطلاحی) سرد شدن

آتش است چنانکہ بیدل گوید (ع) زبانہ نشست آتش تا نشد خاکستر اجزالیش * بسعی نیستی ہم عبرت کا رانیچنین باید * (اردو) آگ بجھنا۔

آتش از چشم پریدن (مصدر اصطلاحی)

بقول صاحب بحرعجم کنایہ از حالتے است کہ از رسیدن صدمہ سخت بر سر و روے رو دہد و در چشم مثل لمعۂ برق متخیل شود و بہار گوید کہ این را چراغ از چشم جستن نیز گویند۔ (مرزا طاہر وحید گوید ع) چو سیلی بچقماق گوشش رسید * ازان سیلی آتش ز چشمش پرید * (اردو) آنکھون مین ترمرے پھرنا۔ بقول امیر دماغی صدمہ سے آنکھون کے آگے ذرّے ذرّے سے نظر آنا۔

آتش از چشم جستن (مصدر اصطلاحی) اول بقول

آتش از چشم جہیدن صاحب بحرعجم مرادف ما فیہ (صائب ع) خانہ کز روے آتشناک و روشن نشد * تا قیامت می جہد آتش ز چشم روزنش * بہار ہم ذکر این می کند۔ مؤلّف گوید کہ آتش از چشم جہیدن ہم باستناد ہمین شعر صائب مرادف اوّل باشد۔

آتش از چشم کسے گرفتن (مصدر اصطلاحی)

بقول بہار و صاحب بحرعجم مرادف آب از چشم کسے گرفتن کہ ترسانیدن باشد مؤلّف گوید کہ تادیب مراد است کہ بہتر از ترسانیدن است۔ (تاثیر ع) ازان آتش چراغ دودمانے می شود روشن * کہ در خردی پدر از چشم گریان پسر گیرد * و بہ تحقیق مؤلّف (۲) بمعنی حقیقی ہم استعمال این می شود۔ چنانکہ علی خراسانی گوید (ع) ہر کس کہ سوز عشق زا فغان من گرفت * آتش بجاے آب ز چشمان من گرفت * (اردو) ڈرانا۔ ادب سکھانا (۲) کسی کی آنکھون سے بعوض اشک شرر لینا۔ کیف لہ) سگ لیلی کو سکھا دے ادب اتنا کوئی * دیکھکر قیس کو بھاگے نہ ہرن کی صورت *

(۱) آتش از چنار جست (مقولہ)
(۲) آتش از چنار جستن (مصدر
اصطلاحی) بہار ذکر نمبر (۲) می کند و
بضمن آن مقولۂ (۱) را ہم - بقولش نمبر (۲)
امرے در نہایت غرابت واقع شدن است -
می فرماید کہ چون امرے در نہایت غرابت
واقع شود فارسیان گویند کہ آتش از چنار
جست خلاصہ انیست کہ مقولۂ (۱) مشتق از مصدر
اصطلاحی است - (انوری ے) بے آبر ے
دست تو ہر کس کہ آب یافت ٭ از دست
چرخ جست چنان کاتش از چنارہ مؤلف -
گوید کہ آتش از درخت چنار جستن در بادی النظر
عجوبہ نباشد صاحب غیاث گوید کہ چنار بفتح
درختے باشد در ولایت - بسیار کلان برگش
بشکل پنجۂ انسان بشبہا از وانگہ بار دو عمرش
بہزار سال رسد و بقول صاحب فرہنگ
انجمن آرائے ناصری شیخ عطار گوید ے
ہلاک نفس خوے زشت نفس است ٭
نکو زد این مثل را ہوشیارے ٭ کفن بر تن تنند
ہر کرم پیلہ ٭ بر آرد آتش از خود ہر چنارے
(رضا قلیخان ہدایت ے) چنار ار سالخورد آید
بسوزد ٭ چنار خورد کے آتش فروزد ٭ پس
متحقّق شد کہ آتش از چنار بعد از مدت دراز
پیدا شود و بعضے از اہل لغت این مدت
را ہزار سالہ گفتہ اند - اندرینصورت آتش
از چنار جستن امریست کہ در ہزار سال عمر
سر زند باقی حال درراے مؤلّف آتش
از چنار جستن وقوع امرے باشد کہ آسان نیست
مولف را با نہایت غرابت البتہ اتفاق نیست
چیزے کہ کم بوقوع آید و در حکم الشاذ
کالمعدوم باشد - آتش از چنار جستن است
وبس (اردو (۱) مشکل کام ہوگیا (۲)
مشکل کام کا ہو جانا -

(۳۳۳) آتش از چیزے زبانہ زدن (مصدر اصطلاحی

شعله کشیدن آتش است از چیزے (جامی ؒ)
آن کج کله چو کاکل گلبوے شانه زد* از رشک شانه
آتشم از دل زبانه زد* (اردو) آگ بھڑک اٹھنا
آگ بھڑکنا (امیر) آتش ؒ ناله عاشق
دل سوخته ہے آفت جان* بھڑکی خوب آگ
جہان ڈھیر ہے خاکستر کا*

(۱) **آتش از خیار برون جستن** (مصادر اصطلاحی)
(۲) **آتش از خیار جستن** بہار- دوم را
بضمن (آتش از چنار جستن ذکر کنا) و (۱) کنایه
باشد از بودن امرے ناممکن و ممتنع (۲) امر
ممتنع و ناممکن بوقوع آمدن (میر خسرو ؒ)
من از فسرده دلان سوز عشق چون جویم*
زہے محال که آتش برون جهد زخیار* (کمال
اسمعیل ؒ) لطیفه کرم تست اینکه نرگس را*
بسعے باد بہار آتشے جهد زخیار* (اردو)
کسی کام کا ناممکن ہونا (۱) ناممکن کام کا
وقوع مین آنا -

آتش از خیار بجست و نجهد (مثل) مثلے است
که فارسیان در مقام اظهار امر محال و ممتنع
زنند صاحب ناصری بضمن لفظ چنار ذکر این
می کند (ادیب صابر ؒ) نگردد وہم نکند حاسد
تو کار صواب* بجست وہم نه جهد ہرگز از خیار
آتش* (اردو) پانی مین آگ نه لگی ہے اور
نه لگے گی- ہوا مٹھی مین بند نہین ہو سکتی-
(معروف ع) کرسکے کون بھلا بند ہوا مٹھی مین*

آتش از دل افروختن (مصدر اصطلاحی)
مرادف آتش از دل کشودن باشد (نظامی ؒ)
تا بتوانی ز دل آتش فروز* دشمن خود را به گلی
کش چو روز* صاحب ارمغان ہمین سند را
بذیل آتش افروختن می آورد- قایل

آتش از دل بر آوردن (مصدر اصطلاحی)
دل را روشن کردن است که صفاے قلب
باشد- چنانکه باقر کاشی گوید (ؒ) گر مرد راه
عشقی از دل برار آتش* کے روشنی پذیرد

چشم از چراغ مردم ٭ (اُردو) دل روشن کرنا
قلب کی صفائی کرنا۔

(۳۰۶) **آتش از دل سنگ کشیدن** (مصدر اصطلاحی)
مرادف آتش از سنگ کشیدن است (مظہر
جانجان ے از دل سنگے تو آخر آتشے خواہی
کشید ٭ آہن سردے کہ می کوبیم بے تاثیر نیست ٭

(۳۰۷) **آتش از دل کشودن** (مصدر اصطلاحی)
کنایہ از آہ کردن است سند این از کلام
رضی دانش در مصدر (آب از جگر گرفتن)
گذشت۔ (اردو) آہ کرنا۔ آہ کھینچنا (اسیرے)
ہنستے تھے جو قاہ قاہ شیشے ٭ اب کرتے ہیں
آہ آہ شیشے ٭ (ناسخ ے) ہجر ساقی میں لبالب
ہو گئی جلکر کباب ٭ جاے قلقل اے صراحی
آہ آتشبار کھینچ ٭

(۳۰۸) **آتش از زبان شعلہ کشیدن** (مصدر اصطلاحی)
کنایہ از آہ گرم کردن است (محتشم کاشی ے
بترس از آنکہ در آرد سراز دہان سن آتش ٭
بجانب تو کشد شعلہ از زبان سن آتش ٭ (اردو)
آہ گرم کرنا۔

(۳۰۹) **آتش از سنگ بر آمدن** (مصدر اصطلاحی)
لازم آتش از سنگ بر آوردن است کہ
ظاہر شدن آتش چقماق از سنگ باشد (سیج
کاشی ے) از تاب ہیئت چہرہ گلرنگ بر آید ٭
آتش بتماشاے تو از سنگ بر آید ٭ (اردو)
پتھر سے آگ نکلنا۔ چقماق سے آگ جھڑنا

(۳۱۰) **آتش از سنگ بر آوردن** (مصدر اصطلاحی)
متعدی ماضیہ کہ بقول بہار (۱) چقماق زدن
(۲) کار مشکل کردن است و اوسندرا بر
اصطلاح۔ آتش بنزل۔ حوالہ دہد و آن ہمانست
کہ در اصطلاح آیندہ می آید (اُردو) (۱) آگ
جھاڑنا بقول امیر چقماق سے آگ نکالنا۔
(۲) مشکل کام محنت و مشقت سے کرنا (مع)

(۳۱۱) **آتش از سنگ برون آمدن** (مصدر اصطلاحی)
مرادف آتش از سنگ بر آمدن باشد

(محمد اسحاق شوکت سہ) کے دلیل منزل جانان تواند شد تنت ٭ آتش منزل کجا از سنگ راہ آید برون ٭

آتش از سنگ رویانیدن (مصدر اصطلاحی)

بقول بہار کنایہ از ایجاد کردن آتش از سنگ است واین استعارہ باشد (انغ) چنانکہ صائب گوید (سہ) نیم پروانہ تا بر گرد شمع دیگران گردم ٭ سپند شوخ من از سنگ می رویاند آتش را ٭ مؤلف۔ گوید کہ آتش از سنگ برآوردن ایجاد نیست کہ نتیجہ چقماق زدن است انچہ شاعر آتش رویانیدن نوشتہ بخیال مؤلف سرخی سنگ باشد کہ از سائیدن حنا بر سنگ پیدا گردد و ہمان سرخی استعارہ باشد از آتش بعضے برانند کہ سپند تخم حناست کہ آنرا برای دفع چشم زخم بر آتش سوزند و آواز تیز کے ازو پیدا شود اگر فی الحقیقت چنین باشد فاعل (آتش از سنگ رویانیدن) ہمین سپند باشد کہ حنا را پیدا کند و لسائیدن آن رنگ سرخ بر سنگ کشد واللہ اعلم اردو بقول صاحب جامع اللغات مشکل کام کرنا۔ صاحب بہار عجم کے قول کا ترجمہ۔ پتھر سے آگ نکالنا و بقول مؤلف پتھر سے آگ اگانا یعنی پتھر سے حنا کی سرخی پیدا کرنا۔

آتش از سنگ کشیدن (مصدر اصطلاحی)

مرادف آب از آہن کشیدن باشد۔ (۲) چقماق زدن (صائب طہ) ہمنشین فسردہ از پے سامان اشک و آہ ٭ آتش ز سنگ و آب ز آہن کشیدہ اند (غنی سہ) آتش غ جنون از سنگ طفلان می کشد ٭ یک نفس غافل نیند از کار خود دیوانہ ہا ٭ (اردو) دیکھو آب از آہن کشیدن و آتش از سنگ برآوردن۔

آتش از سینہ رویانیدن (مصدر اصطلاحی)

کنایہ از آہ کردن (صائب سہ) مژگان خار خا

از سینہ می رو یاند آتش را * بیاقوت لب از
رخ رنگ می گرداند آتش را * (اردو) سینہ سے
آہ نکالنا (آتش ؎) نکالین گے ترے تفتہ
جگر جو آہ سینہ سے * تو کرکے اسکو آلودہ
شرارون مین نکالین گے *

آتش از غاو شو جہانیدن (مصدر اصطلاحی)
کنایہ از کار ناممکن و ممتنع را ممکن ساختن
است صاحب ناصری بضمن لفظ چنار ذکر
این می کند و گوید کہ غاو شو مرادف چنار است
(شمس فخری ؎) پنداشت شمنت کہ بہ اندیشۂ محال
تاند کہ آتشے بجہاند ز غاو شو * (اردو) آسمان سے
تارے اتار لانا - آسمان پہاڑ کے تھگلی
لگانا - بقول امیر و شوار یا محال اور ناممکن
کام کرنا -

آتش از و یافتند (مقولہ) بقول صاحبان
شمس و مؤید الفضلا - یعنی رونق و گرمی بازار
از و یافتند (اردو) ساری رونق انھین سے ہے
انھین کے دم قدم کی برکت ہے -

(۳۲۴) **آتش افتادن** (مصدر اصطلاحی) اثر کردن
آتش چنانکہ غنی گوید (؎) چو سر کش بر سر
افتادگی آید مشو ایمن * کہ کار غولیش خواہد کرد
آتش ہر کجا افتد * (اردو) آگ لگنا (امیر اللغات)

(۳۲۵) **آتش افتادن بچیزے** (مصدر اصطلاحی)
(۱) اثر کردن آتش بچیزے (صائب ؎) از
شکر خندہ ات آتش بجہان افتادہ است *
این چہ شور است کہ در عالم جان افتاد
است * (۲) بے قرار شدن (ارسلان ؎)
مرا کہ رہ گذر سوے گل و گلشن نمی افتد *
کہ از ہجر گلے آتش بجان من نمی افتد * (اردو)
آگ لگنا دونون معنون مین (امیر اللغات)

(۳۲۶) **(۱) آتش افتادن در چیزے** (مصدر اصطلاحی)
(۲) آتش افتادن در کسے اوّل بقول بہار
کنایہ از سوختہ شدن چیزے و بہ تحقیق مؤلف
اثر کردن آتش و روشن شدن آن چنانکہ

محتشم گوید (ے) ز سوز دل چو باو شرح حال خویش نویسم ٭ ہزار بار فتد در زبانٔ قلم آتش ٭ (ارسلان ے) ز آہ آتشینم دل نمی سوز در قیبان را ٭ کہ آتش ہیچگہ در سنگ و در آہن نمی افتد ٭ (۲) مؤلف۔ گوید کہ آتش افتادن در کسے کنایہ از گرم شدن او باشد خواہ از غصہ یا بغض و حسد۔ چنانکہ ظہوری گوید (ے) آتشے در واعظ افتد گر نمایم تو بہ ٭ عمر بگذشت و گداز شرم استغفار نیست ٭ (اردو) دونون معنون مین آگ لگنا (۱) کسی چیز مین آگ لگنا یعنی جلنے لگنا (۲) کسی شخص کو آگ لگنا اس کا غصہ ہونا جلنا بھن جانا خواہ غصہ سے یا حسد سے۔ (ناسخ ے) ذکر کیا شب ہاے فرقت مین چراغ و شمع کا ٭ آگ لگنے سے کبھی روشن سیہ خانہ ہوا ٭ (داغ ے) ذکر مجنون سے مجھے آگ لگی جاتی ہے ٭ گرچہ ظاہر ہے تمہارا وہ طلبگار نہ تھا ٭ (ظفر ے) اثر دیکھا ترا اے گریہ وہ بیدرد کہتا ہے ٭ کہ مجکو آگ لگتی ہے ترے آنسو بہانے پر ٭

آتش افرازہ (اصطلاح) بقول صاحب بحر عجم تیرے بود از آتشبازی کہ بر ہوا رود (اردو) ہوائی (مونث) (صاحب آصفیہ ے) داغ کا پٹاخانہ وہ دلدار ہوائی ٭ چھوڑون گا جو مین گوز کی یکبار ہوائی ٭۔

آتش افروختن (مصدر اصطلاحی) بقول صاحب بحر عجم (۱) روشن کردن آتش (۲) فتنۂ خوابیدہ را بیدار کردن و بقول بہار فتنہ و آشوب برانگیختن و بہ تحقیق مؤلف (۳) مجازاً سوز پیدا کردن (شیخ شیراز ے) اگر صد سال گبر آتش فروزد ٭ چو یکدم اندران افتد بسوزد ٭ (ولہ ے) میان دو تن آتش افروختن ٭ نہ عقل ست خود در میان سوختن ٭ (محتشم کاشی ے) افروخت آتش از نگہ گرم

آتشے ؛ در محتشم نہفتہ بر آورد و دود رفت۔
(اردو) آگ روشن کرنا۔ آگ سلگانا (۲) آگ لگانا۔ (آتش ۱۵۵) خس و خاشاک کا رتبہ ہے مجھے عالم میں ؛ پہلے پھکتا ہون مین جو آگ کو سلگاتا ہون۔ (برق ۵۲) آپ جل جائین گے سب آگ لگانے والے ؛ دو گھڑی مین وہی تم ہو وہی جانان مین ہون

آتش افروز (اصطلاح) بقول صاحب برہان (۱) ظرفے باشد بہیئت کلۂ آدمی۔ دو سوراخ تنگے دارد۔ چون آنرا گرم کنند و میانِ آب فرو برند آب را بخود کشد و چون بکنار آتش نا افروختہ گذارند چون گرم شود بخارے ازان بر آتش وزد و آتش را افروزد و این از مخترعاتِ جالینوس است (الخ)۔ بعضے گویند کہ ظرف میانہ تہی است از مس و غیر آن کہ بہیئت کلۂ جانور دو چشم و بینی و دہان داشتہ باشد۔ در موضع دہانِ وے سوراخ باریکے کنند ہر گاہ خواہند آتش بیفروزند اندکے آب دران کنند و بر آتش نہند تا گرم شود و بخار آب بر آتش وزد و آتش افروختہ گردد۔ (اردو) ایک ظرف کا نام جسکو جالینوس نے ایجاد کیا تھا جس سے آگ روشن کیجاتی ہے۔

(۲) آتش افروز بقول صاحب برہان سوختہ ہر چیزے کہ بدان آتش افروزند۔ (اردو) بقول صاحب جامع اللغات آگ جلانے کا ایندھن۔

(۳) آتش افروز بقول صاحب برہان نام ماہ یازدہم است از سال ہاے ملکی یزدجری۔ (اردو) سال یزدجری کے گیارہوین مہینہ کا نام۔

(۴) آتش افروز نام مرغے ہم است کہ آنرا برومی ققنس خوانند۔ ہزار سال زندگانی کند۔ پس ریزہ ہاے ہیزم جمع آوردہ دران بنشیند و بال و پر زند تا آتش افروختہ گردد و وے بسوزد

(برہان) (ابو نصر نصیرائی ؔ) بے تو اے آفتاب کرتا ہے۔
بردلِ ما ❊ شبِ مہتاب آتش افروز است ❊
(اُردو) ایک پرندہ کا نام جس کو زبان اُردو
مین بھی ققنس ہی کہتے ہین۔ بقول صاحب جامع
اللغات ہزار برس سے کم اسکی عمر نہین ہوتی۔
آخری وقت خس و خاشاک جمع کر کے خود آ مین
بیٹھ جاتا ہے اور پر جھاڑتا ہے پرون سے آگ
نکلکر کانٹے جل اُٹھتے ہین خود بھی انہین مین جل
جاتا ہے۔

(۵) آتش افروز۔ مطبخی و مددگارِ مطبخی نیز مسجع۔
(حکیم سنائی ؔ) کافتابِ سپہر با ہمہ قدر ❊ آتش
افروز دیگدان من است۔ (اُردو) اُردو مین
آتش افروز آگ بھڑکانے والے کے معنون
مین مستعمل ہے۔ (مومن ؔ) ملا جب یہ جوابِ
سامعہ سوز ❊ ہوا سرگرم آہ آتش افروز ❊ آتش
افروز کا ترجمہ اُردو مین باورچی اور اُسکا مددگار
جسکو دکن مین سوختہ کہتے ہین جو آگ کی نگرانی

(۶) آتش افروز فاعل ہر یک معنی مصدر آتش
افروختن و مجازاً فتنہ پرداز (اُردو) اُردو
مین آتش افروز مجازاً مفسد اور فتنہ پرداز
کو بھی کہتے ہین۔ (بحر ؔ) آتش افروزون نے
یارب سر اُٹھایا ہے بہت ❊ شمع کے مانند کھینچ
انکی زبان بالائے سر۔

آتش افروزنہ (اصطلاح) بفتح نون ہر
چیزے کہ بدان آتش افروزند ہمچو خس و خاشاک۔
(۲) چقماق۔ (موید الفضلا)۔ (اُردو) (۱) ایندھن
(مذکر) (مع) (۲) چقماق (مونث) (آصفیہ)

آتش افروزہ (اصطلاح) بقول صاحب
جامع اللغات مرادف آتش افرازہ (اُردو)
ہوائی تیر جو آتشباز بناتے ہین۔ آگ دینے پر
سیدھا اُنکے لئے پر جاتا ہے۔

آتش افسردن (مصدر اصطلاحی) بدون
اضافت رائع۔ سرد شدن گرمی شوق چنانکہ